میں مسلمان کیوں ہوا؟

ایک نومسلم کی کہانی خود اس کی اپنی زبانی

مرتب

فاضل نوجوان علامہ عطاء الحق قاسمی صاحب

مصنف

حضرت علامہ محسن رضا فاروقی صاحب

مرکزی مبلغ عالمی مجلس علماء اہلسنت پاکستان ملتان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : میں مسلمان کیوں ہوا؟
مصنف : علامہ محسن رضا فاروقی (سابق مولائی مجتہد)
طبع اوّل نومبر 2001ء
تعداد :
ناشر : غلام حسن بلوچ جسکانی
مطبع :
قیمت :

ملنے کا پتہ

مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور۔
مکتبہ قاسمیہ، اردو بازار، لاہور۔
مسجد شہداء، ریگل چوک، مال روڈ، لاہور۔
اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔
کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔
مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔
مکتبہ رحمانیہ، قصہ خوانی بازار، پشاور۔
مکتبہ العارفی، ستیانہ روڈ، فیصل آباد۔
مولانا اقبال نعمانی، پریڈی سٹریٹ، صدر کراچی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے علامہ محسن رضا فاروقی کی کتاب میں مسلمان کیوں ہوا کو مختلف مقامات سے پڑھا علامہ محترم کی زبان صاف اور لہجہ دل آویز رنگ مناظرانہ پختہ دلائل کتب شیعہ کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ میں مسلمان کیوں ہوا یہ کتاب عصر حاضر کے دور میں دشمن کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کے مایوس اور پریشان ذہنوں کو مطمئن کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی میرے نزدیک تمام مسلمانوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور دوستوں کو بھی مطالعہ کرانا اور اہل تشیع کے لئے بھی مفید ہدایت ہے۔

اللہ تعالیٰ مولف کو جزا دے آمین۔

سید ارشد علی نعمانی بخاری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عرض تمنا

سب سے پہلے تو بر ملا طور پر واضح ہو کہ کتاب ہذا کی تصنیف کی مقصدیت صرف اور صرف حقائق و دلائل کی بنیاد پر اپنی ذاتی کارگذاری اور حقیقت پسندی کا اظہار ہے کسی اپنے یا پرائے کی دل آزاری یا طرفداری قطعاً مقصود نہیں ہے بلکہ محض یہ ضمیر کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے گم گشتہ انسانیت کو حقائق و دلائل کی روشنی میں ہر قسم کے تعصب اور تنگ نظری یا انتاپسندی کے جذبات سے بالاتر ہو کر خود کو آئینہ کے طور پر پیش کرنا مقصود ہے تاکہ مصنف کی طرح کا کوئی بھی حقیقت کا متلاشی کتاب ہذا کے ایک ایک صفحے کو صرف رضائے الٰہی کے جذبہ سے معمور ہو کر پڑھ کے حقیقی منزل ہدایت سے ہمکنار ہو سکے آخر میں آپ سب سے محترم جناب علامہ محسن رضا قادری صاحب حفظہ اللہ اور انکے تمام معاونین کیلئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعائے استقامت اور نجات کی درخواست ہے

ہم نشانِ جہاں جہاں اقبال ہے تم میں
ہم تو نیک جذبہ حضور کہتائے جاتے ہیں
جس کا کی چاہے پالے آکے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر عام رکھ دیا

صاحبزادہ سیف الاسلام طارق

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فہرست

نمبر شمار	تفصیل مضامین	صفحہ نمبر
-1	تعارف مصنف	7
-2	مقدمہ کتاب	15
-3	عقیدہ توحید	17
-4	مولائی مذہب کا بانی	26
-5	عقیدۂ امامت	37
-6	امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بلند ہے	38
-7	جس چیز کو چاہتے ہیں حلال اور حرام کرتے ہیں	40
-8	جائزہ	42
-9	قیامت سے پہلے کوئی مردہ زندہ نہیں ہوگا	45
-10	ہم جھوٹ بولنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہتے	52
-11	موجودہ قرآن اور مولائی علماء کا عقیدہ	61
-12	قرآن میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں	64
-13	تحریف قرآن کا واضح ثبوت	73
-14	تحریف قرآن کا مدلل ثبوت	74
-15	تحریف قرآن کے قائلین	77
-16	حضرت علیؑ کا قرآن	89

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

17-	موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا	89
18-	حضرت علیؓ والا قرآن ستر ہاتھ لمبا	91
19-	مصحف فاطمہؓ	92
20-	سرخ صندوق ہے — سفید صندوق	93
21-	حوالہ جات پر غور	96
22-	تقیہ جزو ایمان ہے	103
23-	مولائی اور حسنہ	108
24-	مولائی اور صحابہ کرام	121
25-	لقب صدیق کا حقدار کون	124
26-	امام جعفر صادقؒ کے نانا کون ہیں	125
27-	آئمہ ابوبکر صدیقؓ کی نسل سے ہیں	127
28-	نبوت کا گواہ کون	128
29-	کس کا نام آسمان سے اترا	129
30-	ختم نبوت کے بعد امام کون	131
31-	حضرت علیؓ پانچوں وقت کی نماز مسجد نبوی میں ادا کرتے تھے	135
32-	خلفائے ثلاثہ کی بیعت کا مسئلہ	138
33	ابوبکر صدیقؓ کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوا	144
34	لطیفہ	147

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

-35	حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کی	149
-36	حضرت علیؓ نے تین خلفاء کی بیعت کی	150
-37	امام منتخب کرنے کا حق صرف شوریٰ کو ہے	151
-38	حضرت حسن اور حسین نے حضرت معاویہ کی بیعت کی	153
-39	حضرت حسن کا قاتل کون	155
-40	علی و معاویہ دونوں مومن ہیں	155
-41	اصحاب رسول اور اہل بیت سے رشتے ناطے	158
-42	مقامِ حسرت	166
-43	اصحابہ کرام اور اہل بیت کا باہمی سلوک	169
-44	تمام صحابہ شامل تھے جنازہ رسول میں	172
-45	حضرت فاطمہ کا جنازہ ابوبکر صدیق نے پڑھایا	174
-46	میرے دو وزیر ہیں	175
-47	سہائی پرنٹنگ ورکس لکھنؤ	178
-48	گھر سے نکلنا	180
-49	سوزخوانی، مرثیہ و قصیدہ، رباعی کس نے ایجاد کی	182
-50	ذاکری تبلیغ میں کس پر اثر پڑا	186
-51	آج تک ہم نے ایسا سریلا ذاکر نہیں سنا	187
-52	دوسری واردات	190

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

-53	تیسرا طریقہ واردات (وہ تین سید کون تھے)	194
-54	رسم عزاداری	200
-55	گھوڑا	200
-56	کوڑے	206
-57	تابوت کا نکالنا	210
-58	تین کونے والا جھنڈا (جسے علم کہا جاتا ہے)	211
-59	ہدیہ صدیق اکبر	213
-60	ہدیہ صحابہ کرام	214
-61	دوہڑہ	216
-62	دوہڑہ	220

مولائی مذہب کی اصل کتابوں کی
عبارت فوٹو کاپی
کتاب کے آخر میں دیکھیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تعارف مصنف

خاکسار کا نام محسن رضا قادری ہے۔ 14 اگست 1947ء میں ضلع نواب شاہ میں موضع کوٹھ حاجی میہڑ خاں میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ پھر سندھ کے گاؤں واگر بھی ضلع جیمس آباد کے دینی مدرسے میں داخلہ لیا۔ جس کے بانی مولانا غلام مہدی لغاری مجتہد فاضل عراق تھے۔ یہ پہلا فقہی عالم تھا جو عراق سے تعلیم حاصل کی اور یہ میرے پہلے استاد تھے۔ تقریباً تین سال تک میں ان کے زیر تعلیم رہا۔ ان سے مولائی فقہی قوانین سے واقفیت حاصل کی۔ میرے والد صاحب بھی بڑے عالم تھے اور فقہ کے فارغ التحصیل تھے اور کٹر مولائی تھے۔ تعزیہ وغیرہ کی تمام رسومات کی ادائیگی ہمارے گھرانے سے شروع ہوتی تھیں۔ گویا ماتم و عزاداری ہماری گھٹی میں شامل تھی۔

والد صاحب پنجاب کے ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ اس لئے واپس پنجاب آ گئے اور چک نمبر 64 ضلع فیصل آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ والد صاحب نے مولانا شبیر حسین مجتہد فاضل عراق کے ہاں مزید تعلیم کے لئے محمد علی والا ضلع سرگودھا بھیج دیا۔ یہاں تین سال پڑھا۔ عربی و فارسی و فقہ کی تعلیم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حاصل کی۔ پھر جلالپور ضلع سرگودھا میں مولانا سید محمد یار شاہ صاحب سے صحاح اربعہ کی تعلیم حاصل کی۔ تقریباً 26 سال کی عمر میں سید گلاب شاہ مجتہد سورج میانی ملتان سے بھی مستفیض ہوا۔ اس کے بعد پیش امام بنا۔ بہت سی جگہوں پر امامت کے فرائض انجام دیئے مگر زیادہ وقت 7 سال ناصر نگر ضلع فیصل آباد میں گزرا۔ اب یہ قصبہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آگیا ہے۔ اردگرد کے سات گاؤں سادات سے تعلق رکھتے تھے اور تمام لوگ جمعہ یہیں آکر پڑھتے تھے۔ رسم عزاداری کے فرائض بھی مجھے سونپے گئے اور مجلس بھی پڑھا کرتا تھا۔ 10 دن کے لئے مجھے 40 ہزار روپے ملتے تھے۔ یہ 1972ء کے لگ بھگ کا واقع ہے۔ میرے اور میرے والد صاحب کی تبلیغ سے سندھ میں 500 ہندو مولائی مذہب میں داخل ہوئے۔ میں پنجاب اور سندھ کے دوسرے کئی شہروں میں تبلیغ شروع کی اور مجلسیں پڑھتا تھا۔

مجھ سے بڑے دو بھائی منظور حسین اور مقبول حسین بھی ذاکر اور قصیدہ خوان تھے۔ 1972ء میں جب میری تقریریں ہر دلعزیز ہو رہی تھیں تو کسی مولائی دوست نے حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مناظر اعظم دیوبند کی ایک کیسٹ مجھے لاکر دی اور کہا کہ مولانا اس کا جواب دیں۔ میں نے کیسٹ غور سے سنی۔ یہ مولائی عقائد، خصوصاً تحریف قرآن کے بارے میں تھی۔ مولانا کا موقف یہ تھا کہ مولائی کتب میں دو ہزار روایات موجود ہیں کہ موجودہ قرآن صحیح نہیں ہے۔ یہ کہ حضرت ابو بکر کے صدیق ہونے کے بارے میں مولائی کتب میں حوالے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موجود ہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت علی نے حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور ابو بکر، عمر اور عثمان کی بیعت بھی کی ہے۔ حضور کی چار صاحبزادیاں ہیں۔ کلمہ طیبہ میں علی ولی اللہ کا اضافہ نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں اور نہ آئمہ طاہرین کے اقوال سے ثابت ہے۔ اگر کوئی مولائی یہ ثابت کر دے تو ہم بھی یہ کلمہ پڑھنا شروع کر دیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بندہ کو یہ کیسٹ سن کر بہت تعجب ہوا کہ علمائے کرام مخالفت میں کیا کیا کچھ کہہ جاتے ہیں۔ میں اس زعم میں کہ مولانا تونسوی صاحب کا چیلنج رد کر دوں گا۔ ملتان میں تنظیم اہل سنت کے مرکز چلا گیا۔ وہاں میری ملاقات جناب مولانا عبدالستار تونسوی سے ہو گئی۔ میں نے ان کی کیسٹ کے بارے میں بات شروع کی انہوں نے میرے سامنے بیسیوں کتابیں رکھ دیں۔ چند حوالے چیک کئے جو کہ درست نکلے۔ پھر باقی حوالے میں نے اپنے ذرائع اور اپنی کتابوں سے دیکھے۔ ان میں سے اکثر مجھے مل گئے پھر بھی میں دوبارہ ان کے پاس گیا تاکہ مولائی موقف کی وضاحت کروں۔ مگر علامہ صاحب کے سامنے مجھے ہتھیار ڈالنا پڑے۔ اس دن وہاں علامہ حق نواز جھنگوی شہید بھی موجود تھے۔ ان سے بھی تبادلۂ خیال ہوا جو مناظرانہ رنگ اختیار کر گیا۔ جناب جھنگوی صاحب نے مجھے جھنگ آنے کی دعوت دی۔ جھنگ میں ان کے ساتھ میری آٹھ موضوعات پر محققانہ گفتگو ہوئی۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔ امامت، خلافت، بلا فصل فدک، بیت رسول، ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا، اذان، وضو، علی ولی اللہ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انہوں نے مولائی موقف پر قرآن حدیث اور قول علی اور ائمہ کی نص مانگی جو میں پیش کرنے سے قاصر رہا۔

ذہن میں ایک پریشانی پیدا ہو گئی۔ حقیقت کی تلاش میں گجرات پہنچا۔ حضرت مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری مرحوم سے ملاقات کی۔ ان سے اظہار حال کیا تو انہوں نے بھی وہی موقف اختیار کیا اور بتایا کہ مولائی کتب سے بھی باحوالہ اور نص قطعی سے مولائی عقائد دلائل نہیں ہو پاتے۔ مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری مرحوم سے میں نے پانچ بار ملاقات کی۔ انہوں نے قوی دلائل سے مجھے مطمئن کیا۔ میں قرآن و حدیث کے دلائل سن کر تذبذب کی دلدل میں دھنس گیا۔ پھر میں مولائی اور سنی علماء کے دلائل سے اور انہیں شخصی طور پر ملنے سے اور کسی پر انحصار کرنے سے بالاتر ہو گیا اور فیصلہ کیا کہ قرآن و حدیث اور مولائی اور سنی کتب کو اپنی نظر سے پڑھوں گا اور اپنے ذہن سے فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ مولائی عقیدے سے ذہن ہٹ چکا تھا۔ میں پھر حضرت مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ شاہ صاحب نے میری بیعت لے لی۔ انہوں نے مجھے مولانا عبدالستار تونسوی کے نام خط لکھ کر دیا جو تنظیم اہل سنت کے صدر تھے۔ اس وقت تنظیم اہل سنت کے سرپرست اعلیٰ مولانا نورالحسن شاہ صاحب تھے۔ یہ علمائے دیوبند کے جید علماء میں سے تھے۔ انہوں نے میرے آنے کا مقصد پوچھا میں نے مولانا بخاری صاحب کا خط انہیں دیا اور عرض کیا کہ میں تنظیم اہل سنت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انہوں نے مجھے بخوشی تنظیم میں شامل کر لیا۔ یہ سال 1974ء تھا اور سنی حنفی ہونے کے برملا اعلان کا زمانہ تھا۔ جہاں جہاں بھی تقریر کے لئے گیا مجھے علمائے دیوبند اور عوام الناس سے بہت پذیرائی ملی۔

جلد ہی یہ خبر پورے پاکستان میں پھیل گئی۔ ناصر نگر کے مولائیوں نے میری غیر حاضری میں میرے بیوی بچوں کو گھر سے نکال دیا اور بطورِ امام جو چیزیں مجھے دی تھیں چھین لیں۔ یہ گھر مسجد سے ملحقہ اور امام مسجد کے لئے مخصوص تھا۔ میرے بیوی بچے گجرات چلے گئے۔

آگے کچھ نہ پوچھو ہم پر کیا گزری۔ رشتے داریاں چھوٹ گئیں۔ ناطے ٹوٹ گئے۔ محبت کی جگہ نفرتیں ملیں۔ بے گھر ہوئے۔ ذرائع آمدنی نہ رہے۔ یہ وہی ابتلا کا زمانہ تھا جو ہر اس آدمی کے مقدر میں ہوتا ہے جو حقیقت کو پا لینے کے بعد اس کا مذہب اختیار کرتا ہے۔

قارئین کرام آپ تاریخ ادیان سے واقف ہوں گے۔ کیا بیتی حضرت مسیحؑ پر اور ان کے مومنین پر، کیا ہوا حضرت محمد رسول اللہؐ کے ساتھ اور ان کے صحابہ کرام کے ساتھ۔ قرآن کہتا ہے کیا تمہارے لئے یہی کہہ دینا کافی ہے کہ ہم ایمان لائے۔ کیا تم آزمائے نہیں جاؤ گے۔

(پارہ نمبر20 سورہ عنکبوت آیت نمبر2)

تقریروں میں اکثر میں اپنے سنی ہونے کا ذکر کیا کرتا تھا جس کے نتیجے میں مجھ پر مقدمات بنوائے جاتے۔ جن کی تعداد اکسٹھ تک پہنچتی ہے۔ اکیس مرتبہ جیل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جانا پڑا۔ کسی مقدمے میں بھی 20 دن سے کم جیل میں نہیں رہا۔ اس کے علاوہ سندھ اور پنجاب کے کئی ضلعوں میں میری زبان بندی کی گئی۔

تنظیم اہل سنت کے بعض مولویوں میں حسد پیدا ہوا کہ ہر جگہ محسن رضا فاروقی کو تقریر کے لئے کیوں بلایا جاتا ہے۔ انہوں نے بھی میری ٹانگ کھینچنا شروع کر دی۔ دیوبندی علماء کے علاوہ بریلوی علماء بھی مجھے اپنے جلسوں میں تقاریر کے لئے بلا لیتے تھے۔ چنانچہ بڑے بڑے درباروں مثلاً سیال شریف، گولڑہ شریف، دربار علی ہجویری، علی پور شریف، حضرت سلطان باہو، چورہ شریف، دربار پیر بہلول حق، پاکپتن شریف، کمالیہ شریف، شرقپور شریف جس کی وجہ سے بعض لوگ مجھے بریلوی سمجھنے لگے۔ اس لئے میں نے بریلوی علماء کے جلسات میں جانا بند کر دیا۔ فرق یہ ہے کہ بریلوی اور مولائی عقیدے میں بھائی بھائی ہیں۔

دریں اثنا ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ میرے والد صاحب جو چک نمبر 64 نزد جڑانوالہ میں مقیم تھے اور مولائیوں کے پیش امام تھے، بیمار ہو گئے۔ میں انہیں علاج کی غرض سے ناصر نگر کے قریب سندیلیاں والا کے سرکاری ہسپتال میں لے آیا۔ اپنی موت سے کچھ دیر پہلے انہوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں حضرت ابو بکر صدیق کی زیارت کر رہا ہوں۔ وہ واقعی صدیق ہیں۔ صحابہ کرام کے دشمنوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے چند لمحوں بعد انہوں نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

اس واقعہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے والد نے اپنے سنی ہونے کا اقرار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیا ہے اور انکی نجات ہو گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ دوران تحقیق جو میری ان سے گفتگو ہوا کرتی تھی اس کا اثر قبول کیا ہو گا۔

یہاں ایک مرد مجاہد کی شفقت و عظمت کا ذکر نہ کرنا سخت بخیلی ہو گی۔ جنہوں نے میرے سخت آزمائش کے دنوں میں میری ڈھارس بندھائی۔ ان کا نام نامی حضرت شیخ محمد شفیع مناظر اسلام ہے۔ یہ میرے محسن دوست جامعہ سراج العلوم کبیر والا سٹی کے مہتمم تھے۔ خدا انہیں غریق رحمت کرے۔ آج کل ان کے بیٹے مولانا عطاالحق قاسمی اس مدرسے کے مہتمم ہیں۔ اس مدرسے میں 200 لڑکے اور ایک سو لڑکیوں کے دینی تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش ہے۔

حضرت علامہ محمد شفیعؒ صاحب نے میرے مقدمات کی پیروی کی اور کافی مدد لی۔ پھر مزید احسان فرمایا کہ میری بیٹی کو اپنے بیٹے محمد امجد زکریا کے لئے مانگ لیا۔ میرے تمام رشتہ دار مولائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کی طرف رجوع کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا میری آرزو ہے کہ باقی جو تین بیٹیاں ہیں وہ بھی مسلمان کے گھروں میں چلی جائیں (انشاء اللہ)۔ مدرسہ سراج العلوم کا نائب رئیس ہونے کی حیثیت سے مجھے اس کی توسیع و تعمیر کا شرف بھی حاصل ہوا۔

آج کل بندہ تنظیم اہل سنت خدام اہلسنت دیوبند عالمی مجلس علمائے اہل سنت کے ساتھ منسلک ہے جس کے سرپرست اعلیٰ مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی ہیں اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس جماعت کو ترقی دے۔ آمین۔ اس تنظیم کے تمام علماء فعال ہیں اور قرآن و حدیث کے مسلک کی ترویج میں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کوشاں ہیں۔ یہ بتانا بے جا نہ ہو گا کہ بندہ پنجاب میں تقریباً ایک سو مولائی صاحبان کو تحقیق کے مراحل سے گذار کر سنی ہونے میں مدد دے چکا ہے۔ اسی طرح سندھ کے کوئی تین سو کے لگ بھگ ذاکرین اور دیگر مولائی حضرات سنی عقیدہ اختیار کر چکے ہیں۔ جن میں مولانا غلام حسن صدیقی اور غلام حیدر قابلِ ذکر ہیں۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کی راہنمائی کے ساتھ ساتھ مولائی حضرات کے لئے تحقیق آسان ہو جائے۔ قارئین حضرات دعا کریں کہ یہ کتاب بندہ کی نجاتِ اخروی کا باعث بنے اور مجھے دنیا میں اعمال صالحہ کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین!

آخر میں اب میں اُس عالمی تحریک کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس سے مجھے دینی فیض و روحانی فیض ہوا۔ اس تحریک کا نام تحریک خدام اہلسنت پاکستان ہے جس کے بانی حضرت دین کامل پیر شریعت جناب قاضی ظہور حسین مدظلہ ہیں تحریک اور قاضی صاحب کی ذات سے مجھے بہت فیض حاصل ہوا۔ بندہ کو اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھنے میں مدد ملی۔ میں انکا تہہ دل سے شکر رہوں کہ آج میں اور میرے بچے مسلمان ہیں علاوہ ازیں میری ذاتی دستگیری بھی ایک مرتبہ جب 1986ء میں چکوال میں موضع بکھاریاں پر تقریر کرنے پر مقدمہ بنا تو تھانہ چکوال کی پولیس نے مجھے گرفتار کیا۔ جب قاضی صاحب کو پتہ چلا تو ڈی سی چکوال سے ذاتی طور رابطہ کر کے فرمایا کہ محسن رضا فاروقی ہمارے مہمان ہیں انکو ہتھکڑی نہیں لگنی چاہیئے۔ قاضی صاحب نے 4 سال مقدمہ کی پیروی کی۔ آخر میں رہا ہو گیا۔

العبد
محسن رضا فاروقی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مقدمہ

الحمد للّٰہِ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی رسولہ الکریم وعلٰی اٰلہٖ واصحابہ اجمعین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ ذکر فرمائی ہے کہ اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعن طعن کریں گے (جامع ترمذی) اس پرفتن دور میں جہاں حضورؐ کی ذکر کردہ دوسری علامات کا ظہور ہو رہا ہے وہیں اس علامت کا بھی پوری طرح ظہور ہو رہا ہے۔

ملحد، بے دین آزاد لوگ جو دین سے بے بہرہ اور دینی اقدار سے ناآشنا ہیں وہ اپنے مذموم مقاصد کی راہ میں جس ہستی کو اپنے خلاف پاتے ہیں اس پر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں اور اس میں کسی کے مقام و مرتبہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ انبیاء کرام ہوں یا صحابہ کرام ہوں خلفاء راشدین ہوں اہل بیت عظام ہوں تابعین ہوں یا ائمہ کرام ہوں یا اولیاء کرام ہوں کیونکہ دین اسلام دین فطرت ہے۔ انسان کی زندگی کو منظم و مرتب رکھنے کے لئے زریں کا مربوط نظام ترتیب دیا ہے تاکہ زندگی کے ہر مرحلے میں انسان اس نظم کے مطابق زندگی گذار کر خود اپنے لئے اور پورے معاشرہ کے لئے مفید ہو۔ مولانا محسن رضا قادری اللہ کے برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں جو ایک عرصہ تک کفر و شرک، عناد لعن طعن کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ان پر ہوا ظلمت کے اندھیرے اجالوں میں تبدیل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فطرت ظلمت کفر و شرک بغض عناد کے پردوں کو چاک کر کے علماء حق کی طرف رہبری کی۔ سب سے پہلے گجرات میں حضرت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علامہ سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ کے دست اقدس پر بیعت اسلام نصیب ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب جو کہ اپنے وقت کے بحرالعلوم تھے ان کی رہنمائی سے دین حق کا نور سینہ میں اتر گیا۔ پھر انہوں نے علامہ عبدالستار تونسوی کے پاس بھیج دیا جس سے دین اسلام مزید بہتر راز کھلے اور حقیقت آشکارا ہوئی۔ احقر کے علاقہ کچی کلاں بھکر میں پروگرام ہوا تو مولانا محسن رضا فاروقی صاحب نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ چھپے راز وہ چھپی حقیقتیں عملی صورت میں سامنے لانا چاہتا ہوں کہ رافضیت، سبائیت درحقیقت یہودیت کا دوسرا نام ہے۔ عبداللہ بن سبا یہودی ان عقائد یعنی تحریف قرآن، انکار صحابہ، تقیہ، متعہ وغیرہ کا بانی مبانی ہے۔ اسی وجہ سے مولانا نے اپنی کتاب (میں مسلمان کیوں ہوا) میں مسئلہ امامت، تحریف قرآن، تقیہ، متعہ وغیرہ سے اپنے برسہابرس کے تجربے اور مشاہدے ذکر کئے ہیں کہ کس طرح اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے دشمن خون خوار بھیڑیئے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنساتے ہیں اور پھر تحریف قرآن، تقیہ و متعہ کے گھناؤنے اندھیروں میں دھکیل دیتے ہیں اور اس کتاب میں حق کی جستجو کرنے والے نومسلم اور مسلم بھائیوں کے لئے اس کتاب میں صحابہ کرام و اہل بیت کی آپس میں رشتہ داریاں، محبتیں اور رکاہتیں، الفتیں ذکر فرمائیں تاکہ مومنوں کے دل آپس کی محبتوں سے لبریز ہو جائیں اور راہ حق پر چلنا مصیبتیں، تکلیفیں برداشت کرنا آسان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ابو خلیق عبدالعزیز
کچی کلاں بھکر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عقیدہ توحید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ وَهُوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (الانعام)

۲ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَالْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (الرعد)

۳ هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (البقرہ)

۴ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (الفاطر:3)

۵ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ○ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ○ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ○ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ○ ..... اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ○ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ○ اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ○ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ○ (الواقعہ:58-72) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰی (طٰہٰ:6)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

6- وَلَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ (الروم:26)

7- وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (الاعراف:54)

8- يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ (السجدہ:5)

9- اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البقرہ:107)

10- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ (الفرقان:2)

11- لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (القصص:70)

12- اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (الانعام:57)

13- يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ (ال عمران)

13- لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ (الروم:4)

14- لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (الحدید:5)

15- اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (النحل:17)

16- اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ (الرعد:16)

18- قُلْ اَرَاَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ..... اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَ لَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ (فاطر:40)

19- وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ (الانعام:18)

20- عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ (الرعد:9)

21- اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ (الحشر:23)

22- وَ مَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ (البقرة:255)

23- تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الملک)

24- بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (یٰسٓ:3)

25- وَ لَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا (آل عمران:83)

26- قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (جن)

27- قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آل عمران:26)

28- اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (الاعراف:128)

29- قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ (یونس)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ترجمہ

1- اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے۔

2- کہو اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی یکتا ہے۔

3- سب کو مغلوب کر کے رکھنے والا وہی ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب چیزیں پیدا کیں جو زمین میں ہیں۔

4- کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہو۔

5- کیا تم نے غور کیا یہ نطفہ جو تم ٹپکاتے ہو اس سے بچہ تم پیدا کرتے ہو یا اس کے خالق ہم ہیں۔ تم نے غور کیا یہ کھیتی جو تم بوتے ہو اسے تم اگاتے ہو یا اس کے اگانے والے ہم ہیں۔ تم نے غور کیا یہ پانی جو تم پیتے ہو اس بادل سے تم برساتے ہو یا اس کے برسانے والے ہم ہیں۔ تم نے غور کیا یہ آگ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جو تم سلگاتے ہو اس کے درخت تم نے پیدا کئے ہیں یا ان کے پیدا کرنے والے ہم ہیں۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کی تہہ میں ہے۔

۶۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اس کے مطیع فرمان ہیں۔

۷۔ سورج اور چاند اور تاروں کو اس نے پیدا کیا۔ سب اس کے حکم سے مسخر خبردار رہو اسی کی خلق ہے اور اسی کی حکمرانی ہے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ ساری کائنات کا مالک و پروردگار ہے۔

۸۔ آسمان سے زمین تک دنیا کا انتظام وہی کرتا ہے۔

۹۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے۔

۱۰۔ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

۱۱۔ دنیا اور آخرت میں ساری تعریف اسی کے لئے ہے اور حکم کا اختیار اسی کو ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔

۱۲۔ فیصلے کا اختیار کسی کو نہیں ماسوائے اللہ کے۔

۱۳۔ بندوں کے لئے اس کے سوا کوئی ولی و سرپرست نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اختیار میں بھی کچھ ہے۔ کہو اختیار سارا کا سارا اللہ ہی کا ہے۔

۱۴۔ اللہ ہی کے ہاتھ اختیار ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

15- آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور سارے معاملات اس کی طرف رجوع کئے جاتے ہیں۔

16- کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اسکی طرح ہو سکتا ہے جو پیدا نہیں کرتا۔ تم ہوش میں نہیں آتے۔

17- کیا ان لوگوں نے اللہ کے کچھ ایسے شریک بنا لئے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کچھ پیدا کیا ہو اور ان پر تخلیق کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہو۔

18- کہو کبھی تم نے اپنے ٹھہرائے ہوئے ان شریکوں کو دیکھا جنہیں تم اللہ کے سوا رب کی حیثیت سے پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا آسمان میں ان کی کوئی شرکت ہے درحقیقت اللہ ہی آسمان اور زمین کو زائل ہونے سے روکے ہوئے ہے اور اگر وہ زائل ہونے لگیں تو اللہ کے بعد کوئی دوسرا نہیں ہے جو انہیں روک سکے۔

19- وہی اپنے بندوں پر غلبہ رکھنے والا ہے وہی دانا اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

20- پوشیدہ اور ظاہر سب چیزوں کا جاننے والا بزرگ اور بالاتر رہنے والا۔

21- بادشاہ عیب و نقص سے پاک غلطی سے مبرا امن دینے والا نگہبان غالب بزور حکم نافذ کرنے والا کبریائی کا مالک۔

22- ہمیشہ زندہ اپنے بل پر آپ قائم نہ اس کو اونگھ آئے نہ نیند لاحق ہو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس سفارش کرے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے اور جو ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے۔

23- وہ بابرکت ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

24- جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔

25- آسمانوں اور زمین کے سب رہنے والے چاہ و ناچاہ اسی کے تابع فرمان ہیں۔

26- طاقت بالکل اسی کے ہاتھ میں وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

27- کہو خدایا ملک کے مالک تو جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے۔ ساری بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

28- کہو، کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ سماعت اور بینائی کی قوت کس کے اختیار میں ہے۔ کون بے جان میں سے جان دار کو اور جان دار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور کون دنیا کا انتظام چلاتا ہے اور وہ ضرور کہیں گے اللہ۔ کہو پھر تم ڈرتے نہیں۔ پھر تو وہ اللہ ہی تمہارا حقیقی رب ہے۔ آخر حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔ تم کدھر پھرائے جا رہے ہو۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔ وہ سب سے نرالا ہے۔ وہ زندہ ہے۔ ہر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چیز پر اس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ ہمت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے زیادہ کر دے جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے۔ دعا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے، وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ سب کام بنانے والا ہے۔ اس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہی قیامت میں پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اس کی ذات کی باریکی کو کوئی نہیں جا سکتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل نہیں۔ ان کو سزا دیتا ہے وہی ہدایت کرتا ہے۔ جہان میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے ہوتا ہے۔ بغیر اس کے حکم کے ذرہ نہیں ہل سکتا نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں اور بڑی اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت ختم نہیں ہو سکتی۔ مخلوق کی صفتوں سے وہ پاک ہے۔ عالم میں جو کچھ بھلا بُرا ہوتا ہے سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بڑی چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ کوئی چیز خدا کے ذمے ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔ (آمین ثم آمین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولائی مذہب کا بانی

علمی اور سیاسی میدان میں جب اسلام کی برتری کا انکار ناممکن ہو گیا اور نزول قرآن سے پہلے یہود و نصاریٰ کو جو برتری حاصل تھی وہ بالکل ختم ہو گئی اور ان دونوں قوموں نے محسوس کر لیا کہ امت محمدیہ کو بگاڑنا یا نیچا دکھانا ممکن نہیں تو ایک سازش کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ سازش یہودیت کی پیداوار تھی جس کی بنیاد رکھنے والا عبداللہ ابن سباء یہودی تھا۔ جزیرۃ العرب کے جنوب میں یمن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور شہر ہے۔ یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی، عبداللہ بن سباء اس یہودی خاندان کا فرد تھا۔ چھوٹے قد کا یہ یمنی عالم اپنی فطرت اور صلاحیتی کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی مجلس میں باہمی نزاع، اختلاف، افتراق اور عداوت پیدا کرنے میں اپنی مثال آپ تھا۔ مولائی کی معتبر کتاب "تاریخ التواریخ" جلد نمبر3 صفحہ نمبر237 رقم طراز ہے۔

"عبداللہ بن سباء عثمان غنیؓ کی خلافت کے دور میں بظاہر مسلمان ہوا تھا۔ ایک فصیح و بلیغ آدمی توریت و انجیل کا بڑا عالم تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد اس نے حضرت عثمانؓ کی خلافت کا اقرار دل سے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں کیا تھا۔ یہ اپنے دوستوں کی مجلسوں میں جا کر حضرت عثمان غنیؓ کا گلا و شکوہ کرتا رہتا تھا۔ حضرت عثمانؓ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اس خبیث فتنہ پرور کو حکم دیا کہ وہ مدینہ پاک سے نکل جائے۔ یہ وہاں سے نکل کر مصر پہنچا۔ وہاں بھی اس نے خفیہ طور پر یہ کام شروع کیا۔ حضرت عثمانؓ کی مخالفت کرتا رہا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ خلافت تو حضرت علیؓ کا حق ہے لیکن خلفائے ثلاثہ نے اس پر غاصبانہ قبضہ کیا ہے۔ اس لئے جس طرح ممکن ہو حضرت عثمانؓ کو خلافت سے برطرف کر دیا جائے۔"

پروپیگنڈہ کی وجہ سے بہت سے مسلمان سازش کا شکار ہو گئے اور اسی کے پیروکار بن گئے اور عبداللہ بن سباء کا دعویٰ تھا کہ میں حضرت علیؓ کا حب دار مولائی ساتھی ہوں۔ عبداللہ بن سباء نے اسلام کی آڑ لے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ مولائی مؤرخ شہیر میاں محمد تقی سپہر استوفی 397ھ لکھتا ہے کہ

"عبداللہ بن سباء از اصحاب علی علیہ السلام است"

ترجمہ: "عبداللہ بن سباء حضرت علی علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ہیں۔"

مولائی اسماء الرجال کا ماہر شیخ عبداللہ مامقانی المتوفی 1351ھ اپنی مایہ ناز کتاب "تنقیح المقال فی علم الرجال" جلد نمبر 3 صفحہ 184 پر رقم طراز ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وَ قَالَ الشَّیْخُ فِی بَابِ اَصْحَابِ اَمِیر الْمُومِنِین
عبداللّٰہ بن سبا اَلَّذِی رَجَعَ الی الکفر اَظْھَرُ الْغَلْو

ترجمہ: شیخ طوسی نے باب اصحاب امیرالمومنین میں کہا ہے کہ عبداللہ بن سبا (وہ ہے) جو کفر میں لوٹ گیا اور غلو ظاہر کیا۔

یاد رکھو، اے اہل سنت والجماعت کہ مولائی فرقے کی بنیاد رکھنے والا دنیا میں پہلا شخص عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔ اسی شخص نے تبرہ اور تولہ کی بنیاد رکھی۔ یعنی صحابہ کرام پر لعن و طعن کو واجب کیا۔ اسی لئے ہر مولائی فرد پر واجب ہے کہ جب تک وہ صحابہ کرام پر تبرہ نہ کرے وہ مولائی نہیں۔ خاص کر حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت امیر معاویہ پر۔ مولائی مولوی لکھتے ہیں جب تک چھ صحابہ کرام پر لعنت نہ کی جائے کسی بھی مولائی کی عبادت قبول نہیں۔ عبداللہ بن سبا وہ شخص ہے جس نے عقیدہ امامت گھڑا اور عقیدہ امامت کی بنیاد رکھی۔ قارئین کرام میں بنیادی طور پر مولائی فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور مولائی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا اور اس بات کی کھوج میں رہتا تھا کہ کیا واقعی مولائی مذہب کی بنیاد یہودیت پر ہے۔

اِنَّ عبداللّٰہِ ابْنَ سَبَا کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ وَ اِلٰی عَلِیًّا وَ کَانَ یَقُوْلُ وَ ھُوَ عَلٰی یھودیَّۃِ فی یُوْشَعَ بِنْ نُوْنٍ وَ صِیِّ مُوْسٰی بِالْغُلُوِ وَ کَانَ فِیْ اِسْلَامِہٖ بَعْدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فی عَلِیِّ مِثْلَ ذالِکَ وَ کَانَ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اَوَّلَ مَنْ شَهَرَ بِالْقَوْلِ بِفَرْضِ اِمَامَةُ عَلِی وَاظْهَرَ الْبَرآئَةَ مِنْ اَعْدَآئِهٖ وَ کَاشَفَ مُخَالِفِیْهِ وَ اَکْفَرَهُمْ فَمِنْ هٰهُنَا قَالَ مَنْ خَالَفَ الشِیعَةَ اَصْلُ الشَّیْعِ وَالرَّفْضِ مَاخُوْذٌ مِنَ الْیَهُوْدِیَّةِ

تحقیق عبداللہ بن سبا یہودی تھا پھر وہ اسلام لایا علی کی محبت کا اظہار کرنے لگا۔ جب وہ یہودی تھا اس وقت بھی موسیٰؑ کے وصی یوشع بن نون کے بارے میں ایسی ہی باتیں کرتا تھا جو اس نے نبی اکرمؐ کے بعد حضرت علیؑ کے بارے میں کہنا شروع کیں یہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؑ کی امامت و خلافت کو فرض کہا اور اس کا اعلان کیا۔ ان کے دشمنوں پر تبرہ کیا اور ان کو کافر کہا اور ان کے مخالفین کو ظاہر کیا۔ یہی سبب ہے کہ جس کی وجہ سے مولائیوں کے مخالفین کہتے ہیں کہ شیعت اور رفض کی بنیاد یہودیت سے ماخوذ ہے۔

بلکہ اس کا بانی یہی یہودی ابن سبا ہے جس کا ثبوت کتب مولائی میں اوپر درج ہے۔ (1)رجال کشی صفحہ 108 ذکر عبداللہ بن سبا مطبوعہ نجف۔ (2)فرق المولائی صفحہ 22 ذکر عبداللہ بن سبا مطبوعہ نجف۔ (3)رجال طوسی حاشیہ صفحہ 51 ذکر اصحاب علی۔ (4) تنقیح المقال فی علم الرجال جلد 2 صفحہ 184 باب عبداللہ۔ (5)الانوار النعمانیہ جلد 2 صفحہ 234 نورنی بیان و ادیانما طبع ایران۔

مولائیوں کے علامہ حسن بن موسیٰ ابو محمد النوبختی اپنی کتاب فرق المولائی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صفحہ 22 عبداللہ بن سبا

عَبْدُاللّٰہ بِن سَبَا وَ کَانَ مِمَّنْ اَظْھَرَ اَلطَّعْنَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانِ وَ اَصْحَابِہٖ وَ تَبَرَّأَ مِنْھُمْ وَ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ اَمَرَہٗ بِذَالِکَ فَاَخَذَہٗ عَلِیٌّ فَسَاَلَہٗ عَنْ قَوْلِہٖ ھٰذَا فَاَقَرَّ بِہٖ فَاَمَرَ بِقَتْلِہٖ

عبداللہ بن سبا وہ شخص ہے جس نے ابو بکر اور عمر عثمان اور دیگر صحابہ پر لعنت بازی کی اور کہا کہ حضرت علی نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے حضرت علی نے اس کو گرفتار کر کے دریافت کیا تو اس نے اعتراف کیا کہ واقعی میں نے یہ بات کہی ہے حضرت علی نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کے پیروکاروں نے حضرت علی اور دوسرے اماموں کے نام جھوٹی باتیں منسوب کر کے مشہور کی ہیں ایسے جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے اور اس لعنت کے بارے میں حضرت زین العبدین نے فرمایا۔

وَ قَالَ عَلِیُّ بن حُسَیْنٍ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ کَذَبَ عَلَیْنَا اِنِّیْ ذَکَرْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ سَبَا فَقَامَتْ کُلُّ شَعْرَۃٍ فِیْ جَسَدِیْ وَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ یَکْذِبُ عَلَیْنَا وَ یَسْقُطُ صِدْقُنَا بِکِذْبِہٖ عَلَیْنَا عِنْدَالنَّاسِ

حضرت زین العابدینؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہمارے اوپر جھوٹ باندھے راوی کہتا ہے میں نے عبداللہ بن سبا کی بات کی تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور حضرت جعفر صادق نے فرمایا عبداللہ بن سبا ہمارے نام سے جھوٹ بنا کر مشہور کرتا ہے اور ہم پر جھوٹ بنا کر ہماری صداقت کو لوگوں کے نزدیک ختم کرتا ہے۔
(رجال کشی صفحہ 108)

ترجمہ: عبداللہ بن سبا ایک یہودی آدمی تھا۔ عہد عثمانی میں اسلام لایا اور کتب سابقہ و مصاحف گذشتہ سے خوب واقف تھا۔ جب مسلمان ہوا تو عثمان کی خلافت اس کو اچھی نہ لگی۔ چنانچہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ محافل میں بیٹھتا اور عثمان کے متعلق جتنا کچھ قبیح افعال کا ذکر کر سکتا کرتا رہتا تھا۔ عثمانؓ کو یہ خبر ملی تو کہا الٰہی یہ یہودی کون ہے؟ چنانچہ حکم دیا کہ اسے مدینہ شریف سے نکال دیا جائے۔ عبداللہ بن سبا مصر آ پہنچا چونکہ عالم و دانا آدمی تھا اس لئے لوگ اس کے گرد جمع ہونے شروع ہوئے اور اس کی باتیں قبول کرنے لگے۔ تب اس نے کہا۔ اے لوگو، تم نے سنا نہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں واپس آئیں گے اور ہماری شریعت کے مطابق بھی یہ بات درست ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام واپس آ سکتے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ان سے افضل ہیں کیوں واپس نہیں آ سکتے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ترجمہ: جس خدا نے تجھے قرآن دیا وہ تجھے لوٹنے کے وقت پر لوٹائے گا۔

جب یہ بات لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو گئی "رجعت کا عقیدہ" پختہ ہو گیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو اب ابن سبا نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس زمین پر بھیجے اور ہر پیغمبر کا ایک وزیر اور خلیفہ ہوا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک پیغمبر دنیا سے جائے جب کہ وہ صاحب شریعت نبی ہو مگر اپنا خلیفہ و نائب لوگوں میں نہ چھوڑ جائے۔ اپنی امت کا معاملہ "مسئلہ خلافت" مہمل چھوڑ جائے۔ لہٰذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علی علیہ السلام وصی ہیں اور خلیفہ ہیں۔ جیساکہ آپ نے علی کو خود فرمایا تو میرے لئے یوں ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام۔ اسی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ علی علیہ السلام ہی محمد کے خلیفہ ہیں اور عثمان نے یہ منصب اور "خلافت" غصب کر کے اپنے اوپر چسپاں کر رکھی ہے۔ عمر نے بھی کسی بھی حق کے بغیر یہ شوریٰ پر ڈال دیا اور عبدالرحمٰن بن عوف نے نفسیاتی ہوس سے عثمان کی بیعت کر لی اور علی کا ہاتھ بھی اس نے پکڑ رکھا تھا۔ جب علی نے بیعت کر لی تو اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اب جو ہم شریعت محمدیؐ میں ہیں، ہم پر واجب آتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے سستی نہ کریں جیساکہ ارشاد خداوندی ہے۔ ترجمہ: **کنتم خیراً امۃٍ اُخرجت للناس** تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے لائی گئی تاکہ انہیں نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے۔

پھر ابن سبا نے لوگوں سے کہا ابھی ہم میں یہ طاقت نہیں کہ عثمان کو خلافت سے اتار سکیں البتہ یہ ہم پر ضروری ہے کہ جتنا ہو سکے عثمان کے عمال "گورنروں" کو جو ظلم و ستم روا رکھے ہیں کمزور کر ڈالیں ان کے قبیح اعمال اہل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دنیا پر واضح کریں اور لوگوں کے دل عثمان اور اس کے اعمال سے متنفر کر ڈالیں چنانچہ انہوں نے کئی خطوط لکھے اور والی اللہ سعد کے ظلم کی شکایت کرتے ہوئے بہان میں ہر طرف ارسال کر دیئے۔ اس طرح انہوں نے لوگوں کو اس بات پر یکدل بنایا کہ وہ مدینہ میں جمع ہو کر عثمان کو امر بالمعروف کریں اور اسے خلافت سے اتار دیں۔ عثمان یہ معاملہ سمجھتے تھے اور مروان بن حکم نے ہر شہر میں جاسوس بھیجے چنانچہ وہ یہ خبر لے کر واپس آئے کہ ہر شہر کے بڑے لوگ عثمان کو اتار دینے میں یک زبان ہیں۔ ناچار حضرت عثمان کمزور ہو گئے اور اپنے معاملہ میں عاجز آ گئے (قتل ہو گئے) (ناسخ التواریخ تاریخ خلفاء جلد سوم صفحہ 237، طبع 238، جدید مطبوعہ تہران دوران خلافت عثمان بن عفان مصنف مرزا محمد تقی)

معتبر مولائی مؤرخ مرزا تقی کی مذکورہ عبارت سے یہ امور ثابت ہو گئے:

(1) عبداللہ بن سبا جو عہد عثمانی میں اسلام لایا۔ مگر درپردہ یہودی ہی رہا جیسا کہ فرق مولائی کی عبارت نے اس پر نص کر دی ہے۔ ساتھ یہ بھی واضح ہوا کہ وہ ایک فاضل، دانائے کتب سابقہ شخص تھا۔

(2) اس نے مولائی مسلک کی بنیاد یوں ڈالی کہ سب سے اول مسئلہ رجعت پیدا کیا اور لوگوں کو ذہن نشین کرایا جو کہ رافضی عقائد کی جڑ ہے۔

(3) مولائی رجعت جے ایجاد کے بعد لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا کہ علی ہی نبی علیہ السلام کا صحیح خلیفہ اور وصی ہے اور خلفائے ثلاثہ نے یہ حق ان سے غصب کیا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(4) یہ دو عقیدے ایجاد کرنے کے بعد اس نے چاہا کہ انہیں لوگوں میں عام ترویج دی جائے۔ چنانچہ اس نے مختلف ممالک میں ہر طرف خطوط روانہ کئے اور عثمان غنی کو خلافت سے اتارنے کے لئے سازش کا وسیع جال پھیلا دیا جس میں وہ کامیاب ہوا اور نتیجتاً عثمان غنی شہید ہو گئے اور مسلک مولائی کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ مسلک تشیع کی بنیاد رکھنے والا ایک بہت بڑا عالم تھا جو بظاہر اسلام لانے کے باوجود درپردہ یہودی ہی رہا۔ جیساکہ تاریخ روضۃ الصفا اور فرق مولائی جیسی معتبر مولائی کتب سے اس کی نہایت وضاحت ہو چکی ہے۔ اس یہودی عالم نے اسلام کے متعلق اپنی قلبی شقاوت و عداوت کو تسکین دینے کے لئے مولائی مذہب کی بنیاد رکھی اور اسلام کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہوا اور قتل عثمان غنی میں کامیاب ہو کر فساد کا وہ دروازہ کھولا جو آج تک بند نہ ہو سکا۔

ترجمہ: عبداللہ بن سبا نے حضرت علی کے بارے میں "الٰہ" ہونے کا عقیدہ ایجاد کیا۔ اس پر حضرت علی نے اسے جلاوطن کر دیا اور کہا گیا ہے کہ یہ اصل میں یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا۔ یہودیت کے دوران حضرت یوشع بن نون اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے بارے میں اسی قسم کی باتیں کیا کرتا تھا۔ جیسے حضرت علیؓ کے متعلق کہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "وجوب امامت" کا عقیدہ اسی کی اختراع و ایجاد ہے۔ (انوار النعمانیہ نعمت اللہ جزائری صفحہ 191 طبع قدیم مطبوعہ ایران مطبوعہ جدید جلد 2 صفحہ 234 فرقہ سبائیہ)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قارئین کرام، غور کریں کہ حضرت زین العابدین نے عبداللہ بن سبا کا ایمانڈا پھوڑ دیا۔ مولائیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت علی ہمارا رب مشکل کشا خالق اور رازق ہے حضرت علی نے اس کو ساتھیوں سمیت بلوا کر اس کفریہ عقیدہ سے منع فرمایا اور توبہ تائب ہونے کی تلقین کی اور فرمایا۔

حضرت علی نے

[اِنَّمَا اَنَا مَخْلُوْقٌ مِثْلُکُمْ اَنَا عَبْدَ اللّٰہِ مُخْلُوْقٌ]

میں تمہاری طرح پیدا شدہ ہوں۔ میں اللہ کا بندو ہوں اور مخلوق ہوں۔

یعنی میں بھی تمہاری طرح محتاج و عاجز بندہ ہوں۔ میرے اندر خدائی صفات نہیں ہیں مگر یہ لوگ باز نہ آئے اور اس عقیدہ کو نہیں چھوڑا تو حضرت علیؓ نے ان کو زندہ آگ میں جلوا دیا۔

رجال کشی ص72، ص109، ص308 طبع نجف

اب بھی مولائی کہتے ہیں کہ حضرت علی مشکل کشا حاجت روا اور کارساز ہیں۔ ہم علی کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں۔ وہ اپنے خزانے سے بہت کچھ دیں گے وغیرہ۔

عبداللہ بن سبا وہ پہلا بدبخت انسان ہے جس نے حضرت محمدؐ کے بعد حضرت علیؓ کے بارے میں فرضیت امامت و خلافت بلا فصل کا اعلان کیا۔ یہی یہودی حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان کا سخت مخالف

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور دشمن تھا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی گمراہی اور کفر سے پناہ میں رکھے۔

میرے محترم قارئین! آپ نے غور فرمایا کہ علمائے مولائی نے اپنی کتابوں میں ثابت کیا ہے کہ مولائی مذہب کی بنیاد عبداللہ بن سبا نے رکھی تھی اور امام زین العابدین اور امام جعفر صادق نے اس کو جھوٹا کہا ہے۔ جب صورت حال یہ ہے تو کسی سنی عالم کو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ مولائی فرقہ کے مخلص افراد کو تحقیق کی طرف مائل کیا جائے اور باطل عقائد سے تائب ہونے کا مشورہ دیا جائے۔ کیا یہ اپنی ذات کے ساتھ انصاف ہے کہ آئمہ طاہرین کو فرمائیں کہ عبداللہ بن سبا ہمارے متعلق جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں میں مشہور کرتا ہے اور آپ اس فتنہ ساز کی باتوں کو عقیدہ بنا لیں۔ پھر تو وہی امام ٹھہرا۔ **فاعتبروا یااولی الابصار۔**

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عقیدۂ امامت

مولائی فرقہ کے اصول دین پانچ ہیں اور فروع دین دس ہیں۔ پہلا توحید دوسرا عدل، تیسرا نبوت، چوتھا امامت اور پانچواں قیامت اور فروع دین نماز روزہ، حج، زکوۃ، خمس، تولا، تبرا، جہاد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، بظاہر تو مولائی فرقہ ان اصول اور فروع پر مکمل عقیدہ رکھتا ہے اور لوگوں میں اسی اصول اور فروع کی تبلیغ کرتا ہے۔ اور دعویٰ کرتا ہے کہ ہمارا مذہب آل محمدؐ کا مذہب ہے۔ مگر عمل پیرا صرف امامت پر ہے۔ یعنی مولائی کے دین کا دار و مدار عقیدہ امامت پر ہے۔ جیساکہ آپ نے مقولہ سنا ہے کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" مولائی فرقہ کا دعویٰ ہے کہ امامت کا مسئلہ قرآنِ پاک میں صراحۃ نص کے ساتھ ثابت ہے اور ہم اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ امامت کا لفظ قرآنِ پاک میں عام ہے جو تمام کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ ہمارا اہل سنت کا دعویٰ ہے کہ نبی اور رسول خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کے استعمال کلام میں ہیں آیئے قرآن پاک میں کسی جگہ بھی غیر کی طرف نبی اور رسول کو اطلاق نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۱ فَقَاتِلُوٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ

کافروں کے اماموں کو قتل کرو۔

ایسے بھی امام ہیں جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور امام اللہ تعالیٰ نے راستے کو بھی کہا ہے۔ جیسے "لَبِ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ" اور علمائے مولائی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ حضرت علیؑ کی امامت منصوص من اللہ بالاسم ہے۔ یہ دعویٰ بغیر ثبوت کے پروان چڑھ رہا ہے کیونکہ مامور من اللہ بالاسم حضرت علیؑ کی امامت کے ثبوت میں قرآن میں ایک آیت بھی نہیں ہے اور کوئی اسے قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا۔ اب مندرجہ ذیل عقائد پر غور فرمائیں:

امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بلند ہے

۱- مولائی کا دعویٰ ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد آنحضرت کے بارہ خلیفے تھے۔ وہ حضرت علیؑ سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام برحق مانتے ہیں جس طرح نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے رسول مقرر کیا ہے اسی طرح اماموں کو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ بارہ امام نبی کریم کی طرح ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبے سے بلا ہے۔ حق بات تو یہ ہے کہ کمالات و شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تمام انسانوں کے لئے قیامت تک تعلیمات امامت کو نافذ کرنا اور ان کی اتباع کرنا تمام انسانوں پر واجب ہے۔ جن کتابوں سے حوالہ لیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

اصول کافی صفحہ 170، ایرانی انقلاب صفحہ 161، حیات القلوب صفحہ 3 جلد 3 از علامہ باقر مجلسی۔ جلد سوم صفحہ 201 طبع ایران، حکومت اسلامیہ از خمینی طبع ایران صفحہ 32، حکومتِ اسلامیہ از خمینی صفحہ 113، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 38۔

2- نبیؐ کے بعد امیرالمومنین پہلے امام تھے۔ انکے بعد حسن امام تھے ان کے بعد حسین امام تھے۔ پھر جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ 106، بحوالہ ایضاً صفحہ 121)

3- علیؑ کی ولایت کا مسئلہ انبیاء کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمدؐ کے نبی ہونے پر اور علیؑ کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو اور اس نے اسکی تبلیغ نہ کی ہو۔ (اصول کافی صفحہ 276 بحوالہ ایضاً صفحہ 122)

4- حضرت علیؑ کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمدؐ کو حاصل تھا۔ (اصول کافی بحوالہ بنیات صفحہ 109) اللہ نے بندوں پر علیؑ کی اطاعت اس طرح فرض کی تھی جس طرح محمدؐ کی اطاعت فرض کی تھی۔ (دیکھیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رجال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضاً) حضرت علیؓ کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجمی صفحہ 17)

جس چیز کو چاہتے ہیں حلال اور حرام کرتے ہیں

5- جب قائم آلِ محمد امام مہدی ظاہر ہوں گے سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمدؐ ہوں گے اور پھر علیؓ ہوں گے (حق الیقین از باقر مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ 139، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 179)

6- جب ہمارے قائم آلِ محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے۔ (ایضاً) (نعوذ باللہ)

7- اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے ساتھ منفرد رہا ہے پھر اس نے محمدؐ، علیؓ اور فاطمہؓ کو پیدا کیا پھر یہ لوگ صدیوں ٹھہرے رہے اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو گواہ بنایا اور ان کی اطاعت، فرمانبرداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان مخلوقات کے معاملات ان کے سپرد کر دیئے۔ بس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ یہاں محمدؐ، علیؓ اور فاطمہؓ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام آئمہ ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 278، بحوالہ ایضاً صفحہ 125، الصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ دوم صفحہ 149 بحوالہ ایضاً صفحہ 126)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۱ امام معصوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و توفیق اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اسے سیدھا رکھتا ہے۔ وہ غلطی بھول چوک اور لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص رکھتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ (اصول کافی صفحہ 121، بحوالہ ایضاً)

۱۲ امام کی دس نشانیاں ہیں، وہ بالکل پاک وصاف پیدا ہوتا ہے۔ ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے۔ پیدا ہو کر زمین پر آتا ہے۔ اس طرح کہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے۔ اس کو کبھی جنابت نہیں ہوتی اور نہ ہی غسل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سونے کی حالت میں صرف اس کی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے۔ اس کو کبھی جمائی نہیں آتی نہ وہ کبھی انگڑائی لیتا ہے وہ جس طرح آگے دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے دیکھتا ہے۔ اس کے پاخانے سے مشک کی سی خوشبو آتی ہے اور زمین کو خدا کا حکم ہے کہ وہ اس کو چھپالے اور نگل لے اور جب وہ رسول اللہؐ کی زرہ پہنتا ہے تو اسے بالکل فٹ آتی ہے اور جب کوئی دوسرا اسے پہننا چاہے تو وہ لمبا ہو یا ٹھگنا اسے ایک بالشت بڑی رہتی ہے۔ (اصول کافی صفحہ 246، بحوالہ ایضاً صفحہ 128)

۱۳ علیؓ کی فضیلت محمدؐ کی فضیلت جیسی ہے اور محمدؐ کو اللہ کی تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اور علیؓ کے کسی حکم پر اعتراض کرنے والا ایسا ہے جیسا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نبی اور اللہ کے حکم پر اعتراض کرنے والا۔ کسی بڑی یا چھوٹی بات پر ان کا انکار کرنے والا اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے درجے پر ہے۔ امیرالمومنین اللہ کا وہ دروازہ ہے۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ تک کسی اور دروازے سے نہیں پہنچا جا سکتا۔ وہ ایسا راستہ ہے کہ جو کوئی اس کے سوا کسی اور راستے پر چلا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اسی طرح تمام آئمہ ہدیٰ کے لئے ہے۔ ہر امام دیگرے فضیلت جاری ہے۔ (اصولِ کافی کتاب الحج صفحہ 133)

مولا علی کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے۔ آن جناب کے مخالفین خواہ عائشہ ہو یا معاویہ، مالک بن انس ہو یا ابن تیمیہ، یہ نواصیب ہیں۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ نمبر70)

آل رسول کی روایات میں ناصبی یعنی سنی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ نمبر195)

تمام انسان ماں کی کوکھ سے پیدا ہوتے ہیں مگر امام کی پیدائش ماں کی ران سے ہوتی ہے۔ (جلاء العیون باقر مجلسی، اردو ترجمہ کوثر بھیروی صفحہ 74)

جائزہ

اب ہم ان عقائد کا ایک ایک کر کے جائزہ لیں گے کہ کیا یہ عقائد قرآن و حدیث کے مطابق ہیں یا کسی ایسے شخص نے گھڑ لئے ہیں جس کو ایسا کرنے یا کہنے کی اجازت ہی نہیں تھی۔

1- جس طرح نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے رسول مقرر کیا ہے اسی طرح اماموں کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

مقرر کہ محمدؐ کو تو اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول منتخب کیا ہے۔ قرآن میں متعدد
جگہوں پر آپ کو رسول کہا گیا ہے۔ فرمایا ہے۔ محمد رسول اللہ ..... یعنی محمد اللہ کا
رسول ہے۔ اور وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رسولٌ نہیں ہے محمدؐ اللہ کا رسول ہے۔
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: محمد تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں البتہ وہ اللہ کا رسول ہے۔
اطاعت مولائی کے بارہ اماموں کا تقرر بالاسم یا بلا اسم قرآن مجید میں کہیں نہیں
ہے تو مولائی علماء نے کیسے کہہ دیا کہ اماموں کو بھی خدا نے مقرر کیا ہے اور بغیر
کسی صراحت کے کوئی کیسے مان لے؟

نبیوں اور رسولوں کے مقام و مرتبہ کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد
ہے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ ابراهيم و اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى
العٰلمين یعنی ہم نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو تمام عالمین میں
منتخب کیا۔

قرآن پاک میں رسولوں کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر اماموں کی اطاعت
کا حکم نہیں ہے۔ جیسے فرمایا ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى
الامر منكم یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم سے
حکم دینے کے منصب پر ہے اس کی اطاعت کرو۔

اس لفظ امام کی تھوڑی سی وضاحت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اوپر ہم نے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ذکر کیا ہے کہ امام کا استعمال عمومی ہے مگر نبی اور رسول کا لفظ اپنے محدود اور مخصوص معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ عمومی استعمال کے لحاظ سے نبی اور رسول کو امام بھی کہا گیا ہے۔ مگر یہ کوئی الگ عہدہ نہیں ہے جسے نبی اور رسول کے برابر کہا جائے یا اس سے بلند تر مانا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے امام کہا اور ان کی اولاد سے بھی امام بنائے۔ یعنی بہت سے نبی اور رسول منتخب کئے۔ قرآن پاک میں ہے وَ اِذِ ابْتَلٰی ابراھیم رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّی جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِی ؕ قَالَ لَا یَنَالُ وَ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ (سورہ بقرہ آیت 124) ترجمہ: جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں پھر ابراہیم نے وہ پوری کیں۔ اللہ نے کہا تجھ کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ ابراہیم نے کہا کیا میری اولاد میں سے بھی تو اللہ نے کہا میرا عہد ظالموں کے لئے نہیں ہو گا۔

اب دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اولاد سے جو امام بنائے وہ سب نبی تھے۔ فرمایا وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ ۝ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ..... ۝ (سورہ الانبیاء آیت نمبر 72، 73) ترجمہ: اور ہم نے اس کو (ابراہیم کو) اسحٰق اور یعقوب دیئے انعام کے طور پر اور وہ سب صالحین میں سے تھے اور ہم نے ان کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے۔ (یہ سب نبی اور رسول تھے)

اگر مولائی حضرات اپنے بارہ اماموں کو نبی اور رسول ہی مانتے ہیں تو ان پر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

امام کے لفظ کا اطلاق بھی درست ہو تا۔ مگر میرے علم کے مطابق وہ اماموں کو نبی اور رسول نہیں مانتے لہٰذا وہ ان معنوں میں امام بھی نہیں ہیں۔ پھر نبی اور رسول کے مرتبہ کو کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ وہ نبی اور رسول کے مرتبہ سے بڑھ جائیں۔

عام مولائی تو یہ جانتے بھی نہیں ہیں کہ ان کے علما کا اماموں کے مقام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے۔ اگر عام مولائی آدمی سے پوچھا کہ کیا آپ امام حسن، امام حسین یا دیگر آئمہ کو حضرت محمدؐ، حضرت اسمٰعیل یا حضرت ابراہیم سے بلند مرتبہ مانتے ہیں تو وہ نفی میں جواب دیتے ہیں۔

قیامت سے پہلے کوئی مردہ زندہ نہیں ہو گا

اگر اماموں کی اتباع کرنا اور ان کی تعلیم کو نافذ کرنا تمام انسانوں پر واجب ہے تو پھر قرآن و حدیث میں اس کا حکم کیوں نہیں آیا اور ایمان کی شرائط میں ان پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں ہے۔ صرف اللہ، فرشتوں، رسولوں، کتابوں اور قیامت پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ مگر بقول مولائی علماء جن کا مرتبہ و مقام انبیاء و رسل و مقرب فرشتوں سے بڑھ کر ہے ان پر ایمان لانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی۔

2- عقیدہ نمبر2 کا جواب بھی اوپر کی سطور میں آگیا ہے۔

3- حضرت محمدؐ کی رسالت کا ذکر تو سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ جس پر کوئی اختلاف نہیں ہے لہٰذا حوالے طوالت کا باعث ہوں گے۔ مگر علی کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

امامت کا ذکر کس کتاب میں ہے اور کون کون سے انبیاء و رسل ان کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ مولائی علماء نے ان کا حوالہ دینا کیوں گوارا نہیں کیا۔

4- عقیدۂ اطاعت علی پر قرآن و حدیث کے ناقابلِ اختلاف حوالوں کی ضرورت ہے۔ یعنی والہ محکم آیات پر مبنی ہو نہ کہ متشابہ آیات پر۔

5- قائم آل محمد امام مہدی کو کہا جاتا ہے جن کی آمد کی پیش گوئیاں کتب حدیث میں موجود ہیں۔ مولائیوں کے اماموں کے اقوال کو بھی علماء نے جمع کر رکھا ہے انہیں بھی مولائی حضرات حدیث ہی کہتے ہیں۔ ان میں بھی قائم آلِ محمد کے بارے میں پیش گوئیاں موجود ہیں۔ مولائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی یعنی بارہویں امام حضرت امام حسن عسکری کے ہاں پیدا ہوئے اور پیدائش کے ساتھ ہی غائب ہو گئے جبکہ سنّیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ پیدا ہوں گے اور 25 سال کی عمر میں اپنے مہدی ہونے کا اعلان کریں گے۔

البتہ مولائی عقیدے کے مطابق جب وہ ظاہر ہوں گے تو سب سے پہلے حضرت محمد رسولِ اللہ ان کی بیعت کریں گے اور پھر حضرت علی ان کی بیعت کریں گے۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ اور حضرت علی بھی زندہ ہو جائیں گے۔ علماء نے امام مہدی کی غیبت کے عقیدے پر اور ان کی آمد کے متعلقات پر مستقل باب مخصوص کئے ہیں البتہ ہم ان سطور میں صرف اتنا ہی عرض کریں گے کہ قیامت سے پہلے کوئی مردہ زندہ نہیں ہو گا۔ یہ کسی اور قوم کا یا کسی مسلمان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لرتے کا عقیدہ بھی نہیں ہے نہ یہ بات عقل سلیم تسلیم کرتی ہے نہ ہی علوم دین اس کی تائید کرتے ہیں۔ میں نے اس موضوع پر ایک مدلل کتاب پڑھی ہے۔ قائم آل محمد کی پیدائش ہی ثابت نہیں ہو سکی۔ ایک روایت ہے کہ امام حسن عسکری کی پھوپھی نے آپ کی بیوی کے پیٹ کا معائنہ کیا اور کہا کہ حمل کے آثار ہی موجود نہیں ہیں جبکہ بقول امام اسی رات بچے کی پیدائش متوقع تھی۔

8- عقیدہ نمبر6 میں پھر زندہ کرنے کی بات ہے۔ جواب اوپر کی سطور میں آچکا ہے۔ اب صرف اس بات پر افسوس کرتا ہوں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ کو مولائی ابھی تک مجرم سمجھتے ہیں جبکہ قرآن نے ان کی بریت کا اعلان کیا تھا۔ جہاں تک حد جاری کرنے کا سوال ہے تو عرض ہے کہ یہ واقعہ رسول اللہ کی موجودگی کا ہے۔ اگر بفرض محال حضرت عائشہ مجرم ہوتیں تو آپؐ خود حد جاری فرماتے۔ امام مہدی پر موقوف کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ واضح رہے کہ مولائیوں کے نزدیک حضرت عائشہ پر حد جاری کرنا کسی ایک جرم کی وجہ سے نہیں بلکہ جرائم کی فہرست طویل ہے ملاحظہ فرمایئے۔ علامہ باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب جلد دوم صفحہ 901 کا حوالہ۔ "ابن بابویہ اور برقی نے بسند (معتبر) حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد جاری کریں گے اور جناب فاطمہ کا انتقام لیں گے راوی نے پوچھا آپ پر فدا ہوں۔ ان پر کس سبب سے حد جاری کریں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گے۔ امام نے فرمایا کہ مادر ابراہیم پر جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرتؐ نے ان پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور قائم آل محمد تک ملتوی کیا۔ حضرت نے فرمایا اس لئے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم منتظر کو انتقام لینے کے لئے بھیجے گا۔"

قارئین محترم! غور فرمایا آپ نے کہ اکابرین فرقہ مولائی اپنے اماموں پر کیسے کیسے جہل کا الزام لگاتے ہیں۔ اس سے دو نتیجے ضرور نکلتے ہیں اول یہ کہ یہ منافقین کا ٹولہ تھا جو باب شہر علم اور ان کی پاکیزہ اور ہر دلعزیز اولاد کو بدنام کرنا چاہتا تھا۔ دوم یہ کہ وہ خود اتنے بے وقوف تھے کہ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ میری رائے میں پہلا نتیجہ ہی زیادہ درست ہے۔

حضرت امام باقر کے مبینہ جواب کے باوجود سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ سب لوگوں پر رحمت کا تقاضا تو یہ ہے کہ کوئی مجرم سزا سے نہ بچ سکے۔ معلوم یہی ہے ایک مجرم کے بچ جانے سے کتنے دوسرے لوگ جرم کرنے کے لئے شیر ہو جاتے ہیں۔ پھر کون سی معقول دلیل سے ثابت ہے کہ امام مہدی کے آنے کا مقصد کچھ مجرموں کو زندہ کر کے انتقام لینا ہے۔

7- اللہ تعالیٰ نے کیا کیا پیدا کیا اور کب پیدا کیا اس کے بارے میں دینی علوم رکھنے والے جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ خدا اپنی مخلوق کو پیدا کرنے اور اپنی کائنات کا انتظام چلانے کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے سے انسان مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ تو دینی علوم میں ملتا جاتا ہے کہ خدا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انسانوں کی راہنمائی کے لئے نبی بھیجتا ہے جن پر بذریعہ وحی کتب نازل کرتا ہے جس پر عمل کر کے انسانی معاشرہ انسانیت کی حدود میں رہتا ہے اور انسان باہمی تعلقات کو سمجھ لیتے ہیں۔ مگر یہ تو کسی قاعدے سے ثابت نہیں کہ کوئی فانی انسان اس کی ابدی سلطنت میں اس کا ہاتھ بٹانے پر مامور ہو۔

جہاں تک حلال و حرام کا مسئلہ ہے خدا اور صرف خدا ہی اپنے رسولوں کے ذریعے چیزوں کو حلال یا حرام کا حکم دیتا ہے۔ پیغمبر بھی اپنے ہوائے نفس سے کسی چیز کو حلال یا حرام قرار نہیں دیتا۔ اس لئے پیغمبر کا کیا ہوا اللہ کا کیا ہوا ہے۔ پیغمبر کے سوا کوئی شخص احکام شریعت میں سرمو تبدیلی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا یہ جو لکھا ہے کہ محمدؐ، علی اور فاطمہ جس چیز کی چاہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام قرار دیتے ہیں، غلط ہے۔

عقیدہ مذکورہ عصمت کے بارہ میں ہے۔ خدا پاک ہے اس تعریف سے جو انسان اس کی کرتے ہیں۔ عصمت کا مقام تو پیغمبر کے لئے ہے کیونکہ وہ انسانوں میں سے منتخب ہوتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدم و نوحًا و آلِ اِبْرَاھِیمَ وَ آلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کے گھر کو اور عمران کے گھر کو تمام جہانوں سے۔ اور دوسرے انسانوں کو عصمت اور پاکیزگی سکھاتا ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وَالْحِكْمَةَ ترجمہ: وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں کا پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقلمندی۔ لہذا ثابت ہوا کہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے۔ دوسروں کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ جتنا زیادہ تقویٰ اختیار کریں گے اتنا ہی عصمت کے درجہ پر ہوں گے۔ یعنی باقی انسانوں کی عصمت درجہ بدرجہ ہے حتیٰ کہ معصومیت کی بجائے معصیت کا مقام آجاتا ہے۔ عصمت کبریٰ فقط پیغمبروں کے لئے ہے۔ ہم آل رسول کو عصمت کے بلند درجہ پر مانتے ہیں مگر مولائی عقیدہ کی طرح نبیوں اور رسولوں سے مقابلہ نہیں کرتے۔

9- اماموں کی نشانیاں جو اس عقیدہ میں بیان ہوئی ہیں۔ یہ صفات تو پیغمبروں میں بھی نہیں ہوتیں۔ پیغمبروں کی صفات قرآن میں لکھی ہیں۔ پیغمبر کی ذات عوام الناس کے سامنے ہوتی ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ رسول بھی ہم جیسے انسانوں میں سے منتخب ہوتا ہے اور وہ خود بھی کہتا ہے انما انا بشر مثلکم کہ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ قارئین کرام باقی باتوں پر آپ خود ہی غور فرمالیں۔ یہ مشاہدے کی بات ہے الہامی کتابوں اور حدیثوں کو ان باتوں کا علم دینے کی ضرورت ہی نہیں۔

البتہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ایک بار نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو غسل جنابت یاد آیا آپ لوگوں کو چھوڑ کر غسل کے لئے چلے گئے۔ غسل کر کے واپس آئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اگر پیغمبر کو غسل جنابت کی ضرورت ہے تو امام کو کیوں نہیں؟

قارئین! لفظ امام ہم استعمال کرتے رہیں گے۔ آپ یاد رکھئے گا کہ ہم اس کو راہنما کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں یا اس لئے کہ آپ کو سمجھ آجائے کہ ہم آل رسول کے ان پاکیزہ نفوس کا ذکر کر رہے ہیں جن کو مولائیوں نے انسانوں میں نہیں رہنے دیا۔

10- شرک صرف اللہ کا شریک ٹھہرانے کو کہتے ہیں۔ صحابہ یا ولی کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانے سے آدمی گناہگار نہیں ہوتا۔ کیونکہ انسانوں کی صفات ایک دوسرے جیسی ہو سکتی ہیں۔ خدا کی صفات جیسی صفات کسی دوسرے میں ماننا ضرور شرک ہے۔ اس لئے مولائی کو میرا مشورہ ہے کہ حضرت علی یا کسی دوسرے بزرگ میں ایسی صفات کا عقیدہ نہ رکھیں بلکہ توبہ کرلیں۔

اماموں کے ماں کی ران سے پیدا ہونے کی بھی ایک ہی کہی۔ اصل میں روایات من گھڑت ہیں ورنہ اماموں کی تعلیم ایسی نہیں ہوتی بحار انوار کی ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب امام مہدی کی پیدائش کا وقت آیا تو امام حسن عسکری کی پھوپھی نے پوچھا بیٹا آج کس بیوی سے بچہ پیدا ہوگا تو امام نے جواب دیا نرجس خاتون سے۔ پھوپھی صاحبہ نے نرجس خاتون کا پیٹ چیک کیا اور پھوپھی نے آکر کہا کہ میں نرجس میں حمل کے آثار نہیں دیکھتی۔ امام نے فرمایا کہ پھوپھی جان ہم اولیاء و اصفیا کے حمل پیٹ میں نہیں بلکہ پسلیوں میں ہوتے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں اور پیدائش عام رستے سے نہیں بلکہ ران سے ہوتی ہے۔ (یہ روایت جلاء العیون کے صفحہ نمبر 474 پر ملاحظہ فرمائیں، اردو ترجمہ کوثر بھیروی)

محترم قارئین کرام! ہے نا عجیب بات۔ وہ پھوپھی جس نے تین اماموں کا زمانہ دیکھا ہو اور خود بھی عورت ہو اسے اس بات کا علم نہیں وہ پھر بھی یہی سمجھتی ہے کہ اولیاء و اصفیاء کا حمل بھی پیٹ میں ہی ہوتا ہے۔

میں اپنے سنی قارئین سے عرض کرتا ہوں کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ اصل میں جو کچھ مولائی کتب میں اماموں سے منسوب کیا گیا ہے وہ اقوال آئمہ میں ہی نہیں ہم جانتے اور مانتے ہیں کہ وہ گیارہ نفوس علم کی صاف ستھری مسند پر متمکن تھے۔ وہ قرآن، حدیث اور فطرت کے عالم تھے۔ علم و عقل اور قرآن و حدیث کے معیار سے گری ہوئی باتیں ان کی نہیں بلکہ لوگوں نے مطلب برآری کے لیئے ان سے منسوب کی ہیں۔ جو ان پاک نفوس کے ساتھ زیادتی ہے اور اپنے آپ کے ساتھ ظلم ہے۔

میرا نظریہ ہے کہ اگر ان ہستیوں کے بارے میں ایسی باتیں نہ پھیلائی جاتیں تو ان سے استفادہ کے لئے سبھی پہنچتے۔

مندرجہ ذیل حوالوں سے ان کا اور راویوں کا موازنہ کیجئے۔

ہم جھوٹ بھولنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہتے

آئمہ طاہرین کو بھی ان کی کارستانیوں کا علم تھا۔ اس لئے مخلص نام لیواؤں کو ان لوگوں کی سیاہ کاریوں و کارگزاریوں سے آگاہ فرماتے رہتے تھے۔ امام جعفر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صادق فرماتے ہیں: اِنَّ اہلَ الْبَیتِ صِدیقونَ لا نخلوا من کذب یکذب علینا یسقط صدقنا بکذب عندالناس۔ ترجمہ: ہم سچا خانوادہ ہیں لیکن ہم جھوٹ بولنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہتے جو اپنے جھوٹ سے ہمارے سچ کو بھی لوگوں کو نظروں سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (رجال کشی صفحہ نمبر 197/170 اسی کتاب کے صفحہ نمبر 195 پر جناب امام رضا علیہ السلام سے ان کذابوں میں سے بعض کا تفصیلاً تذکرہ بھی موجود ہے کہ بنان امام زین العابدین پر جھوٹ بولتا تھا اور ابو الخطاب امام جعفر صادق پر محمد بن بشیر امام موسیٰ کاظم پر اور محمد بن فرات مجھ پر افترا پردازی کرتا ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں خدا مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے جو میرے والد پر جھوٹ بولتا تھا۔

جو حدیثیں ہماری طرف منسوب ہوں ان میں سے صرف ان کو قبول کرو جو قرآن و سنت کے موافق ہوں یا جن کی تائید میں ہماری سابقہ حدیثوں میں سے کوئی شاہد پاؤ کیونکہ مغیرہ بن سعید خدا اس پر لعنت کرے میرے والد امام محمد باقر نے اصحاب کی کتب حدیث میں کئی جعلی حدیثیں داخل کر دی ہیں جو کبھی میرے والد نے بیان نہیں فرمائی تھیں۔ خدا سے ڈرو ہمارے متعلق کوئی ایسی بات قبول نہ کرو جو قول خدا اور سنت پیغمبر کے خلاف ہو کیونکہ جب ہم کچھ بیان کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ خدا اور رسول نے یوں فرمایا ہے۔ یعنی اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی غیر معصوم کا قول نقل کرتے ہیں۔ ان حقائق کی موجودگی میں ہر وہ روایت جو ان ذاتِ مقدسہ کی طرف منسوب ہو کیونکہ آنکھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بذکر کے قبول کیا جا سکتا ہے۔ (رجال کشی بحوالہ اصول شریعت فی عقائد المولائی
از شیخ محمد حسین مجتہد العصر)

ان حوالوں کی رو سے ہمارا قائم کیا ہوا نظریہ درست نکلا۔ مگر ڈرتا ہوں کہ
عوام الناس کی نظر میں تمام اقوالِ آئمہ مشکوک ہو گئے ہوں گے۔ انہیں کیسے پتہ
چلے گا کہ کون سی روایت درست ہے اور کون سی غلط۔ اس لئے میں بھی ایسے
جھوٹوں پر لعنت کرنے پر مجبور ہوں۔

ایک اور شاہکار روایت دیکھئے، افترا پردازوں نے کیا گل کھلائے ہیں
حضرت علی کی امامت منوانے کے لئے قرآن کا سہارا نہیں لیا بلکہ روایت گھڑی
ہے جو حضرت رسول کریم کی طرف منسوب ہے۔

مولائی کی ایک مشہور کتاب آثار حیدری کے صفحہ نمبر556 درج ہے۔ کہ
تم کو غدیر خم کا واقعہ کافی نہیں ہے جبکہ میں نے علی کو اپنا جانشین کیا۔ تم نے
دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے تھے اور فرشتہ ان میں سے سر نکال کر
جھانک رہے تھے اور تم کو پکار رہے تھے کہ یہ ولی خدا ہے اس کی متابعت کرو
ورنہ تم پر عذاب خدا نازل ہو گا۔ اس سے ڈرو۔ کیا تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ
تم نے دیکھا کہ علی چلتا تھا اور پہاڑ سامنے سے ہٹ جاتے تھے تاکہ موڑ کھانے کی
ضرورت نہ پڑے۔ جب وہ گزر گیا تو پہاڑ پھر اپنی جگہ پر آ گئے۔ بعد ازاں علی نے
دعا کی اے خدا ان لوگوں کو پھر اپنی نشانیاں دکھا کہ یہ امر تیرے نزدیک سہل ہے
تاکہ تیری حجت ان پر زیادہ تاکید کر دے۔ الغرض جب وہ لوگ اپنے گھروں کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا۔ زمین نے ان کے پاؤں پکڑ لئے اور ان کو اندر جانے سے روک دیا اور آواز دی ہمارے اندر قدم نہ رکھنا۔ تم پر حرام ہے :ب تک ولایت علی ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ تب انہوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ یہ کہہ کر گھروں میں داخل ہوئے۔ پھر اندر جا کر دوسرے کپڑے بدلنے کے لئے اپنے لباس اتارنے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری ہو گئے اور وہ ان کو نہ اتار سکے اور کپڑوں نے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا اتارنا آسان نہ ہو گا جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ تب انہوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر رات کا لباس پہننے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہو گئے اور ان کو آواز دی تم پر ہمارا پہننا حرام ہے جب تک ولایت ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ اس وقت انہوں نے اقرار کر لیا۔ پھر کھانا کھانے لگے تو لقمہ ان کے لئے بھاری ہو گیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جا کر پتھر ہو گئے اور ان کو آواز دی تم پر ہمارا کھانا حرام ہے جب تک ولایت ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ تب انہوں نے ولایت ابن ابی طالب کا اقرار کیا۔ بعد ازاں وہ پیشاب و پاخانے کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفیعہ ان کو معتذر ہوا اور ان کے پیٹھوں اور آلات تناسل نے آواز دی ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جب تک کہ ولایت علی ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ اس وقت انہوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا۔

اے گروہ علمائے مولائی! کیا آپ نے کبھی اس روایت پر غور کیا ہے؟ اگر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں کیا تو کیوں؟ کیا رسولوں کی رسالت، نبیوں کی نبوت اور ولیوں کی ولایت خدا لوگوں سے اس طرح منواتا ہے مذکورہ بھاری چیزوں میں سے جب پہلی ہی بھاری چیز کی وجہ سے لوگوں نے حضرت علی کی ولایت کا اقرار کر لیا تھا تو دوسری بھاری چیزیں لوگوں پر ڈالنے کی کیا ضرورت تھی اللہ نے عورتوں اور مردوں کے آلات تناسل سے بھی حضرت علی کی ولایت کا اقرار کروایا۔ "شرم تم کو مگر نہیں آتی"

ایک اور روایت پر غور فرمائیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں:

میں تمہاری پیدائش کے وقت سے تم پر حجت خدا ہوں، میں جزا کے روز کا گواہ ہوں، میں وہ ہوں جو علم متلیا، بلایا، قضلیا، فصل الخطاب اور انصلب کا عالم ہوں۔ میں نے انبیاء کی آیات کو یاد کیا ہوا ہے۔ میں ع ص م کا مالک ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے بادل، رعد، بجلی، تاریکی اور روشنیاں، ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند تابع کر دیئے گئے ہیں۔ میں وہ ہوں جس نے عاد و ثمود، اصحاب الرس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا ہے۔ میں وہ ہوں جس نے بڑے بڑے جابروں کو ذلیل کیا ہے۔ میں صاحب مدین ہوں۔ میں فلق امت ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے ہر چیز کو ایک ایک کر کے گن لیا ہے۔ اللہ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے ودیعت کیا گیا ہے اور اس راز کے ذریعے جس سے اللہ نے محمد کو آگاہ اس راز سے نبی نے مجھ کو آگاہ کیا۔ میں وہ ہوں جسے میرے رب نے اپنا نام حکم، علم اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قسم عطا کیا۔ اے لوگو! جو کچھ چاہو میرے مرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو۔ اے اللہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور میں ان پر تری مدد چاہتا ہوں۔ نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ۔ (بصائر الدرجات از محمد شریف رسولوی صفحہ نمبر23)

از باقر علیہ السلام روایت نمود کہ آنحضرت فرمود چون قائم ما اہلبیت ظہور می کند این آیہ را تلاوت فی فرمائید۔ در وقتی کہ از شما فرار نمودم پس پروردگار من نبوت و پیغمبری عطا فرمود۔ پس از ہلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم و وقتی کہ خدا تعالیٰ من اذن داد و کار مرا اصلاح نمود۔ ظہور کرد و نزد شما آمدم۔ ترجمہ: امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم اہل بیت ظہور کرے گا تو یہ آیت تلاوت کرے گا کہ جب میں تم لوگوں سے فرار ہوا تو میرے پروردگار نے مجھے نبوت اور پیغمبری عطا فرمائی۔ میں اپنے نفس کی ہلاکت سے ڈرا اور بھاگ گیا۔ اس وقت کہ جب خدا تعالیٰ نے مجھے اجازت دی اور میرے کام کو سنوارا۔ میں نے ظہور کیا اور آپ کے پاس آیا۔

(بحار انوار جلد نمبر13 فارسی طبع ایران صفحہ نمبر644)

طائفہ سیم عرابیہ گویند و ایشاں گویند خدا جبرئیل را بطلی فرستاد او بخلط محمد رفت از آن کہ محمد بطلی عرتاب کہ بغراب ماند۔ چہار مرد را

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شریفیہ ایشاں گویند خدا در نبی و علی و فاطمہ و حسن و حسین فرود آمد و علی الست۔

(تذکرۃ الآئمہ با معصومین علیہ السلام از محمد باقر مجلسی صفحہ نمبر43)

روایت نمبر1 کے مطالعہ سے میں تو کچھ نتیجہ نہیں نکال سکا۔ شروع میں خدائی دعویٰ ہے اور آخر میں حضرت علیؓ اپنے بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اپنے پیغمبروں کو تعلیم خدا دیتا ہے ان کی آزمائش بھی وہی کرتا ہے اور منکرین سے نجات بھی وہی دیتا ہے۔ نافرمان قوموں کو ہلاک بھی کرتا ہے۔ پھر علی کیوں دعویٰ کریں گے کہ یہ سب کچھ میں نے کیا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ روایت جعلی ہے۔ اگر مولائیوں کا اصرار ہے کہ یہ روایت صحیح ہے تو پھر اس کی معقول سی تفہیم کر کے ہمیں بھی بتائیں اور ان پر اپنا ٹھوس عقیدہ بتائیں یعنی حضرت علی کیا ہیں، امام یا خدا؟

روایت نمبر2 میں امام مہدی کو نبوت اور پیغمبری عطا کئے جانے کی بشارت ہے۔ پھر ختم نبوت کا عقیدہ کیا ہوا۔ حضرت آپ کے قول و فعل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ اپنے ایمان کی خبر لیجئے۔

زبان سے تو آپ عقیدہ ختم نبوت کے قائل معلوم ہوتے ہیں اور دل میں آئندہ نبیوں کے آنے کی خبریں بھی درج کرتے ہیں۔ نیز قائم منتظر کے منتظر بھی ہیں۔ جسے آپ نبی اور پیغمبر سمجھتے ہیں۔

امت کو تو ہم کسی طرح سے مان بھی جاتے مگر آپ کو اماموں کو خدا، نبی اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

، ہل مانتے ہیں۔ غور کرو اے آنکھ والو!

روایت نمبر3 میں کیا حضرت محمدؐ کی رسالت کا سیدھا سیدھا انکار نہیں تو کیا

ہ... اصل میں تو آپ یہی کہنا چاہتے ہیں کہ ہم علی کو ہی رسول مانتے ہیں کیونکہ
ا پل محمد کے پاس تو غلطی سے چلا گیا تھا اور اگر جبریل غلطی کرتے تو کیا ہم بھی کر
اں۔ مگر جناب قرآن میں تو لکھا ہے کہ فرشتے غلطی نہیں کرتے۔ مگر کیا کیا جائے
اں قرآن کا آپ کے نزدیک کیا اعتبار جو غلطی سے محمد پر اتارا جاتا رہا۔ اب کیا
علام جبریل کو کہا کہاں غلطی لگی ہو۔

اے گروہ علمائے مولائی! ہم اہل سنت والجماعت پنجتن کو رسول اور علی کو
صلی رسول مانتے ہیں اور مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر کا بھی یہی عقیدہ ہے
دائے مولائی حضرات کے۔ خدا آپ پر رحم کرے۔ آپ تمام مسلمانوں کے
فلس عقائد رکھتے ہیں۔ اپنی عاقبت کی بھی فکر کیجئے اور اپنی جماعت کو بھی گمراہی
ے بچایئے ان کی بد عقیدگی کے ذمہ دار بھی آپ علما ہی ہیں۔ آپ نے کتابوں
ں جو کچھ لکھا ہے عوام سمجھتے ہیں کہ آپ نے پوری دیانتداری سے لکھا ہے۔
میرا خیال ہے آپ میری بات سمجھ رہے ہوں گے۔ پھر بھی صاف لکھے دیتا ہوں
کہ آپ حضرت علی کو جو اپنے بندہ ہونے کے اقراری ہیں، لوگوں سے انہیں
معبود منوا رہے ہیں۔

مضمون کے آخر میں علمائے مولائی سے التجا کرتا ہوں کہ آئمہ حضرات کو
لوگوں کی نظروں میں رسوا نہ کریں۔ جو کچھ آپ ان کے متعلق مشہور کر رہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں وہ ہرگز ایسے نہ تھے۔ ہماری نظر میں وہ تمام نیک اور شریف النفس مومن اور اپنے معبود کے مخلص بندے تھے۔ انہوں نے یقیناً خدا اور رسول سے بغاوت نہیں کی اور عوام الناس کو قرآن و حدیث کے خلاف تعلیم نہ دی ہو گی۔ اگر آپ مولائی حضرات واقعی ان کو اپنا امام مانتے ہیں تو انہیں قرآن و حدیث کا عامل سمجھ کر ان کے پیچھے پیچھے ہو لیں جو کچھ قرآن کہتا ہے وہ ان کا اور اپنا عقیدہ مانیں۔

آمین ثم آمین!

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موجودہ قرآن اور مولائی علماء کا عقیدہ

دنیا کے اہل مذہب میں مجھے جو سب سے زیادہ تکلیف دہ عقیدہ نظر آیا وہ تحریف قرآن کا عقیدہ ہے۔ یعنی اس گروہ میں یہ عقیدہ بڑے شد و مد سے پایا جاتا ہے کہ موجودہ قرآن اپنی اصلی حالت میں نہیں بلکہ اس میں رد و بدل ہو چکا ہے۔

دنیا میں موجود چار الہامی کتابیں ہیں ان کے نام تورات، انجیل، زبور اور قرآن ہیں۔ زبور کے سوا باقی تین کتابوں کے ماننے والے کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ تورات کے ماننے والوں کو یہود یا بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ انجیل کے ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں اور قرآن کے ماننے والے مسلمان ہیں۔

قرآن نے اپنے نزول کے زمانے میں تورات اور انجیل کی تصدیق فرمائی تھی۔ اس وقت تک وہ کتابیں بھی غیر محرف تھیں۔ قرآن فرماتا ہے۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ط

(۳۔ ۳) تم پر کتاب اتاری سچی جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو ان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لوگوں کے پاس موجود ہیں اور اتاری گئی اس سے پہلے تورات اور انجیل جو لوگوں کے لئے ہدایت تھیں اور فرقان اتارا۔

اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ مسیحی تورات کو محرف نہیں کہتے۔ یہودی بھی اپنی کتاب تورات کو محرف نہیں کہتے اور نہ کسی کو کہنے دیتے ہیں۔ مسیحی انجیل کو محرف نہیں مانتے اور نہ کسی دوسرے کو یہ کہنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں کا مؤقف یہ ہے کہ نزول قرآن کے وقت تورات اور انجیل از روئے قرآن غیر محرف تھیں۔ کیونکہ قرآن نے ان کی تصدیق کی تھی۔ نزول قرآن کے بعد جب کاغذ سازی کی حالت بہتر ہوتی گئی اور ریکارڈ رکھنے کا نظام اچھا ہو گیا نیز تورات و انجیل پوری دنیا میں پھیل چکی تھیں تو تحریف کیسے ممکن ہو گئی۔ کتابیں کسی ایک دو جگہوں پر تو نہیں تھیں کہ اکٹھی کر کے جلا دی جاتیں اور رد و بدل والی کتاب سامنے آ جاتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر کتاب کا مومن اپنی کتاب پر جان دینے کے لئے تیار رہتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ خود اس کی آیات کو تبدیل کرتا پھرے یا دانستہ کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دے

البتہ مسلمان قوم موجودہ تورات و انجیل کو محرف مانتی ہے مگر قرآن کے متعلق یہی عقیدہ رکھتی ہے کہ اس میں رد و بدل یا تحریف ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکی حفاظت کا ذمہ خود لے رکھا ہے۔ فرماتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ترجمہ: یعنی ہم نے اس ذکر کو (قرآن کو) نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

دنیا میں مولائی واحد گروہ ہے جو اپنی ہی کتاب کو محرف سمجھتا ہے۔ اور اور یہ بات کہتا ہے کہ قرآن محرف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مولائی علماء اس اس کو وہ قرآن سرے سے مانتے ہی نہیں جو محمد رسول اللہ پر نازل ہوا تھا۔ اگر کہتا تو پھر معمولی بات ہے۔ مختلف پیرائے میں جو کچھ زہر افشانی کرتے رہتے ہیں ملاحظہ فرمایئے:

ا موجودہ قرآن میں سے بے شمار آیات اور سورتیں نکال دی گئی ہیں۔

ا الفاظ اور حروف بدل دیئے گئے ہیں۔

ا. قابل نفرت اور خلاف فصاحت و بلاغت عبارتیں داخل کر دی گئی ہیں اور اس کی ترتیب خبط، بے ربط بنا دی گئی ہے اور یہ قرآن بجائے دین کے بے دینی کی تعلیم دیتا ہے۔

ا اس میں کفر کے ستون قائم کر دیئے گئے ہیں۔

ا اس میں رسول اللہؐ کی سخت توہین کی گئی ہے۔ لہٰذا یہ قرآن قابل اعتبار نہیں۔

6- مولائی کتب میں قرآن کی تحریف کے سلسلے میں جو روایات بیان کی گئی ہیں ان کے متعلق اکابر علمائے مولائی کا اقرار ہے کہ یہ روایات تحریف قرآن مذہب مولائی میں موجود ہیں۔ جن پر مذہب مولائی کا دارومدار ہے۔ یہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

روایات کثیر التعداد ہیں۔ دو ہزار سے زائد ہیں اور تعداد میں امامت سے متعلقہ روایات سے کم نہیں۔ یہ روایات تحریف قرآن پر ایسی صاف اور صریح دلالت کرتی ہیں کہ اس میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔

قرآن میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں

7- یہ روایات صحیح، مستفیض اور متواتر ہیں۔ ان روایات تحریف کے مطابق مولائی عقیدہ بھی یہی ہے کہ قرآن محرف ہے۔

8- تحریف قرآن کا عقیدہ ضروریات مذہب سے ہے اور ضروریات دین کا انکار بھی کفر ہے۔

9- مولائی حضرات کا یہ اقرار بھی ہے کہ تحریف قرآن کا عقیدہ جس طرح مطابق نقل ہے اسی طرح مطابق عقل بھی ہے۔

10- تحریف اور تغیر و تبدل واقع ہونے میں قرآن تورات و انجیل ہی کی طرح ہے۔

11- منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقے پر چلے جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا۔

12- وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام محمدؐ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

13- اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط کر دیا گیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۰ یہ روایات صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قرآن میں عبارت، الفاظ اور اعراب کے لحاظ سے تحریف ہوئی ہے۔

۱۱ ان روایات کے صحیح ہونے اور ان کی تصدیق کرنے پر ہمارے متقدمین علماء کا اتفاق ہے۔

۱۲ یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمدؐ پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر و تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔

۱۳ قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور رد و بدل کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا تقیۃ لَہٗ یعنی جو شخص جھوٹ نہ بولے وہ مذہب مولائی سے خارج ہے۔

۱۴ قرآن میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں۔

۱۵ موجودہ قرآن میں خلاف فصاحت اور قابلِ نفرت الفاظ موجود ہیں۔

۱۶ موجودہ قرآن کو اولیاء دین کے دشمنوں نے جمع کیا۔

۱۷ موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

۱۸ حضرت علی کا نام کئی مقامات سے نکال دیا گیا ہے۔ (بلکہ یوں کہنا چاہئے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھا کہ سب مقامات سے نکال دیا گیا ہے کیونکہ حضرت علی کا نام اب قرآن میں کہیں بھی نہیں ہے)

اب ان کتابوں کے نام ملاحظہ فرمایئے جن میں سے یہ حوالے یا اقتباس لئے گئے ہیں۔ تلخیص متفقہ فتویٰ تاریخی فیصلہ صفحہ 38:

1- فصل الخطاب صفحہ نمبر70 بحوالہ بینات صفحہ نمبر62

2- اصول کافی صفحہ نمبر671 بحوالہ بینات صفحہ نمبر56

3- صافی شرح اصول کافی جز ششم صفحہ نمبر75 بحوالہ بینات صفحہ نمبر56، 65

4- دیباچہ تفسیر مانی بحوالہ حسن الفتاویٰ جلد نمبر1 صفحہ نمبر75

5- احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران صفحہ نمبر128 بحوالہ ایضاً صفحہ نمبر75

6- احتجاج طبرسی صفحہ نمبر25 بحوالہ ایضاً صفحہ نمبر81

7- احتجاج طبرسی صفحہ نمبر30 بحوالہ ایضاً

8- فصل الخطاب صفحہ نمبر30 بحوالہ ایضاً

9- دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ ایضاً صفحہ نمبر75

اب نمونے کے طور پر چند روایتیں نقل کی جاتی ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولائی عقیدے پر ابہام باقی نہ رہے۔

تفسیر مراۃ الانوار صفحہ نمبر19 پر درج ہے:

واعلم ان الحدیث بغیر المحصورۃ تدل علٰی ھٰذہ الامور المذکورۃ بل اکثرھا مما ھو مجمع علیہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عند علمائنا الامامین و قد نص علی حقیقتها بل کون جلها من ضروریات هذا المذهب۔

ترجمہ: خوب جان لو کہ لا تعداد حدیثیں امور مذکور پر دلالت کرتی ہیں۔ بلکہ اکثر ان میں وہ ہیں جن پر مولائی امامیہ کا اجماع ہے اور ان کے حق ہونے نص کی گئی ہے بلکہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تحریف قرآن کا نظریہ ضروریات دین سے ہے۔ انوار نعمانیہ صفحہ 484 پر لکھا ہے:

2۔ انوار نعمانیہ صفحہ نمبر484 پر لکھا ہے:

الوارد فی هٰذا الکتٰب والسنة المتواترة بحیث صادر من الضروریات الدینیه یکفر منکرها اجماعاو وفاقا۔

ترجمہ: اس کتاب یعنی انوار نعمانیہ میں اور سنت متواترہ میں ان روایات کا وارد ہونا اس حیثیت سے ہے کہ یہ مسئلہ ضروریات دین سے جس کا منکر کافر ہے اور اجماعی اتفاق ہے۔

3۔ فصل الخطاب صفحہ نمبر339 کی یہ روایت ملاحظہ ہو:

لا یخفی ان هٰذا الخبر و کثیرا من الاخبار الصحیحة فی نقص القرآن و تغیره و عندی ان الاخبار فی هٰذا الباب متواترة معنی و طرح

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جمیعها یوجب رفع الاعتماد عن الاخبار راسا بل ظنی ان الاخبار فی هٰذا الباب لا تقصر عن الاخبار الامامة فکیف یثبتونها بالخبر

ترجمہ: یہ امر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ حدیث اور کثیر تعداد میں مولائی احادیث جو صحیح ہیں اور تحریف قرآن پر صریح دلالت کرتی ہیں کہ قرآن میں کمی ہوئی اس میں تغیر و تبدل ہوا اور میرے نزدیک تحریف قرآن کے بارے میں روایات متواترہ ہیں ان سب کو رد کر دینا واجب کرتا ہے کہ مولائی روایات سے اعتماد اٹھ جائے اور فنِ حدیث بے معنی ہو جائے بلکہ میرا ظن غالب یہ ہے کہ تحریف قرآن کی روایات امامت کی روایات سے کم نہیں۔

4۔ فصل الخطاب کے صفحہ نمبر73 پر یہ روایت درج ہے۔ ملاحظہ ہو:

ان کیفیت جمع القرآن و تالیفه مستلزمة عادة لوقوع التغییر والتحریف فیه و قد اشار الی ذالک العلامه المجلسی فی مراة العقول حیث قال والعقل یحکم بانه اذا کان القرآن متفرقامنتشرا عند الناس و تصدی غیر المعصوم لجمعه یمتنع عادة ان یکون کاملا موافقا للواقع۔

ترجمہ: قرآن کی تالیف اور جمع کرنے کی کیفیت سے عادتاً یہ لازم آتا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے کہ قرآن میں تغیر و تبدل واقع ہو۔ علامہ مجلسی نے اپنی کتاب مراۃ العقول میں اس تحریف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ عقل کا فیصلہ یہ ہے جب قرآن کریم لوگوں کے پاس متفرق اور بکھرا ہوا تھا اور غیر معصوم اس کے جمع کرنے کے در پے ہوئے تو یہ امر عادتاً محال ہے کہ قرآن کاملاً واقع کے مطابق جمع ہوا ہو۔

کتاب فصل الخطاب صفحہ نمبر 146 کا ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو: (مراۃ العقول صفحہ 171)

قد عرفت مشروما ان النقصان انما تطرق علی القرآن بسبب خلافة اهل الجور والعدوان ..... و بلوغ ماذکرناه و نقلناه من اول المقدمات الی ههنا ازید من حد تواتر کما لا یخفی علی منصف مع عدم معرفته عنوانا علی کثیر من کتب الاخبار و قد ادعی تواترها جماعة منهم المولوی محمد صالح فی شرح الکافی حیث قال فی شرح ماوردان القران الذی جاء به جبریل علی النبی صلی الله علیه و آله وسلم سبعة عشرة الف ایته و فی روایة سلیم ثمانیة عشرة آیته و اسقاط بعض

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

القرآن و تحريفه ثبت من طرقنا بالتواتر معنوى
كما يظهر لمن تامل فى كتاب الحديث من اولها
الى اخرها و منهم الفاضل قاضى القضاة على بن
عبدالعالى ما لفظه ان ايراد اكابر اصحابنا الاخبار
فى كتبهم المعتبرة التى ضمنوا صحة ما فيها
قاضى بصحتها فان لهم طرقا فى تصحيحها غير
جهة الرواة كالاجماع على مضمون المتن وليس
عندى تنصيص هؤلاء الفحول بصحته المتن
بادون من توثيق الرواة- و منهم الشيخ المحدث
الجليل الشيخ ابوالحسن الشريف فى مقدمات
تفسيره- و منهم العلامة المجلسى قال فى مراة
العقول فى باب انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة و
منهم السيد المحدث الجزائرى فى منبع الحيوة و
منهم المولوى محمد تقى المجلسى و منهم
الفاضل الميرزا علاو الدين كلستانى شارع النهج
..... و قال الفاضل المتبع المولوى الحاج محمد
الاردبيلى تلميذ العلامه المجلسى فى اول كتاب
جامع الرواة و بالجملة ببركة نسختى هذه يمكن

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان یصیر قریبا من اثنا عشر الف حدیثه او اکثر من الاخبار التی کانت بحسب المشهور بین العلماء

ترجمہ: آپ تفصیل سے معلوم کر چکے ہیں کہ اہل ظلم و جور کی خلافت کی وجہ سے قرآن میں نقصان اور تحریف نے راہ پائی جیساکہ میں نے نقل کیا ہے۔ تحریف قرآن کی روایات حد تواتر سے زائد ہیں ایک منصف مزاج آدمی پر خواہ وہ حدیث کی بہت سی کتابوں سے واقف نہ ہو یہ امر پوشیدہ نہیں اور تحریف قرآن کے راویوں کا متواتر ہونے کا مولائی محدثین کی ایک جماعت نے دعویٰ کیا ہے۔ ان میں مولوی محمد صالح جس نے شرح کافی میں بیان کیا ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین محمد مصطفیٰ پر لے کر آیا تھا وہ سترہ ہزار آیات کا تھا اور سلیم روایت میں ہے کہ 18 ہزار آیات کا ہے۔ قرآن کے بعض حصوں کا ساقط ہونا اور اس میں تحریف ہونا مولائی مذہب میں تواتر سے ثابت ہے۔ یہ حقیقت ہر اس شخص پر واضح ہو گی جو حدیث کی کتابوں کو اول سے آخر تک دیکھے۔ ان میں سے ایک فاضل قاضی القضاۃ علی بن عبدالعلی ہے۔ اس نے کہا ہے ہمارے اکابرین محدثین نے ان احادیث کو اپنی معتبر کتب میں درج ہے۔ جو کچھ ان کتابوں میں لکھا ہے اس کی صحت پر وہ محدثین ضامن ہوئے ہی۔ روایت پر جرح کرنے کے علاوہ بھی ان کے صحیح ہونے کے کئی طریقے ہیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جیساکہ اس مضمون کی تین کتب پر اجماع ہونا میرے نزدیک ان بڑے بڑے فضلا و مولائی کا روایات کی صحت کی نص کر دینا روایوں کی توثیق کرنے سے کم نہیں۔ پھر ان میں علامہ باقر مجلسی بھی ہے اس نے مراۃ العقول شرح اصول میں ایک باب باندھا ہے کہ پورا قرآن صرف آئمہ نے جمع کیا ہے۔ سید محدث الجزائری بھی ہے اس نے منبع حیات میں بیان کیا پھر ان میں محمد تقی مجلسی بھی ہے۔ پھر ان میں فاضل میرزا علاؤ الدین بھی ہے۔ شارح النہج ہے اور حاجی محمد اردبیلی جو علامہ مجلسی کا شاگرد ہے اس نے کتب جامع الرواۃ کی ابتدا میں کہا کہ حاصل کلام یہ ہے کہ میری کتاب اس نسخے کی برکت سے ممکن ہے۔ تحریف قرآن کی روایات 12 ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہوں۔ بمقابل ان روایات کے جو ہمارے علما کے نزدیک مشہور ہیں۔

(فصل الخطاب صفحہ نمبر238

قارئین کرام! تحریف کا تسلیم کرنا ایک ایسا ہتھیار ہے کہ جس کے آگے دلائل کی تلواریں بلکہ ایٹم بم بھی ناکارہ ہو جاتے ہیں اور اگر جھوٹ بولنے کا اجازت نامہ یعنی تقیہ بھی پاس ہو تو پھر راہ راست پر آنے کی تمام راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ یہاں یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ جن غلط عقائد کا ذکر ہم کر چکے ہیں یا آئندہ سطور میں کریں گے۔ ان کو مولائی علماء اپنی کتابوں میں تو تحریر کرتے ہیں مگر کسی جگہ زبان اقرار کرنا پڑے تو تقیہ کر لیتے ہیں یعنی سچ کو چھپانے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں اور جھوٹ کو بے شرمی اور ڈھٹائی سے بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے کثیر حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ مولائی قرآن مجید کو محرف مانتے ہیں۔ جب حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ مولائی قرآن مجید کو محرف مانتے ہیں۔ جب لوگ ہماری یہ کتاب پڑھیں گے تو مولائی دوستوں سے پوچھیں گے تو وہ صاف صاف انکار کر دیں گے کیونکہ تقیہ ان کے ایمان کا حصہ ہے۔

تحریف قرآن کا واضح ثبوت

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عام مولائی آدمی کا اس میں قصور نہیں بلکہ اکابرین نے سفلی جذبات مثلاً انا پرست تعصب، لالچ، حسد اور ضد وغیرہ سے مغلوب ہو کر لوگوں میں کچھ عقائد مشہور کئے جب لوگوں نے نص پوچھی تو لاجواب ہو گئے۔ اس ضرورت کے تحت انہوں نے "تحریف قرآن" اور "اصلی قرآن حضرت علی کے پاس" ہونے کا عقیدہ گھڑا۔

ہمارا مقصد عوام الناس کو ان کی غلطی سے آگاہ کرنا اور تحقیق کر کے قبلہ درست کروانا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مریض شفا پائے اور صحت یاب ہو۔ اگر کوئی مریض اپنی مرض پر پردہ ڈالے اور ڈاکٹر کے پاس بھی نہ جائے تو کیا وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ اگر وہ مر گیا تو کیا یہ خودکشی کے مترادف نہ ہو گا؟

اب لامحالہ پہلے یہ بات طے کرنا پڑے گی کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے یا نہیں۔ گذشتہ صفحات میں ہم یہ تو ثابت کر چکے ہیں کہ مولائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے۔ کسی اور بحث میں پڑنے سے پہلے ہم بیان کرنا چاہتے ہیں کہ مولائیوں نے تحریف ثابت کرنے کے لئے کن کن مقامات کی نشاندہی کی ہے۔

تحریف قرآن کا مدلل ثبوت

1- آیت و مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُولَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًاO (پارہ نمبر22 سورۃ احزاب آیت نمبر70) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ و من یطع اللّٰہ و رسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماO یعنی جس نے حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔ (اصول کافی صفحہ 262)

2- آیت فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا قَولاً غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزاً مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ (پارہ نمبر1 سورۃ بقرہ آیت نمبر51) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ فبدل الذین ظَلَمُوْا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّھُمْ قَوْلاً غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّھُمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یُفْسِقُوْنَO یعنی ظالموں کے کہنے کے باوجود آل محمد کے حق کو بدل دیا اور آل محمد کے حق میں ظلم کرنے کی وجہ سے نافرمانوں پر ہم نے آسمانی عذاب نازل کیا۔ (اصول کافی صفحہ نمبر267)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱ شیخ طوسی نے مجلس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبدالصمد سے روایت کی ہے حضرت صادق سے اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَ نُوحًا وَّ اٰلَ ابراهيمَ و اٰلَ عمران و اٰلَ مُحَمَّدٍ علَى الْعَالَمِيْنَ لیکن ال محمد کو قرآن سے نکال دیا۔

۹ قمی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی اِنَّ الَّذِين ظَلَمُوْا اٰل محمدٍ حَقَّهُمْ یعنی جن لوگوں نے آل محمد پر ظلم کیا اور ان کا حق غصب کیا ہے اور دوسری آیت اس طرح ہے يااَيُّهَا النَّاسُ قدجاءكُمُ الرسول بالحق من ربكُمْ فِيْ وَ لَايَةِ علىٍ فاٰمنُوا خيرالكم و ان تكفرو بولاية علىٍ یعنی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول حق وراستی کے ساتھ ولایت علی کے بارے میں آیا ہے تو اولایت علی پر ایمان لاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر ولایت علی سے خراختیار کرو گے تو خدا بے نیاز ہے۔ (حیات القلوب جلد سوم صفحہ 38)

۱۱ ابن ماہیار نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے۔ قُلْ الحَقُّ مِنْ رَّبِكُمْ فِيْ وَ لَايَةِ علىٍ انَّا اعتدنا بظالمين اٰلَ محمدٍ حقهم نارًا یعنی ہم نے ان ظلم کرنے والوں کے لئے جنہوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

6- عبداللہ بن سنان امام جعفر صادق سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ
آیت یوں نازل ہوئی وَ لَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی آدَمَ مِنْ قَبْلُ كَلِمَاتٍ
فی محمد و علی و فاطمة والحسن والحسین والائمة
من ذریتهم فنسی۔

7- امام جعفر صادق سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جناب جبرائیل پیغمبر
اسلام پر یہ آیت یوں لیکر نازل ہوئے یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ
اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا فِیْ عَلِیٍّ نُوْرًا مُّبِیْنًا

8- علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت صادق اس سورہ کو اس طرح
پڑھتے تھے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ انه من الدهر ا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ والمروا بالتقوی واتمر
بالصبر یعنی قسم عصر کی آدمی بیشک گھاٹے میں ہے اور یقیناً وہ اخری عم
تک نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال
بجا لائے اور پرہیزگاری اختیار کی اور صبر و شکیبائی اختیار کی۔ (ترجمہ حیات
القلوب جلد سوم صفحہ 378)

تحریف کے قائلین مولائی مفسرین اور قرآنی خط تاویل کرنے والے نام نہ
مفسروں نے قرآن مجید کے ترجمہ کو اپنے ذہنوں کے مطابق ڈھال کر اسلا
کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔ قرآن جیسی سچی کتاب کو جھوٹ اور دجل فریب
کی بھینٹ چڑھانے کی پوری کوشش کی گئی۔ ترجمہ بدلا معانی آیات کو بدل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

منسوخ کے جھمیلے میں ڈال دیا سورتوں کے نزول میں اختلاف کیا حروف کو بدل دیا مسلمانوں کو پریشان کیا۔ قرآنی آیات میں شکوک پیدا کئے گئے وغیرہ۔ تحریف قرآن کے جرم میں جو علماء مولائی ملوث ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

تحریف قرآن کے قائلین

1۔ میثم تمار 60 ہجری میں بقول مولائی ابن زیاد کے کہنے پر قتل ہوا جہنم گیا۔

2۔ سعید جبرابن ہشام یہ حجاج کے حکم پر قتل ہوا جہنم گیا۔

3۔ ابو صالح میزان البصری کتاب المولائی و فنون دوھری صدی میں جہنم واصل ہوا۔

4۔ جابربن یزید جعفی 128 جہنم واصل ہوا۔

5۔ عطیہ کوفی نے پانچ جلدوں میں تفسیر لکھی بڑا تبرائی قرآن مجید کا منکر تھا۔

6۔ رواسی محمد حسن ابن ابی سادہ اس نے تفسیر معانی القرآن لکھی بڑا سبائی تبرائی تھا۔

7۔ ابان ابن حلب تفسیر لکھی غریب القرآن بڑا تبرائی سبائی مولائی تھا۔

8۔ ابو سعد یحییٰ بن قاسم اسدی اس کی کتاب علم تفسیر مشہور ہوئی۔ وقار لبر (1500) بڑا تبرائی مولائی قرآن مجید بڑا دشمن تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

9۔ ابن جمیل اسدی کوفی تفسیر قرآن لکھی یہ قرآن مجید کا بڑا منکر تھا۔

10۔ معلی بن محمد بصری اس نے کتاب الایمان، کتاب الدلائل، کتاب الکفر، سیرۃ کتاب القائم لکھی۔

11۔ ہشام بن سالم کوفی اس نے قرآن مجید کی غلط تاویلات کہیں بڑا ظالم تھا۔

12۔ حمزہ بن حبیب زیارت کوفی قرات کی کتاب اور متشابہ القرآن لکھی۔

13۔ یونس بن عبدالرحمٰن اس نے مولائی فرقہ پر بے شمار کتابیں لکھیں۔

14۔ ابو عبداللہ محمد بن عمرو اقدی اس نے منتخب التواریخ لکھی۔

15۔ صائب کلبی نے تفسیر القرآن لکھی۔ یہ بڑا تبرائی مولائی تھا۔

16۔ حسن بن سعد حمدو کوفی۔ کتاب تفسیر لکھی۔

17۔ حسین بن سعید بن حماد۔ کتاب تفسیر قرآن۔

18۔ علی بن اسباط کوفی۔ کتاب تفسیر قرآن۔

19۔ علی بن فہریار الاھوزی۔ کتاب تفسیر قرآن چالیس کتابیں لکھی ہیں۔ حرف القرآن۔

20۔ عبداللہ ابن صلت ابو طالب قمی۔ تفسیر القرآن۔

21۔ ابو العباس مبرد محمد بن یزید ازدی۔ کتاب اعراب القرآن، الحروف فی معانی القرآن واطوف معانیہ۔

22۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری قمی۔ کتاب الناسخ والمنسوخ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

23۔ محمد بن اورمہ ابو جعفر قمی، کتاب کا نام نہیں ہے۔

24۔ علی بن حسن بن علی بن فضال، یہ تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ یہ شخص جھوٹا، کذاب، دجال ہے منکر قرآن ہے۔

25۔ حسن بن خالد برقی، حسن عسکری کے انفادات لکھے۔ اماموں پر جھوٹی روایات منسوب کرتا تھا۔

26۔ محمد بن ابی القاسم ابن عبیداللہ ابن عمران، کتاب تفسیر۔

27۔ سعد ابن عبداللہ ابن ابی خلف اشعری قمی، ناسخ القرآن و منسوخ و محکمہ و متشابہ تحریر کی ہیں۔ کذابوں کا باپ تھا۔

28۔ احمد بن صبیح ابو عبداللہ اسدی کوفی، اس نے نجاشی اور مجوسی کی تحریروں کے مطابق نوادر تصنیف کی۔

29۔ عیاشی محمد بن مسعود بن محمد بن عیاش، سلمی سمرقندی۔ اس کی تفسیر عیاشی مشہور ہے۔ نام کی طرح یہ عادت کا بھی عیاش تھا۔

30۔ علی بن ابراہیم قمی، کتاب ناسخ المنسوخ منتہی الآمال کلینی ابن بابویہ اس کے شاگرد تھے۔ یہ جھوٹا اور کذاب تھا۔ منکر قرآن تھا۔

31۔ فرات بن ابراہیم قمی، تفسیر قرآن۔

32۔ محمد بن علی شلغمانی، کتاب نعم القرآن۔

33۔ ابن حجام محمد بن عباس بن علی ابن مردان، ابی ماہیار ابو عبداللہ بزاز۔ کتابیں تاویل فی النما تاویل ما نزل فی شعمیھم تفسیر کبیر۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

34۔ علی ابن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی، شیخ صدوق محمد بن بابویہ کے والد، کتاب تفسیر۔

35۔ ابو بکر صولی محمد بن یحییٰ، کتاب اشتمال فی علم القرآن۔

36۔ نعمانی محمد بن ابراہیم بن جعفر، کتاب غیبت تفسیر نعمانی۔

37۔ حسن بن وسی نو بختی، متشابہہ القرآن۔

38۔ حفید محمد بن محمد نعمان بغدادی، کتاب البیان فی تالیف القرآن۔ فاسلو اہل ذکر، دلائل القرآن کتاب البیان عن غلط۔

39۔ سید رتی محمد بن طیین موسوی، نہج البلاغہ کی تالیف کی حقائق تنزیل مجازات القرآن۔

40۔ سید ضیاء الدین ابو رضا فضل اللہ، ابن علی حسنی راوندی، علم تفسیر میں ایک کتاب الکافی۔

41۔ شیخ جمال الدین ابو الفتوح رازی، ان کی تفسیر روض الجنان روح الجنان۔

42۔ ابو علی فضل ابن حسین نبن فضل لجرسی، تفسیر مجمع البیان جوامع الجامع الکاف من من تفسیرا لکشاف۔

43۔ شیخ رشیدالدین محمد بن علی ابن شہروی، کتاب المناقب، کتاب الاتسلب و الزدل علی مذہب آل رسول کتاب متشابہ القرآن، یہ جھوٹا اور دجال تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

44۔ علامہ حسن بن یوسف ابن مطہر علی، نہج الایمان فی تفسیر القرآن، کتاب التجرید۔

45۔ قطب الدین محمد بن رازی، تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔

46۔ مقداد بن عبداللہ سیوری حلی اسدی، کنزالفرقان فی فقہ القرآن۔

27۔ سیالدین علی ابن غیاث الدین بن عبدالکریم بن عبدالحمید حسینی، اس نے تفسیر کشاف پر آٹھ سو اعتراض کئے، تیسان اعتراز صاحب کشاف لکھی، یہ شخص جھوٹا، کذاب، دجال، سبائی تبرائی مولائی مولائی تھا۔

48۔ شاہ رکن طاہر شاہ، حیدر آباد میں مولائی کو مضبوط کیا۔ بیضاوی شریف پر حاشیہ لکھا۔

49۔ ابوالسمام عبدالرزاق کاشانی، کتاب التاویلات لکھی۔

50۔ ملا خلیل قزوینی، اصول کافی فقہ کی مشہور کتاب۔

51۔ ملا فتح اللہ کاشانی، تفسیری منہج الصادقین اور خلاصۃ المنہج۔

52۔ قاضی نوراللہ شوستری، احقاق الحق و مجالس المومنین وغیرہ۔

53۔ مرزا محمد استرآبادی۔ مصنف رجال کبیر

54۔ محمد بن زین العابدین حسین استرآبادی، ترجمۃ الخواص۔

55۔ احمد بن زین الدین علوی، لطائف غیبی۔

56۔ معزالدین اورستانی ابن ظہیرالدین۔

57۔ میر میراں حسینی، سورۃ حمل اتی کی تفسیر کی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

58۔ شیخ بہاؤ الدین عاملی، عروۃ الوثقی، عین الحیوۃ تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا۔

59۔ تاج الدین حسن بن محمد اصفہانی، مجمع مورخ۔

60 صدر الدین شیرازی، اصول کافی کی شرح لکھی۔

61۔ ملاں محسن کاشانی، تفسیر صافی تفسیر اصفی تنویر المذاہب۔

62۔ فخر الدین طریحی، غوامض القرآن، نزہۃ المناظر و سرور۔

63۔ حسین ابن شہاب الدین قائدار۔

64۔ ابن حسین عاملی کرکی، تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا۔

65۔ شرف الدین علی حسین استر آبادی، تاویل الدیات لکھی۔

66۔ سید ہاشم بحرینی، مدینہ المعاد لکھی۔

67۔ شیخ جوار بغدادی بن سعد اللہ، مالک الافہام لکھی۔

68۔ شیخ عبد علی بن جمعہ عروسی، نور الثقلین چار جلدوں میں ہے۔

69۔ شیخ عبد علی ابن رحمہ جوہری، تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا۔

70۔ شیخ عبد الناصر بن عبد بن رجب، ساکب الحرام فی مسلک مسالک الافہام منتخب التفاسیر بھی لکھی۔

71۔ فرح اللہ بن محمد بن درویش بن محمد بن حسین بن حماد ابن اکبر حویزی، تذکرہ الحیوان، یہ شخص بڑا جھوٹا اور دجال تھا۔

72۔ محمد حسین بن محمد تقی، اعیان مولائی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

73۔ شیخ علی ابن شیخ حسین کربلائی، انوار الھدایہ۔

74۔ نعمت اللہ الجزائری، انوار نعمانیہ قرآن کے متعلق العقود والمرجان۔

75۔ امیر ابراہیم بن معصوم قدوینی، تحصیل الاطمینان فی شرح زبدۃ البیان۔

76۔ شیخ سلیمان ابن عبداللہ ماتوری بحرینی، تفسیر البرہان پانچ جلدوں میں لکھی۔

77۔ بہاء الدین محمد بن محمد باقر حسین مختاری نائینائی، بسیط تفسیر لکھی۔

78۔ محمد حیدر موسوی عاملی، تفسیر آیات الاحکام۔

79۔ ملاں ابوالحسن شریف قتوتی عاتمی، مواۃ الانوار اور کثیر الفوائد۔

80۔ ملاں محمد اسماعیل قانوئی، زبدۃ البیان۔

81۔ شیخ محمد رضا ابن محمد امین ہمدانی، کتاب اعیان مولائی الانظم فی تفسیر قرآن۔

82۔ دلدار علی، لکھنو میں پہلا جمعہ اسی نے پڑھایا اور قرآن پاک کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا۔

83۔ دلدار علی نصیر آبادی۔ توضیح مجید۔

84۔ مفتی محمد قلی نیشاپوری کشوری، تقریب الاحکام۔

85۔ عبداللہ شیر کاظمی، جوہر ثمین فی تفسیر القرآن المبین۔

86۔ محمد تقی ابن العلماء، ینابیع الانوار تین جلد۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

87۔ محمد بن سلیمان نکابنی۔ قصص العلماء۔

88۔ ملا محمد تقی بابُری، مشکلات قرآن۔

89۔ سید مہدی، آیات الاصول۔

90۔ علی محمد، احسن القصص انوار الانظار۔

91۔ عمار علی، عمدۃ البیان۔

92۔ محمد حسین اصفہانی نجفی، معداۃ المسترشدین۔

93۔ ابوالقاسم قمی لاہوری۔ لوامع التنزیل۔

94۔ علی بابُری، لوامع التنزیل 27 جلدوں میں۔

95۔ احمد حسین امروہی، زق منشور

96۔ محمد علی قائم الدین انہا التنزیل۔

97۔ سید محمد ہارون زنگی پوری، توحید القرآن امامت القرآن علوم القرآن لکھیں۔

98۔ محمد حسین بن محمد خلیل شیرازی، تفسیر بیضاوی و کشاف پر حاشیہ لکھا۔

99۔ شیخ اصغر علی، البرہان کی طرح تفسیر بالماثور لکھی۔

100۔ مرزا ابراہیم ابن ملا شیرازی، شرح لمعہ اور تفسیر عروۃ الوثقیٰ۔

101۔ ابراہیم بن محمد بن سعید ثقفی، یہ خطرناک مولائی ہے۔ اس نے کتاب الغارات، کتاب المغازی، کتاب السقیفہ مقتل عثمان، کتاب شوریٰ، کتاب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الحل کتاب صفین، کتاب الامامت، التاریخ جامعہ کبیر فقہ اصفہان میں واصل جہنم
۱۰۸۳ھ 1083 اس شخص نے خلفاء راشدین کے خلاف نفرت کا بیج بویا۔

102۔ ابوالحسن علی بن موسیٰ بن جعفر بن طاؤس حسنی حلی۔ کتاب اقبال
لہوف شرح نہج البلاغہ نہج الدعوات، صباح الزائر زہیج مولائی طوائف، امان
الاخطار لکھیں۔

103۔ ابو خلیفہ مغربی نعمان بن عبداللہ بن محمد بن منصور مالکی املی دعاء
الاسلام۔ اختلاف اصول المذاہب کتاب اخبار رواۃ ارباع، اساس التاویل۔

104۔ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن عبیداللہ ابن حسین جوہری بغدادی الاشخال
فی معرفۃ الرجال اخبار جابر جعفری۔

105۔ ناصر الحق ابو محمد حسن بن علی، کتاب الامامۃ، کتاب القران کتاب
مواہید لائمہ کتاب تفسیر کبیر۔

106۔ جلال الدین بن طریحی، شرح نونیہ صدیہ، شرح فخریہ، شرح صباء
الاصول۔

107۔ زیرک حسین ابن مومن حسین المروی، فطرنامہ، رضیہ رقیہ،
معین القراء ذخیرۃ الخلدین۔

108۔ علی بن خلف بن مطلب بن حیدر، نورالعین دیوان اشعار ذخیرۃ
المثال، تفسیر القرآن۔

109۔ ملا جعفر استر آبادی طہرانی۔ انیس الزاہدین شفاء الصدور، شرح

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

زیارت عاشورہ مدائن العلوم۔ مصباح الھدیٰ، فلک ا کمشون مشاکل القرآن 1263
میں جہنم واصل ہوا۔

110۔ امداد حسین کاظمی، خمسہ تفسیر بالرائے تصنیف کی ہے۔

111۔ رضی رنگی پوری، تفسیر رضی۔

112۔ عبدالجلیل مارہروی

113۔ مقبول احمد دہلوی، ترجمہ مقبول ہے، اس نے تحریف قرآن میں
دھجیاں اڑادیں۔

114۔ باقر مجلسی، بحار الانوار، مرآۃ العقول، حیاۃ القلوب، حق الیقین، عین
الیقین، حلیۃ المتقین، زادالمعاد 111 میں واصل جہنم ہوا، رئیس الذاکرین تھا پانچ
کتابوں کا مصنف۔

115۔ یعقوب کلینی، کافی مولائی مشہور کتاب ہے۔

116۔ مفتی محمد عباس شوشتری، تفسیر داح القرآن۔ منابر الاسلام
المجالس۔

117۔ محسن بن حسین بن احمد نیشاپوری، اعجاز القرآن۔

118۔ ابو محمد علی بن محمد بن علی بن یونس عاملی، نجد الفلاح، زبدۃ البیان،
مجمع البیان۔

119۔ سید فرمان علی شاہ ترجمہ و تفسیر فرمان علی۔

جائزہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یہ فہرست طویل ہے نمونے کے طور پر چند نام درج ہیں۔ یہ وہ علماء ہیں ان سے مولائی علماء و خواص بخوبی واقف ہیں۔ عام طور پر انہی کی تحریر پر مولائی مذہب کے عقائد کی بنیاد ہے۔ جتنے بھی عقائد بد مولائیوں میں پائے جاتے ہیں ان کا گناہ انہی کی گردن پر ہے۔ یہی عبداللہ ابن سبا کے حقیقی پیروکار ہیں۔ تحریف قرآن، عقیدہ امامت، تبرا، تولا، متعہ، تقیہ، رجعت جسمانی، بداء یعنی خدا کی وعدہ خلافی یا بھول جانا اور عقیدہ امام غیب اور اسی قسم کی بہت سی کفریہ لغویات انہی کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن کا ذکر اپنے اپنے مقام پر آئے گا اس وقت ہمارا موضوع تحریف قرآن ہے۔ تحریف قرآن کو ثابت کرنے کی فکر میں رہنے کا اکیلا جرم ہی ان کے منکرین قرآن ہونے کا کافی ثبوت ہے۔ جب مسلمان کہلانے والے قرآن کا انکار کر دیں تو ان کا عقیدہ توحید و رسالت و قیامت وغیرہ کس طرح ثابت ہو گا۔ ہم اہل سنت والجماعت کا یہ محکم عقیدہ ہے کہ قرآن اول سے لے کر آخر تک غیر محرف ہے اور لسان مصطفیٰ سے لے کر اس ناچیز غلام اہل سنت کی نگاہ تحقیق تک سو فی صد درست اور حفاظت خداوندی میں ہے۔

مولائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اصل قرآن حضرت علی کے پاس تھا اور چلتے چلتے اب امام غائب کے پاس ہے جو اپنے ظہور کے وقت رائج کریں گے۔ اس عقیدے سے مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ تمام مسلمان بشمول فرقہ مولائی شروع سے آج تک کس دین پر ہیں، کس شریعت پر عمل کرتے ہیں امام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مہدی کے ظہور اور اصل قرآن کے رواج سے پہلے تک کے مسلمانوں کا حساب کتاب روز محشر کس میزان اور کس قانون کے مطابق ہو گا؟ کیا اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ اپنی کتاب نازل تو کرے مگر اسے ماننے والوں کی دسترس سے دور لے جائے اور اس پر عمل نہ کرنے کے جرم میں سزا بھی دے؟

کیا یہ کسی امام کی شان کے لائق ہے کہ کتاب اللہ کو ایسا چھپا کر رکھے کہ لوگوں کو اس کی ہوا تک نہ لگنے دے حالانکہ اس کے فرائض منصبی کا تقاضا ہے کہ کتاب اللہ کے مطابق لوگوں کی راہنمائی کرے۔ عقائد پر نصوص سے لوگوں کو آگاہ رکھے۔

اگر کتاب کی نصوص سے لوگ واقف ہی نہ ہوں، کبھی تلاوت ہی نہ کی ہو تو کیا یقین آ جائے گا کہ جو بندہ ہمیں اپنے پیچھے چلنے کو کہتا ہے حقیقتاً یہی ہمارا امام ہے؟

تمام الہامی کتابیں تو ہمیشہ لوگوں کے ہاتھوں میں رہی ہیں، آخر قرآن میں کون سی بات ہے کہ اسے لوگوں کے ہاتھوں میں نہ دیا جائے؟

قرآن کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھ کر کیا فائدہ حاصل ہوا ہے؟

تمام امتیں لوگوں میں تبلیغ دین کرتی رہی ہیں اور لوگوں پر اپنی کتاب و شریعت پیش کرتی رہی ہیں۔ مسلمان اپنے دین کی تبلیغ کریں تو کیا پیش کریں؟ کیا یہی موجودہ قرآن جو جبرئیل کی غلطیوں اور اصحابہ کی تحریف کی وجہ سے سراسر مشکوک ہو چکا ہے؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اگر مبلغ قرآن کے متعلق لوگوں کو صاف صاف بتاتا پھرے کہ اس میں تحریف ہوئی ہے تو پھر کیا کوئی بندہ خود مسلمان ہو جائے گا؟ ہاں البتہ تقیہ کا سہارا لے لے تو پھر

خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

کیا بات کھل جانے پر مسلمان واپس اپنے اپنے سابقہ دین پر نہیں چلے جائیں گے؟

حضرت علی کا قرآن

تحریف قرآن کے عقیدہ پر مضبوطی سے قائم مولائی فرقہ کے علماء نے نجوم و امت (آئمہ اطہار) پر بہتان باندھتے ہوئے جعلی بیانات ان سے منسوب کئے ہیں ان سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حضرت علی نے بھی جمع و تدوین قرآن کا کام کیا تھا ہ دوسرے اصحاب سے مختلف تھا۔ قرآن میں تحریف کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے یہ سب سے مضبوط دلیل پیش کی ہے۔

قارئین کرام! تحریف تو اس طرح بھی ثابت نہ ہو سکی البتہ اس سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ مولائی تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ آگے انہی کی کتابوں کے حوالے پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن کی موجودگی میں مولائی علماء اپنے اس قبیح عقیدے کی تردید بھی نہ کر سکیں گے۔

موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھالیا جائے گا

جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لیا ہے وہ انتہائی درجے کا جھوٹا ہے۔ پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد اماموں نے جمع کیا۔ (صافی کتاب الحجۃ بنیات صفحہ نمبر102)

2- قرآن جس طرح نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق صرف امیرالمومنین نے آپ کی وفات کے بعد چھ مہینے مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کرنے کے بعد ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہؐ کے بعد خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب جس طرح نازل ہوئی ہے وہ یہ ہے۔ بس ان سے عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیرالمومنین نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو نہ تم دیکھ سکو گے اور نہ کوئی اور دیکھ سکے گا۔ جب تک میرے بیٹے مہدی کا ظہور نہ ہو گا۔ اس قرآن میں بہت سی زیادات ہیں اور یہ تحریف سے خالی ہے۔ جب مہدی ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھا لیا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے جس کو امیرالمومنین نے جمع فرمایا تھا۔ (انوار نعمانیہ جلد دوم طبع ایران صفحہ نمبر357 تا 364)

3- ملنار خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے سوائے اوصیاء جناب رسول خداؐ کے کوئی شخص یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ تمام قرآن مجید اس کے پاس ہے۔ مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی کلب حسین لکھنوی طبع کرشن نگر لاہور۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۹۔ جناب امام رضا علیہ السلام نے مجھے ایک صحیفہ عنایت فرمایا اور یہ ارشاد کیا اس میں نظر نہ ڈالیو۔ مگر میں نے اس کو کھولا اور اس میں سورہ **لم یکن الذین کفروا** کو پڑھا تو اس میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام معہ ان کے باپوں کے نام کے لکھے پائے۔ حضرت نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا کہ وہ صحیفہ ہمارے پاس واپس بھیج دو۔ تفسیر عیاشی میں جناب محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معانی و مطلب میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہ رہتا۔ جب ہمارا قائم ظاہر ہو کر گفتگو کرے گا تو قرآن مجید اسکی ہربات کی تصدیق کردے گا۔ (بحوالہ ایضاً)

حضرت علی والا قرآن ستر ہاتھ لمبا

۱۰۔ علی بن ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں باسناد خود امام جعفر صادق سے روایت کی ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآبؐ نے جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ و سلام علیہ سے فرمایا تھا کہ یاعلی قرآن مجید سب کا سب میرے بستر کے پیچھے صحیفوں میں تحریر اور کاغذات میں موجود ہے۔ تم ان سب کو لے کر جمع کر لینا اور اس کو اس طرح ضائع نہ ہونے دینا ہے۔ یہودیوں نے تورات کو ضائع کر دیا تھا۔ بس علی مرتضیٰ تعمیل ارشاد پر کمربستہ ہو گئے اور اس کو ایک زرد کپڑے میں جمع کر لیا اور پھر اس پر مہر لگا کر اپنے گھر لے گئے اور یہ اظہار کر دیا کہ جب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تک میں اس کو مطابق منشا خداوندی رسول جمع نہ کرلوں گا اس وقت تک روانہ اوڑھوں گا۔ (بحوالہ ایضاً)

مصحف فاطمہ

6- پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے ابو محمد ہمارے پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے۔ ستر ہاتھ لمبا۔ رسول اللہ کے ہاتھ سے' اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے۔ یہ آپ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے۔ لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضورؑ جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے۔ لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے۔ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل وتوضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے؟ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ اعلم یہ ہے۔ فرمایا صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا، ہمارے پاس علم ماکان و مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں۔ فرمایا ہاں اس کے علاوہ بھی ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے۔ اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ ہمیں اس کا بھی علم ضروری ہے۔

سرخ صندوق ہے — سفید صندوق

۱۔ شبی من الحلال والحرام و لکن فیہ علم مایکون۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے کہ 128ھ میں فلاسفہ (رابعہ بنی عباس) ظاہر ہوں گے اور (جو منکر اسلام و توحید ہوں گے۔ یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم واندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہ نے یہ واقعہ امیرالمومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا امیرالمومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال روزی و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے۔ اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کے لئے کھولا جائے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمدؐ) عبداللہ ابی یعفور نے کہا اللہ آپ کی نگرانی کرے اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ وہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور مطلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم شمیم بک ڈپو، ناظم آباد نمبر2 کراچی نمبر18۔ 123 کتاب الحجت، 124 کتاب الحجت)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس انداز سے پڑھیں جیسی کہ ہم کو آپ حضرات سے ملی ہیں تو آیا ہم اس میں گنہگار ہوتے ہیں۔ فرمایا نہیں تم لوگ تو اسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی ہے کیونکہ وہ آئندہ آئے گا۔ جو تم کو (صحیح) تعلیم دے گا۔ قول صاحب تفسیر ملی اس حدیث میں آئندہ آنے والے سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السلام ہیں۔ صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ اسلام کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے عام لوگ نہیں پڑھتے ہیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہو اور اسی قرأت سے پڑھ جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد کا زمانہ نہ آ جائے۔ اس لئے کہ جب ان حضرت کا زمان آ جائے گا تو کتاب خدا اپنی حد پر یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح پڑھی جائے گی اور وہ اس صحف کو جاری فرمائیں گے جیسے خود جناب علی مرتضیٰ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا۔ نیز حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیرالمومنین اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو اسے لوگوں کے سامنے لائے تھے اور ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب خدا اسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ اور اپنے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل فرمائی اور میں نے آنحضرت کے ارشاد کے موافق اس کو ان دونوں دفتوں کے مابین جمع کر دیا ہے۔ تو ان لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو مصحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو کہ آج کے بعد سے تم اس کو کبھی نہ دیکھو گے۔ میرے ذمہ اتنی ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر چکوں تو تم کو اطلاع دے دوں تاکہ تمہارا جی چاہے تو اس کو پڑھ کر اس سے نفع حاصل کرو اور نہ جی چاہے تو نہ سہی۔

حوالہ جات پر غور

قارئین محترم! حوالہ جات پر غور کرنے کے لئے ہم صرف حوالہ کا نمبر دیں گے آپ حوالہ دوبارہ پڑھیں اور ہمارے ساتھ ساتھ آپ بھی غور فرماتے جائیں۔

1- یہ قرآن جو ہم اور آپ پڑھتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جمع کردہ ہے۔ جو ایک مشاورتی کونسل کے ذریعے جمع ہوا تھا اور حضرت علیؓ کے مشورہ سے ہی مکمل ہوا تھا۔ اس قرآن کو حضرت علی بھی مکمل مانتے ہیں اور حضرات مولائی بھی زبانی طور پر اپنی ریڈیو اور ٹی وی سے نشر ہونے والی تقریروں میں اسی کو مکمل کہتے ہیں اور لوگوں کے خیال کو ان الفاظ میں رد کرتے ہیں کہ قرآن چھپا ہوا ہے چھپا ہوا نہیں ہے۔ باقی تمام فرقے تو اسے مکمل مانتے ہیں۔ جن بزرگ ہستیوں سے یہ بیان منسوب کیا گیا ہے وہ بھی 260 سال تک اسی قرآن کی تعلیم دیتے رہے۔ اب بتائیں کہ اس حوالہ کی رو سے مسلمان قوم کا کون سا فرد جھوٹا نہیں ٹھہرتا۔ اب مولائی علماء فرمائیں کہ حضرت علی اور بعد کے امام اپنے جمع کردہ قرآن کو منظر عام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پر لانے سے کیوں گریز کرتے رہے؟ اگر یہ جان کے ڈر سے تھا تو شہید تو سب کر دیئے گئے اور اگر تفرقہ بازی کے خوف سے ایسا نہ کیا تو یہ بات ان کے فرض منصبی کے خلاف تھی اصل قرآن پر ہی تو سب کو جمع کرنا چاہئے تھا۔ پھر ایسا کیوں نہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ حضرت علی کی خلافت بھی آئی اور گزر گئی۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نسل رسولؐ کے تمام افراد یعنی گیارہ امام دین کی خاطر شہید ہوئے تھے۔ اس وقت دین وہی منظر عام پر تھا جو اس قرآن میں موجود تھا جس کو حضرت علی کے مشورے سے حضرت عثمان غنیؓ نے جمع کیا تھا نہ کہ اس قرآن والا دین جو حضرت علیؓ نے جمع کر کے چھپا رکھا تھا۔ اگر یہ عقیدہ نہ رکھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ آئمہ طاہرین دین حقہ کی خاطر شہید نہیں ہوئے تھے۔ پھر ان مقدس ہستیوں کو ہم تو شہید کے درجہ پر مانیں تو ہم حق بجانب ہیں۔ مگر مولائی ان کو اس عالی درجہ پر کیسے مانتے ہیں جب کہ ان کے نزدیک اماموں نے حق کو چھپایا اور ایک محرف دین اور محرف کتاب کی ترویج جیسے جرم کے مرتکب ہوئے تھے۔ العیاذ باللہ۔

2- قول نمبر2 میں بھی یہی کچھ بیان ہوا ہے البتہ ایک بات کا اضافہ ہے کہ یہ قرآن امام مہدی کے ظہور کے وقت آسمان کی طرف اٹھا لیا جائے گا اور حضرت علی کا جمع کردہ قرآن رائج کیا جائے گا۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کی کتاب جو کہ لوگوں پر خدا کی حجت ہوا کرتی ہے اور لوگوں کا یہ عذر ختم ہو جاتا ہے کہ ہم شریعت الٰہی سے بے خبر تھے اس لئے حیثیت رحمٰن کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مطابق عمل نہ کر سکے۔ وہ لوگوں میں نہ رہی اور زمین خدا کی حجت سے تا ظہور مہدی خالی رہے گی۔ یہ مولائیوں کے اپنے مسلمہ عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ مولائی کتاب کو بلکہ امام غیب کو حجت مانتے ہیں لیکن ان کے لئے یہ بھی ایک مشکل ہے کہ امام بھی تو لوگوں میں موجود نہیں جو شریعت الٰہی کے مطابق ہماری اور آپ کی راہنمائی کرے۔

3- حوالہ مذکورہ کا جواب اوپر آچکا ہے۔

4- جناب امام رضا نے جو صحیفہ اپنے معتقد اور معتمد کو دیا تھا اور اسے نہ پڑھنے کا حکم دیا تھا وہ قرآن ہی تھا جو حضرت علی نے جمع کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ گروہ شروع سے ہی اپنے اماموں کی حکم عدولی کرتا چلا آرہا ہے۔ ان کی نظر میں اماموں کی کوئی وقعت نہیں اسی لئے تو ان کی طرف غلط بیانات منسوب کرتے رہے ہیں۔ پیچھے ہم کسی جگہ ذکر بھی کر آئے ہیں کہ اماموں نے بعض راویوں کے متعلق کہا ہے کہ وہ ہم سے غلط روایات منسوب کرتے ہیں۔ حوالہ میں امام باقر علیہ السلام سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قرآن کے معانی و مطالب میں بہت کچھ بڑھایا اور گھٹایا گیا ہے۔ پھر اے گروہ علمائے مولائی! موجودہ قران پر کیوں عمل کرتے اور کرواتے ہو جس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ کون سی چیز بڑھا دی گئی ہے اور کون سی گھٹا دی گئی ہے۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ○ سورۃ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بینہ کی اس آیت کے بعد قریش کے ستر آدمیوں کے نام بمعہ ولدیت لکھنے کے بعد کیا لکھا ہے اس قرآن میں نہیں معلوم ان کا ذکر خیر کیا گیا ہے یا ذکر بد ہے وہ منکرین میں سے ہیں یا شیعوں میں سے ہیں۔ اہل بیت کا حق پہچاننے والے ہیں یا حق دبانے والے۔

۵۔ اس حدیث کی رو سے جناب رسالت مآب نے حضرت علی کو قرآن جمع کرنے کی ہدایت تو فرمائی تھی مگر ظہور مہدی علیہ السلام تک کسی پر ظاہر نہ کرنے کی ہدایت نہیں فرمائی تھی۔ قرآن کے جمع کرنے کا مطلب صرف اتنا تھا کہ قرآن ابھی کتابی شکل میں نہیں تھا مختلف لوگوں کے پاس نقول موجود تھیں وہ بھی سارے قرآن کی نہیں بلکہ کچھ حصوں کی تھیں۔ قوم کے لئے جمع کر کے پیش کرنا ضروری تھا۔ جب حضورؐ نے جمع کرنے کا حکم دے دیا تو حضرت علی کا فرض بنتا تھا کہ جمع کرنے کے بعد قوم کے سامنے بھی لاتے۔ چونکہ حضرت علی رسالت مآب کی حکم عدولی نہیں کر سکتے تھے اس لئے یہ روایت درست نہیں ہے۔ اس روایت کے درست نہ ہونے کا ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ اس میں یہودیوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب ضائع کر دی تھی حالانکہ نزول قرآن کے وقت یہودیوں کے پاس توریت موجود تھی اور قرآن نے تصدیق کی تھی کہ یہودیوں کے ہاتھ میں جو تورات ہے وہ صد فی صد درست ہے۔ لہٰذا پیغمبر اسلام یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ یہودیوں نے اپنی کتاب ضائع کر دی تھی۔ البتہ مولائیوں کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مطابق حضرت علی نے حضور کے کہنے کے باوجود اصل قرآن کو ضائع کر دیا اگر ضائع نہ ہو چکا ہوتا تو آج تو ہمارے مطالبے پر پیش کر دیا جاتا۔

6- روایت میں امام علیہ السلام نے ستر ہاتھ لمبے جامعہ کی بابت بتایا ہے جس میں جو کچھ تحریر ہے وہ دین رسول اللہ سے نکلا اور حضرت علی نے تحریر کیا۔ گمان غالب یہ ہے کہ حضرت کے جمع کردہ قرآن کی بات ہو گی۔ مگر وہ تو حضرت علی نے تحریر نہیں کیا تھا۔ مگر حیرت ہے کہ آئمہ طاہرین نے ہر اچھی تحریر کو لوگوں سے اس طرح چھپایا کہ ہوا تک نہ لگنے دی۔ پھر بتانے کا کیا فائدہ جب دکھایا نہ گیا۔ گویا دعویٰ بغیر ثبوت کے رہ گیا۔ نہ ستر ہاتھ لمبا جامعہ دکھایا نہ جفر دکھایا۔ نہ مصحف فاطمہ ظاہر کیا نہ علم ماکان و مایکون کا اظہار کیا۔ قارئین کرام! آپ جانتے ہیں نا کہ دعویٰ بلا ثبوت جھوٹ ہوتا ہے۔ جو ان پاک ہستیوں سے بعید ہے۔ لہٰذا روایات من گھڑت ہیں۔

7- اس روایت میں صحیفہ فاطمیہ کا ذکر آیا ہے اور کچھ تفصیل بھی کہ فرشتے نے حضرت فاطمہ کو باپ کے غم میں تسلی و تشفی دی۔ بلکہ وہ ایک سے زیادہ مرتبہ آیا اور حضرت علی نے وہ باتیں جو فرشتہ کہتا تھا لکھ لیں۔ چلو مان لیتے ہیں مگر دکھاؤ تو ذرا۔ سابقہ انبیاء پر نازل ہونے والی کتابیں اماموں کے پاس تھیں۔ وہ بھی انہوں نے کسی کو نہیں دکھائیں۔ آج جب ہم توریت و زبور اور انجیل کے اصلی حالت میں نہ ہونے کا رونا روتے ہیں اور ان اہل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب کو محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں اور وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ہماری کتابوں میں محمد رسول اللہ کا کوئی ذکر نہیں اور ہم کہتے ہیں کہ تم نے اپنی کتابوں کو بدل ڈالا ہے اور وہ کہتے ہیں اگر آپ کا دعویٰ درست ہے تو اصل کتاب تو آپ کے پاس ہو گی پیش کرو اور موازنہ کرو ہم ایمان لے آئیں گے تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ امام وہ کتابیں مسلمانوں کے حوالے کر جاتے ہم کھٹاک سے دارالآثار سے نکالتے اور اہل کتاب کو ایمان پر فائز کرتے اور پھر بھی ایمان نہ لانے والوں کا منہ تو بند کر دیتے۔

۹۔ اس روایت میں ایک نئی بات یہ ہے کہ حضرت علی نے قرآن جمع کرنے کے بعد لوگوں کو دکھایا۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپ کے اس قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ کون لوگ تھے۔ یہ ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر وہ لوگ عام لوگ تھے تو ان کے ایسے قول کی حضرت علی جیسے باب شہر علم دین و دنیا کے نزدیک کیا حیثیت تھی اور اگر وہ ارباب بست و کشاد میں سے تھے تو وہ حضرت علیؑ کے مشوروں کو اولیت دیتے تھے اور ان کی ہر بات پر کان دھرتے تھے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ خدا اپنے نور کو مکمل کر کے رہتا ہے چاہے برا مانیں کافر۔ کیا قرآن کا نازل کرنا اور دنیا میں نافذ کرنا ہی تکمیل نور الٰہی نہیں ہے۔ اگر یہ کام حضرت علی کے دست مبارک سے خدا کروا رہا تھا تو ادھورا کیوں رہ گیا۔ قرآن کا ارشاد ہے **وَ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ** یعنی ہر مقررہ وقت کے لئے کتاب ہوتی ہے۔ قرآن جس مقررہ مدت کے لئے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نازل کیا گیا تھا اس وقت تک کیوں موجود نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ روایات جعلی اور کم علمی پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے وسوسوں سے نجات دے۔ (آمین ثم آمین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تقیہ جزو ایمان ہے

تقیہ جزو ایمان اور ضروریات دین میں سے ہے۔ یہ مولائیوں کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت ضروری ہے تاکہ قارئین تقیہ کے مطلب سے آگاہ ہوں۔ تقیہ سے مراد یہ ہے کہ جب ضرورت پڑے اپنا عقیدہ چھپا لیا جائے جو کسی کا اصل عقیدہ ہو اسے ظاہر نہ کرے اور جو آس پاس موجود لوگوں کا عقیدہ ہو وہی اپنا عقیدہ بتائے۔

لیکن اہل سنت والجماعت اس عمل کو درست نہیں سمجھتے بلکہ خلاف اسلام سمجھتے ہیں۔ اسلام میں تو اس حرکت کو منافقت کہتے ہیں۔ منافق جب مومنین سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ان سے مذاق کرتے ہیں۔

یہ یقین کرنے کے لئے کہ واقعی مولائی فرقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے انکی کتابوں سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱ **قَالَ ابو جَعْفَر علیہ السلام التقیہ مِن دِینِی و دینِ آبائی وَ لا ایمان لِمَنْ لا تقیۃ لہ۔** ترجمہ: کہا امام جعفر صادقؑ نے کہ تقیہ میرا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دین ہے اور میرے آبا و اجداد کا دین ہے جس کا تقیہ نہیں اس کا ایمان نہیں۔ (اصول کافی جلد دوم کتاب الایمان والکفر صفحہ 219)

2- عَنْ اَبِیْ عَبْدُ اللّٰہ علیہ السلام وَ فی قول اللّٰہِ عزوجل وا اولئک یوتون اجرھم مرَّتین بما صبحہ وا قال بما صبرو علی التقیۃ و یذرون بالحسنۃ السیۃ قال السحنۃ التقہ و السیئۃ الاذاعۃO ترجمہ: آیا ان لوگوں کو دہرا ثواب دیا جائے گا۔ صبر کرنے کی بنا پر۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر اور ایک آیت کی وضاحت کرتے ہیں۔ برائی کو نیکی سے فرمایا حسنہ (نیکی) سے مراد ہے تقیہ اور سئیہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

3- قال لی ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابا عمر اِنَّ تسئۃ اعشار الدین فی التقیۃ و لا دین لہ لمن لا تقیۃ لہ والتقیۃ فی کل شیء الا فی نبیذ والمسح علی الخفتین ترجمہ: فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ میں نوے حصے دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح کے۔ (الشافی جلد نمبر 4 صفحہ 140 کتاب الایمان والکفر)

قارئین کرام! آپ ہم سب مل کر غور کریں کہ کیا اسلام میں تقیہ کا کوئی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوا ہے یا نہیں۔ قرآن پاک کی سورۃ بقرہ آیت نمبر42 میں ارشاد ہے وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ترجمہ: اور سچ میں جھوٹ کو اور نہ چھپاؤ حق کو حالانکہ تم جانتے ہو۔

سورۃ بقرہ ہی کی آیت 76 تا 78 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور جب مسلمانوں سے (منافقین) ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کیوں مسلمانوں کو ایسی باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں۔

اب ان حوالوں پر علیحدہ علیحدہ غور کرتے ہیں:

۱ جب امام جعفر صادق علیہ السلام تقیہ کو اپنا دین سمجھتے تھے تو ظاہر ہے کہ باقی امام بھی ایسا ہی عقیدہ رکھتے تھے بلکہ ان کے آباء و اجداد بھی بوقت ضرورت تقیہ کرتے تھے۔ انسان کی سب سے بڑی ضرورت تو جان کی حفاظت ہوئی لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ ان پاک نفوس نے کسی موقعہ پر بھی جان کی پرواہ نہیں کی اور جابر حاکموں کے سامنے کلمہ حق کہا یہی پیغمبر اسلام کی تعلیم تھی۔ بالآخر تمام آئمہ طاہرین شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ مگر تقیہ کا سہارا لیتے ہوئے جان بچانے کی کوشش نہیں کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بیان غلط طور پر امام جعفر سے منسوب کیا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ہمارے اکابرین تقیہ پر مدار کرتے تو اسلام اور مسلمانان عالم قلیل عرصہ میں گوشہ گمنامی میں جا چکا ہوتا۔ یعنی اگر وہ یہودیوں میں جا کر خود کو یہودی ظاہر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرتے، عیسائیوں میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کرتے تو وہ لوگ مسلمانوں کے کردار سے کیا تاثر لیتے، کسے مسلمان سمجھتے اور کسے راہنما کرتے۔

2- اس بیان میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے قرآن کی ایک آیت میں استعمال ہونے والے لفظ صبر سے مراد تقیہ پر صبر مراد لیا ہے یعنی جب آپ نے کسی شے میں تقیہ اختیار کر لیا تو پھر اسی پر ثابت قدم رہو۔ دوسری آیت میں آنے والے لفظ حسنہ (نیکی) اسے مراد تقیہ اور سئیہ (بدی) سے مراد افشائے راز تقیہ لیا ہے۔ یعنی اگر کسی نے ضرورت کے وقت اپنے آپ کو آتش پرست ظاہر کر لیا ہے تو پھر کبھی بھی وہاں اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر افشائے راز نہ کرے۔ ورنہ اس کا دین نہ رہا وہ بے دین ہو گیا۔

محترم علمائے مولائی بات سوچنے کی ہے کہ وہ تقیہ نہ کرنے سے آتش پرست نہیں ہوا بلکہ تقیہ کرنے کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے آتش پرست بن گیا کیونکہ اب وہ افشائے راز بھی نہیں کر سکتا۔

3- تقیہ میں نوے فی صد دین ہے۔ تقیہ ہر شے میں کرنا جائز ہے یعنی جو چاہو اور جو چاہو اصل عقیدہ چھپا لو اور کوئی دوسرا اس کی جگہ ظاہر کرو۔

بات دراصل یہ ہے کہ مولائیوں نے بے شمار غلط اور قطعاً غیر اسلامی عقیدے بنا رکھے ہیں جو عام لوگوں پر تو کیا اپنی اولاد کو بھی وہ خود نہیں بتا سکتے اس کے معلمین وغیرہ ہی بتاتے ہیں اگر کسی کی بے حکمتی سے کوئی اصل عقیدہ ظاہر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جائے تو لوگ برہم ہو جاتے ہیں اور پوچھنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ آپ ایسا عقیدہ رکھ کر اسلام کو کیوں بدنام کرتے ہیں تو فوراً تقیہ کا سہارا لیتے ہیں کہ نہیں ہم تو ایسا عقید ہرگز نہیں رکھتے اگر کہا جائے کہ آپ کی معتبر کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے تو کتاب اور صاحب کتاب ہی کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اصل میں یہ تقیہ نمبر2 ہوتا ہے۔

ایسے عقائد میں سے ایک متعہ ہے جس کا ذکر آئندہ سطور میں تفصیلاً آئے گا اور تھوک سے استنجا کرنا ہے۔ (1)نکاح میں گواہوں کی ضرورت نہیں (2)اور عورت کی دبر میں جماع کرنے سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ غسل واجب ہوتا ہے (3)وغیرہ وغیرہ۔

(1) من لا یحضرہ الفقیہ جلد نمبر 11 صفحہ41

(2) من لا یحضرہ الفقیہ جلد نمبر 3 صفحہ251

(3) تہذیب الاحکام جلد 7 صفحہ 60-4

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولائی اور متعہ

مولائیوں کی اصطلاح میں مختصر مدت کے لئے مرد کے عورت کے ساتھ مہر تعین کر کے نکاح سے ہٹ کر مخصوص صیغے پڑھ کر شادی کرنے کا نام متعہ ہے۔ یہ مدت کم از کم ایک گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ چار مہینے ہوتی ہے۔ اس مدت کو بڑھا لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ مہر کی مقدار عورت کی رضامندی پر ہے۔ یہ مٹھی بھر جو بھی ہو سکتے ہیں اور ہزاروں روپے بھی ہو سکتے ہیں۔

اسلام میں اس کی قطعاً اجازت نہیں۔ قرآن میں تو لکھا ہے کہ عورتوں کو ہمیشہ کے لئے قید میں لانے کے لئے نکاح میں لاؤ نہ کہ مستی نکالنے کے لئے۔ (سورۂ نساء آیت 23) نکاح اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ کچھ عرصے کے بعد اس عورت کو چھوڑ دیا جائے گا۔ بلکہ نیت تو یہی ہوتی ہے کہ مرد اور عورت زندگی بھر کے لئے ایک دوسرے کے ساتھی ہوں گے۔

اس عقیدے کا مولائی حضرات انکار تو نہیں کرتے بلکہ سنی علماء سے تقریری اور تحریری مناظرے بھی ہوتے رہے ہیں۔ پھر بھی اگر کوئی شخص مولائی تقیہ کے تحت اس عقیدے کا انکار کرنا چاہے تو بے سود ہو گا کیونکہ یہ بندۂ ناچیز

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہ ستائیس سال تک مولائی عقیدہ رکھتا تھا۔ اس لئے متعہ کا نہ صرف قائل رہا
لہ چار مرتبہ ثواب عظیم سمجھ کر متعہ پر عمل بھی کیا۔ کیونکہ ایک حدیث میں آیا
ہ کہ **من تمتع مرة درجتہٗ کد درجتہٗ الحسین و من تمتع مرتین درجتہٗ کدرجتہٗ حسن و من تمتع ثلث مراة درجتہٗ کدرجتہٗ علی و من تمتع اربعه مراة درجتہٗ کدرجتی** ترجمہ: جو
خص ایک مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ حسین کے برابر ہے اور جو دو مرتبہ متعہ
رے اس کا درجہ حسن کے برابر اور جو تین بار متعہ کرے اس کا درجہ حضرت
می کے برابر ہے اور جو چار مرتبہ متعہ کرے اس کا درجہ میرے برابر ہے۔ (برہان
المتعہ صفحہ 52 از مولانا الحاج ابوالقاسم طبع لاہور)

اب ہم اس ضمن میں مولائیوں کی معتبر کتب سے چند حوالے درج کرتے
ہیں تاکہ قارئین کرام کو اس شفیع عقیدے کے بارے میں معلومات حاصل ہوں
اور شبہ نہ رہے کہ خاکسار نے اسے بیانکرنے میں کوئی کمی بیشی کی ہے اور مخالفت
میں حد سے بڑھ گیا ہے۔

حضرت سلمان فارسی مقداد ابن اسودؓ اور عمار بن یاسرؓ سے صحیح حدیث بیان
رتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں ایک دفعہ
عہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے وہ مرد جس نے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت
ہ متعہ کے لئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا
ہ اور جب تک دونوں اپنی خلوت گاہ سے نکلتے نہیں وہ ان کی حفاظت کرتا رہتا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے۔ جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونوں جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسے کے ساتھ حج کا عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ وہ دونوں عیش و مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت و شہوت کے ساتھ ان کے نامہ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونوں فارغ ہوتے ہیں اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں نے ان کے گناہ بخش دیئے۔ ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونوں کے لئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیئے جاتے ہیں اور دس دس گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ راویان حدیث جناب سلمان وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیرالمومنین علی اٹھے اور عرض کیا یا حضرت میں آپ کی تصدیق کرنے والا ہوں یہ ارشاد ہو کہ جو شخص اس کار خیر میں سعی کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کا ثواب بھی متعہ کرنے والوں کے ثواب کے مانند ہے۔ پر جناب امیر نے عرض کیا کہ متعہ کرنے والوں کا کیا ثواب ہے۔ آنحضرت نے فرمایا وہ لوگ فارغ ہو کر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

• خدا تعالیٰ ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس ایزدی بجالاتے ہیں اور اس کا ثواب تاقیامت دونوں کو پہنچتا ہے۔ یہ سن کر جناب امیر نے فرمایا جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اسی پر عمل نہ کرے وہ میرے مولائیوں سے نہیں اور میں انہیں سے بیزار ہوں۔ (عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ مولف محمد باقر مطبوعہ مطبع اثنا عشری دہلی صفحہ نمبر15)

شیخ علی بن عبدالعالی در رسالہ متعہ باسناد خود روایت کرتے ہیں **من تمتع مرة واحده عتق ثلثيهمن النار و من تمتع مرتين عتق ثلثيهمن النار و من تمتع ثلث مرات عتق كلهمن النار** ترجمہ: حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ جو شخص عمر میں ایک مرتبہ متعہ کرے اس کے بدن کا تیسرا حصہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو گیا۔ جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کے بدن کا 2 تہائی حصہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو گیا اور جو تین بار متعہ کرے اس کا سارا بدن جہنم کی آگ سے محفوظ ہو گیا۔ (برہان متعہ صفحہ نمبر51)

حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا کہ کوئی متعہ کرنے والا نہیں مگر جب وہ غسل جنابت کرتا ہے تو ہر قطرے سے ستر فرشتے ایسے پیدا ہوتے ہیں جو ان دونوں کے لئے قیامت تک استغفار کرتے ہیں اور جو متعہ سے اجتناب کرتا ہے اور اس سنت کو ترک کرتا ہے اس پر قیامت تک لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کی گھڑی آجائے گی۔ (برہان متعہ صفحہ نمبر51)

اس کے علاوہ مولائی کتب میں بے شمار حوالے ہیں مگر طوالت سے بچنے کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لئے ہم محولہ بالا اقتباسات پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اگرچہ ان حوالوں کی تشریح کی تو ضرورت نہیں کیوں عام فہم ہیں پھر بھی آیئے تھوڑا سا افسوس تو کریں کہ کس طرح اعمال اسلام کے ثواب پر ایسے عمل کے ثواب کو بڑھا دیا ہے جو زنا سے کسی طرح کم نہیں۔

اب آیئے میرے ساتھ ساتھ حوالوں پر ترتیب کے ساتھ غور فرمائیں۔

1- اسلام میں بلا اختلاف حضرت محمد رسول اللہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین برگزیدہ ترین ہستیاں ہیں ان کے مرتبہ کو کوئی امتی نہیں پہنچ سکتا۔ ان کے فضائل مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ دین اسلام پر عمل کا نمونہ ہی یہ ہستیاں ہیں۔ ہم اپنے مسائل میں اولاً انہی کی اتباع کو مقدم سمجھتے ہیں۔ باقی قیاسیوں کا درجہ بعد میں آتا ہے۔

دنیا کے کسی شخص کا مرتبہ کسی بھی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنے ہی اعمال حسنہ بجا لائے۔ حضرت محمد تو خیر البشر کے علاوہ خیرالرسل بھی ہیں۔ افسوس ہے کہ مولائیوں کی جعلی روایات نے ایک عادی زانی کا مرتبہ محمد رسول اللہ سے بڑھا دیا ہے۔ اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اگر کوئی شخص یہ فعل کرتا چلا جائے تو خدا کو بھی پیچھے چھوڑ جائے گا۔ **فَاعْتَبِرُوْا يٰا اُولِى الْاَبْصَارِ**

معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی من گھڑت اور خطرے سے خالی نہیں۔ یعنی مولائیوں کا گروہ اہل اسلام کو جنسی بے راہ روی کی طرف لے جا رہا ہے کیونکہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان کے بانیوں کو معلوم تھا اور تجربہ تھا کہ جو قوم جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جائے وہ دین کے باقی ارکان کی بھی پرواہ نہیں کرتی کیونکہ یہی سب سے قبیح فعل ہے۔ برائیاں باہم منسلک ہوتی ہیں۔

کسی آدمی نے اپنی بیٹی کے لئے آنے والے رشتے کی تحقیق کرنا چاہی۔ وہ لڑکے کے ایک ہمسائے کے پاس گیا اور پوچھا کہ فلاں لڑکا کیسا ہے۔ اس نے کہا۔ لڑکا ٹھیک ہے البتہ پیاز کھاتا ہے۔ اس نے حیرانی کا اظہار کیا کہ یہ تو بڑی بات نہیں ہے اس نے کیوں ذکر کیا۔ اس کی حیرانی دیکھ کر ہمسائے نے کہا وہ پیاز اتنا زیادہ بھی نہیں کھاتا صرف اس وقت کھاتا ہے جب کباب کھاتا ہے۔ وہ مسکرا دیا۔ مگر ہمسائے نے بات جاری رکھی اور کہا کہ کباب بھی کوئی زیادہ نہیں کھاتا اسی وقت کھاتا ہے جب ساتھ شراب بھی ہو۔ پھر وہ شخص ذرا پریشان ہوا تو ہمسائے نے کہا آپ پریشان نہ ہوں۔ وہ شراب بھی اس وقت پیتا ہے جب اس نے بازار حسن کا چکر لگانا ہو۔ کیا لڑکا زنا بھی کرتا ہے۔ نہیں دوست وہ اتنا زیادہ بھی عادی نہیں ہے۔ یہ کام تو وہ اس وقت کرتا ہے جب چوری ڈاکے کا مال خوب اس کے پاس ہو۔ وہ شخص سر پیٹ کر اٹھا اور واپس چلا گیا۔

مولائی کا دعویٰ ہے کہ ان کا مذہب آل محمد کا مذہب ہے تو کیا یہ آل محمد کا مذہب ایسا ہو سکتا ہے۔

2- حوالہ دوبارہ پڑھیں ہمارے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے دیکھا کہ متعہ کے کیا فضائل بیان ہو رہے ہیں۔ حالانکہ متعہ مولائیوں کے ان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسائل میں سے ہے جن کو وہ اپنے بچوں کے سامنے بیان نہیں کرتے اور اگر ان سے آپ تذکرہ کریں گے تو ایسے کام سے اکثر مولائی حضرات انکار کریں گے کیونکہ متعہ کی قباحت کو وہ جانتے ہیں۔

میرے ایک دوست نے ایک مولائی سے سوال کیا جو متعہ کے فضائل اور اس کی حلت بیان کر رہا تھا کہ زیدی صاحب اگر کوئی آپ کی لڑکی سے متعہ کرنا چاہے تو کیا آپ اجازت دے دیں گے کہنے لگے میرے سر کہا کرتے ہیں کہ اسلام کے بعض احکام کو ماننے کو جی نہیں چاہتا۔

حج کے بارے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص حج کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو۔

آپ نے دیکھا کہ متعہ کا ثواب حج اور عمرے سے بھی بڑھ گیا۔

راہ خدا میں اپنی قیمتی اور پیاری اور دوسرے بے شمار انسانوں کے لئے مفید جان کو قربان کرنے والے کے لئے ثواب کے ضمن میں حدیث پاک ہے کہ اس کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ فضیلت تو سمجھ میں آتی ہے کہ دین کے لئے اس نے کیسا عظیم عمل کیا ہے۔ مگر شہوت رانی کون سا عمدہ عمل ہے جس کا اجر اتنا عظیم ہو۔

شادی جو کہ سب انسانوں کی ضرورت اور تمام انبیاء کی سنت رہی ہے کیا متعہ جو کہ خود مولائیوں کے نزدیک ایک عارضی نکاح ہے، شادی کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر بھی شادی کے لئے ایسے فضائل بیان نہیں ہوئے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۔ تیسری روایت پر گہری نظر سے غور کرنا ہو گا۔ کیا یہ سازش نہیں کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے اعمال حسنہ کی نسبت متعہ یعنی اعلانیہ زنا کا ثواب کہیں زیادہ بتایا جائے۔ اس کے پیچھے جو مقصد کار فرما ہے وہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ مسلمان اعمال صالحہ کو ترک کریں اور شہوت رانی میں غوطہ زن رہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو کیا دوسری قوموں یعنی یہود و نصاریٰ کے لئے ہم تر نوالہ نہ بن جائیں گے۔ خاص کر یہودی کو اس سے فائدہ ہو گا جن کی یہ سازش معلوم ہوتی ہے۔ جیساکہ ہم پچھلے صفحات میں بیان کر چکے ہیں کہ مولائی فرقے کا بانی عبداللہ بن سبا تھا جو یہودیوں میں سے مسلمان ہوا تھا اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتا رہتا تھا۔ جیساکہ وہ حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کو دل سے نہیں مانتا تھا اور لوگوں کو کہتا پھرتا تھا کہ خلافت حضرت علی کا حق تھا وغیرہ وغیرہ۔

بات متعہ اور اعمال و ارکان اسلام کی ہو رہی ہے جس کے ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس آیت شریفہ سے مولائی حضرات متعہ کی حالت ثابت کرتے ہیں سنی علما اسی سے اسکی نفی کرتے ہیں۔ مناسب ہو گا کہ وہ آیت بمعہ ترجمہ یہاں درج کر دی جائے۔ یہ سورۃ نساء کی 23 ویں آیت اور پانچویں پارے کی شروع کی آیت ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ و اُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا○ ترجمہ: اور نکاح بندھی عورتیں (حلال نہیں) مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ (یعنی لونڈیاں) حکم ہو اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جو ان کے سوا ہیں۔ یوں کہ طلب کرو اپنے مالک کے بدلے قید میں لانے کو نہ کہ مستی نکالنے کو۔ پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق جو مقرر ہوئے (یعنی حق مہر) اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی رضامندی سے مقرر کئے پیچھے۔ اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان عورتوں کا ذکر کیا ہے جن سے نکاح جائز نہیں اور اس آیت میں ان کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح جائز قرار دیا ہے اور میاں بیوی کی رضامندی سے مقرر کئے گئے حق مہر کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اس میں مختصر و معین وقت کے نکاح کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر مدت معین کرنے کا ذکر ہوتا تو حق مہر کو بھی وہ رقم قرار دیا جا سکتا تھا جو عورت سے فائدہ اٹھانے کے لئے دی جاتی۔

اگر متعہ کا حکم ہوتا بھی تو:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(الف) یہ ایک جائز فعل ہوتا لہٰذا قرآن میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہوتی۔

(ب) یہ ایک فطری تقاضے کو پورا کرنے کے لئے ہوتا نہ کہ اس کا ثواب دوسرے اعمال حسنہ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سچ بولنا ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنا، معاملات میں دیانتداری، ایثار وغیرہ کے ثواب سے بڑھ جاتا۔ چہ جائیکہ کہ پیغمبر اسلام سے متعہ کرنے والے کا مرتبہ زیادہ ہو جاتا۔

(ج) جائز عمل کے تمام مسلمان قائل ہوتے بلکہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

(د) اس کو چھپانے اور اس سے شرمانے کی کیا ضرورت تھی۔

(ر) مولائی کہتے ہیں کہ پیغمبر اسلام اور صحابہ کرام کے زمانے میں یہ فعل ہوتا تھا حضرت عمرؓ نے اس کو بند کر دیا تھا۔ کیا حضرت عمرؓ کو اس کے ثواب کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے نماز روزہ وغیرہ کو بند کیوں نہ کیا جس میں مشقت بھی زیادہ تھی۔ حضرت عمرؓ کو اس کے بند کرنے سے ذاتی فائدہ کیا ہوا اور قوم کو کیا فائدہ پہنچا۔ اگر متعہ جائز ہوتا تو حضرت عمر خود بھی اس سے فائدہ اٹھاتے۔ بند نہ کرتے۔

۹ قرآن میں لکھا ہے کہ ہم نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے یعنی مؤنث و مذکر جس سے ان کی نسلوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ کم و بیش تمام جانداروں کی پیدائش کا قانون یہی ہے کہ نر و مادہ کے ملاپ سے افزائش نسل ہوتی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ فرشتوں کی پیدائش کا الگ کوئی قانون بیان نہیں ہوا۔ اس روایت میں فرشتوں کی پیدائش کا انوکھا قانون بیان ہوا ہے۔ آج تک تو علم میں یہ بات آئی ہے کہ فرشتے نوری مخلوق ہیں پھر ہمارے لئے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ غسل جنابت کے پانی کے قطروں سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ فرشتوں کی یہ تذلیل تو ہے ہی کیا یہ خدائی قانون پیدائش کے بھی خلاف نہیں ہے۔

لہٰذا روایت من گھڑت ہے۔

متعہ کرنے والا تو محمد رسول اللہ سے بڑھ کر مرتبہ رکھتا ہے اس کے لئے فرشتوں کی دعاؤں کی کیا ضرورت ہے۔

متعہ فرض عین تو نہیں مانا جاتا پھر ترک کرنے والے پر قیامت تک لعنت کا کیا جواز ہے۔

اے گروہ مولائی! خدارا آلِ محمد کو بخش دو۔ ایسی روایات کے ماننے سے انکار کر دو اور جن پر درود بھیجتے ہو ان پر بہتان باندھنے والوں پر لعنت بھیجو۔ کوئی حرج نہیں وہ جھوٹے ہیں اور خدا نے جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے۔

کیا متعہ کے زنا ہونے کے بارے میں کوئی شبہ باقی رہ گیا ہے؟

اب چند سطور میں ہم زنا اور متعہ کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں۔

1- زنا کے لئے گواہ نہیں رکھے جاتے۔ متعہ کے لئے بھی گواہوں کی ضرورت نہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۶۔ زنا چھپ کر کیا جاتا ہے۔ متعہ بھی چھپ کر کیا جاتا ہے۔ کسی پر ظاہر کرنا مناسب خیال نہیں کیا جاتا۔

۷۔ زنا میں والدین اور دوسرے لوگوں کی رضامندی شامل نہیں ہوتی۔ متعہ میں بھی صرف مرد اور عورت اپنی رضامندی سے سب کام کرتے ہیں۔

۸۔ زنا میں نکاح کے کسی قسم کے الفاظ نہیں پڑھے جاتے مگر متعہ میں کچھ الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔ البتہ متعہ کے صیغے مرد اور عورت خود ہی پڑھ لیتے ہیں۔ کسی نکاح خواں کی ضرورت نہیں۔

۹۔ زنا کرنے سے اگر کسی کے بچہ پیدا ہو جائے تو وہ مرد کی جائداد کا وارث نہیں ہوتا۔ متعہ سے بھی اگر بچہ پیدا ہو جائے تو وہ باپ کی جائداد کا وارث نہیں ہوتا۔

۱۰۔ زنا کرنے والا کوشش کرتا ہے کہ عورت کو بچہ پیدا نہ ہو متعہ کرنے والوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ ایسے طریقے سیکھیں جن سے بچہ پیدا نہ ہو سکے۔

۱۱۔ زناکاروں کے پاس پکڑے جانے کی صورت میں میاں بیوی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا اگرچہ وہ پولیس کو پہلا بیان یہی دیتے ہیں کہ ہم میاں بیوی ہیں۔ متعہ کاروں کے پاس بھی پولیس سے بچنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہوتا کہ انہوں نے متعہ کیا ہوا ہے۔

فرق صرف یہ ہے کہ زنا کو کوئی جائز قرار نہیں دیتا البتہ متعہ کو دنیا کی واحد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قوم مولائی جائز قرار دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو کافروں کے فتنوں اور سازشوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین!

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولائی اور صحابہ کرام

انبیاء علیہم السلام کے بعد روئے زمین پر زیادہ خوش نصیب اور عزت والی جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی جماعت ہے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے اور ان کی صحبت میں رہے اور ان کی صحبت کی وجہ سے صحابہ کرام کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہیں می سے آل محمد اور اہل بیت قرار پائے۔ صحابہ اور اہل بیت میں کسی عداوت یا دشمنی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اثر تھا کہ صد سالہ دشمنیاں اور رقابتیں یکسر ختم ہو گئیں۔ قرآن مجید نے ان کے درمیان محبت، الفت، اخوت، رفاقت کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ اس کے بعد کسی اور سند کی ضرورت نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَالَّذِي اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِا لْمُؤْ مِنِين وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلوبِهِمْ وَ لٰكِنَ اللّٰهَ اَلَّفَ بينهُمْ اِنَّهٗ عزيزٌ حَكِيْمٌ○

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ترجمہ: اے نبیؐ اس اللہ نے تجھے قوت اور طاقت دی۔ اپنی مدد اور مومنین کے ذریعے اور الفت ڈالی ان کے دلوں میں اگر تو خرچ کر دیتا جو کچھ زمین میں ہے سب نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈالی ان میں بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ انفال آیت نمبر63-62)

اس کے علاوہ قرآن مبین نے ان حضرات کے اس باہمی اتفاق و اتحاد کو ایک نعمت قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ (آل عمران آیت نمبر 103)

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور پھوٹ مت ڈالو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ جبکہ تھے تم آپس میں دشمن۔ پھر الفت دی تمہارے دلوں میں۔ اب ہو گئے تم اس کے فضل سے بھائی۔

قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ صحابہ کرامؓ کافروں کے حق میں تو سخت تھے مگر آپس میں نرم دل، رحیم اور شفیق تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رحمآء بینھم (سورۂ فتح)

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار
پر سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں۔

مہاجرین و انصار کے لئے صریح نص کے ساتھ یہ آیت ربانی وارد ہوئی ہے:

انَّ الذینَ آمنوا و ھاجَرُوْا وَ جَاھَدُوا بِاموالِھِمْ وَ انْفُسِھِمْ فِی سبیل اللّٰہِ وَالذینَ اٰوَوْ وَّ نَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ بعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ ط

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور لڑے اپنے مال اور
جان سے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی
(مہاجرین اور انصار) وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

(سورۃ انفال آیت نمبر72)

صحابہ کرامؓ نے دشمنانِ اسلام کے مقابلے میں خود آنحضرتؐ کی حیات
میں اور پھر آپ کے بعد بھی شجاعت کے جوہر دکھائے اور دشمنان اسلام کو
پے در پے ناقابلِ فراموش شکستیں دے کر اسلامی مملکت قائم کی۔ یہودیوں کے
غرور کو توڑا اور قیصر و کسریٰ کی مملکت کو مٹا کر سامراجیت کا خاتمہ کر دیا۔
ملی ہوئی اسلامی فتوحات کو دیکھ کر اسلام دشمن عناصر کو یقین ہو گیا کہ
مسلمانوں کا مقابلہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ اسی لئے مسلمانوں کی خیراندیشی
کا لبادہ اوڑھ کر پس پردہ اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے۔ انہیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سازشی افراد میں عبداللہ ابن سبا یہودی کی شخصیت نمایاں ہے جس کا تفصیلی ذکر پہلے باب میں آ چکا ہے۔

پس صحابہ کرام کا کردار قرآن سے ثابت ہے کہ بے داغ تھا نیز وہ تمام ایک دوسرے کے محب اور دوست اور احترام کرنے والے تھے اور کوئی ان میں سے ایسا نہ تھا جو ملعون و مطعون شمار کیا جائے جیساکہ مولائی حضرات بعض کو اچھا اور بعض کو بُرا سمجھتے ہیں اور تبرا، تولہ کے قائل ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم چند اصحاب رسول کا ذکر کرتے ہیں۔

ابوبکر صدیقؓ

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ

ترجمہ: جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ ہیں۔

لقب صدیق کا حقدار کون

ظاہر ہوتا ہے کہ اس ترتیب سے انبیاءؑ کے بعد امت میں پہلا درجہ صدیقین کا ہے اور صدیقین میں اول نمبر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق حضور کے ساتھ مصلا، مسند، سفر و حضرت اور غار و مزار ثانی اثنین ہیں۔ یہ حقیقت ہے جس کا انکار کوئی باشعور انسان نہیں کر سکتا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولائی اور سنی کی مستند کتابوں سے اظہر من الشمس ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ برحق ہیں۔ مولائی اور سنی کتابوں میں بے شمار حوالے موجود ہیں جس سے ان کی صداقت و عظمت ثابت ہے۔ مثلاً

۱ علی ابراہیم قمی المتوفی 307ھ اِذْهُمَا فِي الغار کے واقعہ میں حضرت امام جعفر کی روایت نقل کرتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر سے فرمایا کہ آپ "صدیق" ہیں (تفسیر قمی صفحہ نمبر266 طبع ایران)

۲ مولائیوں کے بزرگ سید نوراللہ شوستری نے اپنی کتاب احقاق الحق کے صفحہ نمبر29 پر لکھا ہے:

امام باقر سے کسی نے تلوار کے دستہ پر چاندی لگانے کے بارے میں سوال کیا تو جواب میں امام صاحب نے فرمایا کہ ابو بکر صدیق نے بھی اپنی تلوار کے دستہ پر چاندی لگائی تھی۔ راوی نے عرض کیا کہ حضرت آپ بھی ان کو صدیق کہتے ہیں۔ آپ یہ سن کر اچھل کر کھڑے ہو گئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور غصہ میں فرمایا ہاں وہ صدیق ہیں۔ ہاں وہ صدیق ہیں۔ پس جو شخص ابو بکر کو صدیق نہ کہے اس کی بات کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں سچا نہ کرے۔

امام جعفر صادق کے نانا کون ہیں

۱ قَالَ جَعْفِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَبِیْ فَعَلَ ذٰلِكَ ابوبکرِنِ الصَّدِیق بَعْدَهٗ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(الجعفریات مع قرب الاسناد صفحہ نمبر45 طبع ایران)

ترجمہ: حضرت جعفر صادق نے فرمایا میرے والد محمد باقر نے فرمایا حضرت رسول اکرمؐ کے بعد ابو بکر صدیق نے بھی اسی طرح عمل کیا ہے۔

4- یحیی عبداللہ بن جعفر نے ایک مسئلے کی بابت حضرت جعفر صادق سے روایت کرتا ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں قَالَ اَخْبَرَنِی جَدِ القَاسِمُ بْنُ محمدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِن الصَدِیْق ترجمہ: امام نے فرمایا اس مسئلے کے بارے میں میرے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق نے مجھے بتایا۔ (ایضاً صفحہ نمبر24)

5- مولائیوں کا شہید ثالث قاضی نوراللہ شوستری المتوفی 1019ھ روایت کرتا ہے حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ابوبکرن الصِدِیْق جَدِّی هَلْ یَسُبُّ اَحَدٌ آبَاءَهٗ لَقَدْ مَنِیَ اللّٰهَ اِنْ لاَّ اُقَدِّمَهٗ (احقاق الحق جلد نمبر1 صفحہ 30 مطبوعہ ایران) ترجمہ: ابو بکر صدیقؓ میرے نانا ہیں کیا کوئی اپنے آبا و اجداد کو گالی دینا پسند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی مرتبہ و عزت نہ بخشے اگر میں صدیق کو مقدم نہ سمجھوں۔

6- احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی مولائی لکھتا ہے کہ حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

لَسْتُ بِمُنْکِرٍ فَضْلَ اَبِی بَکْرٍ

ترجمہ: میں ابو بکر کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں۔ (احتجاج طبرسی جلد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نمبر2 صفحہ نمبر246 طبع نجف)

آئمہ ابو بکر صدیقؓ کی نسل سے ہیں

۱۔ احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی اپنی مایہ ناز کتاب میں مزید لکھتے ہیں۔ امام محمد باقر نے فرمایا

لَسْتُ بِمُنْكِرٍ فَضْلَ عُمَرَ وَ لٰكِنَّ ابابَكْرٍ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ

ترجمہ: میں حضرت عمر کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں لیکن یہ ضروری ہے کہ ابو بکر عمر سے افضل ہیں۔ (احتجاج طبرسی جلد نمبر2 صفحہ نمبر247)

۱۱۔ مولائیوں کا محدث سید نعمت اللہ الجزائری المتوفی 1112ھ لکھتا ہے:

اِنَّ الْآئمةَ عَلَيهِمُ السلامُ من نَسْلِهٖ وَ ذَالِكَ لِاَنَّ اُمَّ فَرْوَةَ هِيَ امُّ الصَّادِقُ عليه السَّلَامُ بِنْتُ القاسِمُ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ

(انوارِ نعمانیہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر60 مطبوعہ ایران)

ترجمہ: بیشک آئمہ کرام حضرت ابو بکر صدیق کی نسل سے ہیں کیونکہ حضرت صادق علیہ السلام کی والدہ ام فروہ قاسم بن محمد بن ابی بکر کی دختر ہیں۔

۱۔ مولائیوں کا سکتہ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی متوی 328ھ اپنی مایہ ناز کتاب اصول کافی جلد نمبر1 کے صفحہ 472 کتاب الحجت میں لکھتا ہے:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وَ اُمُّهٗ اُمُّ فروة بنتُ القاسِمُ بْنِ محمدِ بنِ ابی بکر وَ اَمَّهَا اسما بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر

ترجمہ: حضرت جعفر صادق کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہیں اور ام فروہ کی والدہ اسما بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر ہیں۔

10- حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

والَدَنِی ابوبکرِنِ الصِدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ

ترجمہ: مجھے ابو بکر صدیق نے دو طرف سے جنا۔ یعنی ان کے پوتے اور پوتی کی اولاد ہوں۔

اب ہم چند حوالے اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے حضرت ابو بکر صدیق کی فضیلت کے بارے میں درج کرتے ہیں:

11- خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر و عمر اور میں ثبیر پہاڑ پر نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے کہ پہاڑ ہلنے لگا۔ آپ پیغمبر اسلام نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مار کر فرمایا اُسْکُنْ ثَبِیرُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نبی وَ صَدِیْق وَّ شَهِیْدان ترجمہ: اے ثبیر ساکن ہو جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (ترمذی، نسائی، دار قطنی، بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب مناقب عثمان)

نبوت کا گواہ کون

12- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی اکرمؐ اور پہاڑ پر تھے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان کے ساتھ ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ بھی تھے۔ جبل احد حرکت کرنے لگا تو حضورؐ نے اس کو فرمایا اُثْبت اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نبی وَّ صَدِیْقٌ وَّ شَهِیْدَانِ ترجمہ: اے احد ساکن ہو جا کیونکہ تیری پشت پر ایک نبی ایک صدیق دو شہید ہیں۔ (بخاری باب فضائل ابی بکر)

۱۱ حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت بی بی ام ہانی نے مجھے بتایا کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب میں معراج پر گیا اور پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس واقعے کی اطلاع قریش کو دوں انہوں نے صاف انکار کر دیا وَ صَدَّقَهٗ ابوبکرٍ فَسُمِّیَ یَوْمَئِذِنِ الصدیق اور حضرت ابوبکر نے اس واقعہ کی تصدیق کی پس اس دن سے ان کو صدیق کا نام دیا گیا۔ (طبرانی کبیر جلد نمبر1 حدیث 15 مطبوعہ بغداد)

کس کا نام آسمان سے اترا

۱۹ حضرت حکیم بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر فرما رہے تھے: اُنْزِلَ اسمُ ابی بکر من السَّمَآءِ الصِّدِّیْقُ ترجمہ: حضرت ابوبکر کا نام آسمان ہی سے صدیق نازل ہوا۔ (طبرانی کبیر جلد نمبر1 حدیث نمبر14 مطبوعہ بغداد)

قارئین کرام! ہم نے چودہ حوالے مولائی اور سنی مستند کتب سے دیئے ا ۱۔ جن میں حضرت ابو بکر صدیق کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ جب آئمہ طاہرین اور مولائیوں کے دوسرے بزرگ حضرت ابوبکر کی فضیلت اور صدیقیت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے قائل ہیں اور اسی وجہ سے ان کا احترام بھی کرتے ہیں اور کبھی بھی ان کے بارے میں بریت تو درکنار بے احتیاطی سے بات بھی نہیں کی۔ حضرت علیؓ سے لے کر امام حسن عسکری تک کسی بھی بزرگ نے حضرت ابوبکر صدیق کی فضیلت کا انکار نہیں کیا۔ یہ سب حضرات اہل ایمان میں تھے۔ اہل ایمان صحابہ کی عظمت کا انکار کیونکر کر سکتے جبکہ قرآن میں ان کی آپس میں محبت، عظمت اور اتحاد و یگانگت کا تذکرہ واضح الفاظ میں ملتا ہے جیساکہ آپ نے شروع کے حوالوں میں پڑھا ہے۔

پھر آج کل کی مولائی برادری کس کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان کی شان میں گستاخیاں کرتی ہے، گالیاں دیتی ہے اور لعنت کرتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ خدا ان کی تعریف کرے، رسولؐ ان کی تعریف کرے مسند علم و دین پر جانشین رسولؐ ان کی عظمت و شرافت کے گیت گائیں مگر ان کے پیروکار اور مومن کہلانے والے صحابہ کرام کو برا کہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں ہم اس کو گالی، لعنت یا تبرا کا نام دیتے ہیں مگر وہ جو کچھ کرتے ہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے "گالی" اس کے لئے بہت ہلکا لفظ ہے۔ اس لئے ہمارا ان کو مشورہ ہے کہ اپنے سینے میں اپنے ایمان کو ٹٹولیں۔

بعض صحابہ کرام کے بارے میں مولائیوں کا رویہ بڑا متعصبانہ ہے۔ ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ تاریخ کسی معاملے میں خاموش ہو تو اپنے ناپسندیدہ شخص کے بارے میں تعصب کی بنا پر غلط باتیں مشہور کی جا سکتی ہیں۔ دوسری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صورت یہ ممکن ہے کہ مخالفوں کی کتابوں میں کسی کے فضائل بیان کئے گئے ہوں تو ضد اور ناپسندیدگی کی وجہ سے ان تحریروں کو اہمیت نہ دی جائے اور بندہ اپنے موقف پر قائم رہے۔ مگر جب اپنی کتابوں میں بھی اسی شخصیت کے فضائل اپنے ہی معتبر اکابرین کی زبان سے درج موجود ہوں تو پھر صورت حال بہت مختلف ہو جاتی ہے۔ بات نہ چاہتے ہوئے بھی ماننی پڑ جاتی ہے۔ تحقیق کرنے سے حق واضح ہو جاتا ہے۔ مبلغ کا کام یہی ہوتا ہے کہ محقق کو تحقیق میں مدد دے۔ محقق کا کام حق بات کی کھوج لگانا ہوتا ہے۔ اگر دلائل سے اور مستند اور معتبر حوالوں سے حق آشکار ہو جائے تو محقق کو اسے قبول کر لینا چاہئے۔

علمی دنیا میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ اپنے پہلے سے طے شدہ عقیدے کو درست ثابت کرنے کے لئے ہی تحقیق کرتے ہیں اور اگر اپنے موقف کے خلاف حوالے مل جائیں تو اسے یکسر نظرانداز کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ ہرگز درست نہیں ہے۔

جب دو فریقوں میں کسی مسئلے پر اختلاف ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ دونوں درست نہیں ان سے ایک ہی حق پر ہے۔ البتہ دونوں غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ یہ موقف رکھنے والا فریق درست ہے حق پر ہے۔ دو اور دو تین کہنے والا حق پر نہیں اور دو اور دو پانچ بتانے والا بھی حق پر نہیں۔

ختم نبوت کے بعد امام کون

تحقیق کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ حق بات کو معلوم کر کے مان لینا ہے۔ یہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ذہن میں رکھنا چاہئے کہ مسئلے میں تضاد کی صورت میں اپنا موقف بھی غلط ہو سکتا ہے۔ تضاد اسی وقت پیدا ہوتا جب ایک فریق ضرور غلطی پر ہو۔ پس جب تحقیق کرنے لگیں تو ذہن کو پہلے معلوم و طے شدہ موقف سے خالی کر لیں اور پھر کتاب اللہ، احادیث نبوی اور اقوال بزرگان دین کی طرف رجوع کریں۔

آپ نے ہماری اصولی بات سمجھ لی ہو گی تو آیئے محولہ بالا اقتباسات کی روشنی میں طے کریں کہ صحابہ کرام خصوصاً ابوبکر صدیق کے بارے میں ہمارا کیا رویہ ہونا چاہئے۔

ہم تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں لکھا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کو صدیق کہا گیا اور مولائی سنی کتب میں سے حوالے بھی دیئے گئے ہیں جبکہ مولائی انہیں "صدیق" نہیں مانتے۔

اسی طرح مولائی انہیں حضور نبی اکرمؐ کے بعد ان کے معلے کا وارث بھی نہیں مانتے حالانکہ مولائیوں اور سنیوں کی معتبر کتب میں جو کچھ لکھا ہے وہ درج ذیل ہے:

۱۔ فَقَالَ اِنَّ رسولاَللّٰہِ صَلی اللّٰہُ علیہ وسلم یَامُرُکَ اَنْ تُصَلِّی بالناس ترجمہ: پس اس شخص نے کہا کہ اے ابوبکر آپ کو رسول اللہؐ حکم فرماتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

(مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ، بخاری شریف کتاب الاذان)

۲۔ عَنْ عائشة قالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رسول اللّٰہِ علیہ وسلم جَآءَ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِصَلٰوةٍ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے ایام مرض میں حضرت بلال نے حضور کو نماز پڑھانے کے لئے عرض کیا آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

(مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ)

۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجْعِ رسول اللّٰهِ عليه وسلم الذي تُوُفِّيَ فِيْهِ ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت کے دوران حضرت ابوبکر صدیق نماز پڑھاتے رہے۔

۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم ثَلَاثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبو بكرٍ يَتقدَّمُ

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری ایام مرض میں تین دن تک نماز پڑھانے نہیں نکلے۔ اس دوران نماز کے لئے اقامت ہوتی تو ابوبکر آگے بڑھ کر نماز پڑھاتے تھے۔

(مسلم شریف کتاب الصلوٰۃ)

۱۰ يَا بَلَالُ اِذَا حَضَرُ الْعَصْرُ وَلَم اٰتِ فَمُرْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ وَ لَمَا اَذَنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالِ اَبِيْ بَكْرٍ تَقَدَّم فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ: اے بلال جب نماز عصر کا وقت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہو جائے اور اس میں نہ ہوں تو ابو بکر کو کہنا کہ نماز پڑھائے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان دی پھر اقامت کہی اور ابو بکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابو بکر نے نماز شروع کی۔

(نسائی باب استخلاف الانعام اذاغاب)

حضرت علیؓ نے ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے نماز ادا کی

اب چند حوالے کتب مولائی سے درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ مولائیوں کے علامہ ابراہیم بن حسین الدنبلی المتوفی 1291ھ الدرۃ نجفیہ شرح نہج البلاغہ صفحہ نمبر225 مطبوعہ نجف عراق اور ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ جلد نمبر1 صفحہ 184 مطبوعہ ایران میں لکھتے ہیں:

ثُمَّ اشْتَدَّ بِهِ الْمَرَضُ وَكَانَ عِنْدَ خِفَّةِ مَرَضِهِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِنَفْسِهِ وَ قَدِ اخْتُلِفَ فِي صَلٰوتِهِ بِهِمْ اِلَّا صَلٰوةً وَّاحِدَةً وَّ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِي خَرَجَ رسول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم فِيْهَا يَتَهَادٰى بَيْنَ عَلِي وَّ الْفَضْلِ فَقَامَ فِي الْمِحْرَابِ مَقَامَهُ وَ تَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدِيْ وَ هُوَ الْاَكْثَرُ الْاَشْهَدُ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ آخِرَ الصَّلٰوةِ فِيْ حَيَاتِهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم بالناسِ جَمَاعَةً وَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ بَعْدَ ذَالِكَ يَوْمَيْنِ ثُمَّ مَاتَ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ترجمہ: پھر آپ کا مرض بڑھ گیا اور آپؐ اس وقت تک لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے جب تک بیماری میں تخفیف رہی۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے بارے میں مولائیوں کا اختلاف ہے یہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے ایک ہی نماز پڑھائی ہے۔ جس کے لئے آپؐ حضرت علی اور فضل بن عباسؓ کے سہارے گھر سے مسجد تشریف لائے اور محراب میں اپنی جگہ پر آکر کھڑے ہو گئے اور صدیق اکبر پیچھے ہو گئے۔ میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں یہ آخری نماز نہ تھی بلکہ اس کے بعد بھی دو دن ابوبکرؓ نماز پڑھاتے رہے پھر رسول اللہؐ کا وصال ہوا۔

لہ مولائیوں کا محدث احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی اور علی بن ابراہیم قمی المتوفی 307ھ لکھتے ہیں:

ثُمَّ قَامَ وَ تَهَيَّا لِلصَّلٰوةِ وَ حَضَرَ الْمَسْجَدَ وَ صَلّٰى خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ

ترجمہ: پھر حضرت علی اٹھے اوز نماز کے لئے کھڑے تیار ہوئے اور مسجد میں جاکر ابوبکرؓ کے پیچھے نماز ادا کی۔ (احتجاج طبرسی جلد نمبر1 صفحہ نمبر126 مطبوعہ نجف عراق)

حضرت علیؓ پانچوں وقت کی نماز مسجد نبوی میں ادا کرتے تھے

ا وَ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الصَلٰوتِ الْخَمْسَ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ کَیْفَ بَنَتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ علیہ وسلم۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ پانچوں وقت کی نماز مسجد میں ادا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہؐ کی صحت کیسی ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس ہلالی صفحہ 353 مطبوعہ قم ایران)

4- مولائیوں کا رئیس المحدثین عبداللہ بن جعفر الحمیری قمی المتوفی 292ھ جو حسن عسکری کا بلاواسطہ خاص شاگرد ہے، وہ روایت کرتا ہے:

عن علی ابن ابی طالب علیہ السلام قَالَ لَمَّا استخلَفَ اَبُوْبَکْرٍ صَعِدَ المنبر فی یَوْمِ الْجُمْعَةِ فَقَدْ تَهَیَّا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ لِلْجُمُعَةِ

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ جب ابوبکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو بروز جمعہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حضرت حسن و حسین نے نماز جمعہ پڑھنے کی تیاری کی۔ (الجعفریات مع قرب الاسناد صفحہ 212 مطبوعہ قم ایران)

قارئین کرام! ہم نے سنیوں کی کتابوں سے پانچ اور مولائیوں کی کتابوں سے چار حوالے درج کئے ہیں۔ ان تمام حوالوں سے ایک ہی بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت رسولِ اکرمؐ نے اپنے بعد حضرت ابوبکر صدیق کی امامت کا واضح

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علم دیا ہے۔ جسے تمام صحابہ بشمول حضرت علیؓ اور شہزادگان حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے قبول فرمایا اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہے کہ تمام صحابہؓ حضورؐ کی زندگی میں بھی اور آپؐ کے وصال کے بعد بھی حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔

کیا یہ ان پر اعتماد کی انتہا نہیں کہ اسلام کے اہم ترین رکن کی امامت ان کے سپرد کی گئی اور سب کی طرف سے قبول بھی کر لی گئی۔ حضورؐ کے اس عمل سے یہ بات ثابت و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضورؐ کے بعد فوری طور پر قوم کو سنبھالنے کا فریضہ بھی انہی کے سپرد کیا گیا ہے۔ ان کی عظمت و شرافت اور اہلیت کو پبلک کے سامنے نمایاں کر دیا گیا تھا تاکہ بعد میں لوگوں کو یہ سمجھنے میں آسانی رہے کہ خلافت کا حقدار کون ہے۔ یہی وجہ تھی کہ کسی طرف سے انہیں مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اسے کہتے ہیں پیغمبر کی فراست، جو اپنی نفسانی خواہشات کے تحت کوئی کام نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے اور وہی حکم دیتا ہے جو وحی اور منشائے الٰہی کے مطابق ہو۔ اب حکم الٰہی اور حکم رسول کو قبول کر لینے والوں اور انکار کرنے والوں کے ایمان کا موازنہ آپ خود کرتے رہیں۔ تاہم ہمارے اگلے نکتہ کا مطالعہ فرمائیں۔

ہمیں یہ تسلیم ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے اپنے بعد ایسی کوئی تحریر نہیں چھوڑی جس سے جانشینی کا فیصلہ بلا اختلاف ہو جاتا اسی لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کو بعض اصحابہؓ نے تھوڑے سے تردد کے بعد قبول کیا۔ البتہ حضرت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کی شان میں حضورؐ نے بہت کچھ فرمایا مگر حضرت ابوبکرؓ کو اپنی زندگی میں اپنے مصلے پر نماز کی امامت سپرد کر کے ان کی فضیلت و اہلیت باقی تمام پر نمایاں کر دی۔

مذکورہ بالا چاروں اصحاب کے فضائل حضورؐ نے بیان کئے تھے اس لئے چاروں کو یکے بعد دیگرے خلافت بھی ملتی رہی۔ سب انہیں قبول بھی کرتے رہے پھر بعد والوں کی تکلیف ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ اپنے بزرگوں کی فضیلت بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور پیروی بھی نہیں کرتے۔ کیا ان پر بھی تو ہنوز شک و شبہ تو نہیں؟

خلفائے ثلاثہ کی بیعت کا مسئلہ

گذشتہ سطور میں ہم حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت اور نماز کے لئے ان کی امامت کو جائز ثابت کر چکے ہیں جبکہ حضرات مولائی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو باطل قرار دیتے ہیں اور وہ صرف حضرت علی کی خلافت کو درست مانتے ہیں۔ حالانکہ حضرت علیؓ خلفائے ثلاثہ کو برحق مانتے ہیں اور یکے بعد دیگرے ان کی بیعت بھی کرتے رہے۔ خلافت کے ناجائز ہونے پر ہی مولائیوں نے اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے مومن ہونے کے بھی منکر ہیں۔ اگر ہم بحوالہ بات نہیں کریں گے تو راقم اور قاری دونوں سے انصاف نہیں ہو گا اور مولائی عوام جن کو اپنی کتابوں تک رسائی نہیں اور وہ نہیں مانتے کہ ان کے علماء جو عقائد رکھتے ہیں اور مجالس میں ان کے لئے بیان کرتے ہیں، کن کتابوں میں لکھے ہیں، وہ شک و تذبذب میں رہیں گے اور ہماری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اولیاء کے باتوں کی تحقیق سب کے لئے مشکل ہو گی۔ چنانچہ ہم چند حوالے درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جو ہمارے موضوع یعنی "مولائی اور صحابہ کرام" سے تعلق رکھتے ہیں:

۱ تفسیر قمی میں ہے کہ فلق جہنم کی ایک گہرائی ہے جس کی حرارت کی شدت سے اہل جہنم بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں اس فلق نے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے دم کشی کی اجازت مانگی تھی۔ اجازت ملنے پر جب دم کھینچا تو تمام جہنم بھڑک اٹھا اور اس گہران میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی حرارت سے اس گہران میں رہنے والے بھی پناہ مانگتے رہے ہیں۔ اس صندوق میں چھ آدمی پہلوں میں سے ہوں گے اور چھ پچھلیوں میں سے ہوں گے۔ اول کے چھ آدمی یہ ہیں۔ آدم کا بیٹا جس نے اپنے بھائی کو سب سے پہلے قتل کیا۔ نمرود جس نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈلوایا تھا۔ فرعون جس نے موسیٰ سے مقابلہ کیا تھا۔ سامری جس نے سب سے پہلے گاؤسالہ پرستی سکھائی تھی۔ پانچواں وہ جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا یعنی ان سے عزیز کو خدا کا بیٹا کہلوایا تھا۔ وہ شخص جس نے نصرانیوں کو نصرانی بنا دیا یعنی تثلیث کو ان کے عقیدے میں داخل کر دیا اور حضرت عیسیٰؑ کو ان سے خدا کا بیٹا کہلوا دیا۔ اور پچھلوں میں سے چھ یہ ہوں گے۔ حضرت اول ابوبکر، جناب ثانی حضرت عمر، مسٹر ثالث حضرت عثمان، چوتھا جس کو نواصب نے چہارم مانا وغیرہ۔ (ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر638)

۲ تفسیر مقبول کا مصنف ایک حدیث کے حوالے سے لکھتا ہے۔ ان پانچ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جھنڈوں میں سے پہلا جھنڈا اس امت کے گوسالہ ابوبکر کا ہو گا۔ اس میں آنحضرت فرماتے ہیں کہ میں ان سے سوال کروں گا تم نے میرے بعد ان دو گرانقدر چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا تھا کیا برتاؤ کیا۔ وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر یعنی کتاب خدا میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پس پشت ڈال دیا اور رہا ثقل اصغر یعنی اہل بیت رسول ان سے ہم عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا۔ آنحضرت فرماتے ہیں ان سے کہوں گا تمہارے کالے منہ ہوں تم جہنم میں بھوکے پیاسے چلے جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس امت کے فرعون عمر کا میرے پاس آئے گا اور میں ان سے سوال کروں گا تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا۔ وہ جواب دیں ثقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے ہم نے پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی اور رہا ثقل اصغر اس سے ہم نے دشمنی کی اور ان سے لڑے۔ تو میں ان سے کہوں گا تمہارا بھی کالا منہ ہو تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس امت کے سامری عثمان کا آئے گا۔ ان سے بھی میں یہی سوال کروں گا تم نے میرے بعد میرے متعلقین کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ وہ جواب دیں گے ثقل اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اسے چھوڑ دیا اور ثقل اصغر کی ہم نے نصرت چھوڑ دی اور ان کو ضائع کر دیا۔ تو میں ان سے بھی کہوں گا تمہارا بھی منہ کالا ہو تم جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ (ضمیمہ مقبول نوٹ نمبر7 متعلقہ صفحہ نمبر99 صفحہ نمبر58)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۰ تحفۃ العوام میں ہے کہ دسویں محرم کو سو مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہئے "اے اللہ لعنت کر پہلے ظالم (ابوبکر صدیق) پر جس نے محمد و آلہ محمد کا حق غصب کیا اور اس کے دوسرے پیرو کو جس نے اس کی پیروی کی۔ اے اللہ اس جماعت کو لعنت کر جس نے حسینؑ سے جنگ کی۔ (تحفۃ العوام صفحہ نمبر328 بمطابق فتاویٰ فاصل عراق ناشر مولائی جنرل بک ایجنسی ریلوے روڈ، لاہور)

۱۱ سنی مناظر عباسی نے فوراً بحث کا ایک دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ مولائی لوگ خلفائے ثلاثہ کے ایمان کے منکر ہیں۔ حالانکہ وہ ایماندار نہ ہوتے تو رسول اللہ ان سے رشتہ نہ کرتے۔ مولائی مناظر علوی نے جواب دیا بیشک مولائیوں کا عقیدہ یہی ہے کہ یہ لوگ اصحابِ ثلاثہ دل و جان سے مومن نہیں تھے۔ البتہ ظاہراً زبانی طور پر وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے۔ (مناظرہ مصراز علامہ حسین بخش جاڑا صفحہ نمبر57)

۱۲ غرض مدینہ میں پہنچے تو ابوبکر کے گھر میں منافقوں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا۔ جن میں چودہ تو وہی اصحاب عقبہ تھے جنہوں نے حضور کے ناقہ کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ان چودہ کے نام یہ ہیں۔ (1)ابوبکر، (2)عمر، (3)عثمان، (4)طلحہ، (5)عبدالرحمن بن عوف، (6)سعد بن ابی وقاص، (7)ابو عبیدہ بن جراح، (8)معاویہ بن ابی سفیان، (9)عمرو بن العاص، (10)ابو موسیٰ اشعری، (11)مغیرہ بن شعبہ، (12)اوس بن حرثانی، (13)ابو ہریرہ، (14)ابو طلحہ انصاری۔ ان کے علاوہ دوسرے بیس منافقوں نے بھی شرکت کی اور صحیفہ پر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چونتیس منافقین نے دستخط کئے۔ (تاریخ اسلام از علامہ محمد بشیر انصاری انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور، صفحہ نمبر397)

6- ابوبکر، عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کے مثل ہے۔ کیونکہ جیسی خلافت ہو ویسا ہی عقیدہ چاہئے۔ (حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ، حجت الاسلام غلام حسین نجفی جامعہ المنتظر H بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور صفحہ نمبر72)

7- حضرت عثمان کا والد نامرد اور ماں فاحشہ تھی۔ (تنزیہہ الانساب فی قبائل الاعراب، شیوخ الاصحاب صفحہ نمبر66 از محمد ماہ عالم چشتی 1919ء نورالمطابع لکھنؤ)

8- ضحاکہ ہاشم بن عبدالمناف کے گھر کی حبشیہ باندی چرمی لنگوٹی باندھ کر اونٹ چرانے جایا کرتی تھی۔ وہاں نفیل بن عبدالعزی اس پر قادر ہوا۔ جس سے خطاب پیدا ہوا اور پھر نفیل کے بعد خطاب جوان ہو گیا۔ خطاب نے ضحاکہ کو جنوایا۔ لیکن حنتمہ کے پیدا ہوتے ہی گھر سے باہر ڈالوا دیا گیا۔ اتفاقاً ابوجہل فال فاروق کا باپ ہشام بن مغیرہ اسے گھر لے گیا اور اس کی پرورش کی۔ جب حنتمہ جوان ہو گئی تو خطاب کا اس سے نکاح ہو گیا جس سے حضرت فاروق پیدا ہو گئے۔ (تنزلیہ الانساب فی قبائل الاعراب، شیوخ الاصحاب مولوی محمد ماہ عالم چشتی نورالمطابع لکھنؤ صفحہ نمبر23)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۱) ابوبکر و عمر شیطان کے ایجنٹ تھے۔ "مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے کوئی نئی بات نہیں بلکہ تم سے پہلے بھی جو رسول اور نبی اور محدث گزرے ہیں ان میں سے کسی نے کوئی آرزو کی تو شیطان نے آرزو میں کوئی نہ کوئی اڑنگا لگا ہی دیا جیسے یہاں اس نے اپنے دونوں ایجنٹ ابوبکر اور عمر بھیج دیئے۔ (قرآن مجید ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور۔ بار پنجم استقلال پریس لاہور، صفحہ نمبر674 تفسیر سورۃ الحج)

(۱۰) عیاش نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلعم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو چار اشخاص (1)علی بن ابی طالب، (2)مقداد، (3)سلمان، (4)اور ابو ذر کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ راوی نے پوچھا عمارؓ کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرت نے فرمایا اگر ان کو پوچھتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہ ہوا تو وہ یہی تین اشخاص ہیں۔ حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ مجلسی مترجم مولوی بشارت حسین کامل مرزا پوری امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور صفحہ نمبر923)

(۱۱) بسند معتبر منقول است کہ حضرت امام جعفر صادقؑ از جائے نماز خود برنمی خواستند تا چہار ملعون و چہار ملعونہ را لعنت نمی کردند۔ پس باید بعد از ہر نماز بگوئید **اللھم العن ابابکر و عمر و عثمان و معاویہ و عائشۃ و حفصہ و ہندہ و ام حاکم**۔ ترجمہ: معتبر سند سے منقول

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے کہ حضرت امام جعفر صادق اپنے مصلے سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک چار معلونوں اور چار ملعونہ پر لعنت نہیں کر لیتے تھے۔ پس ہر نماز کے بعد یہ کہنا چاہئے کہ یااللہ لعنت کر ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ، عائشہ، حفصہ، ہندہ اور ام حاکم پر۔ (عین الحیات تالیف مولانا محمد باقر مجلسی طبع ایران صفحہ نمبر599)

12- ایک عزیز آیا بعد از این حدیث کہ ہمہ عامہ روایت کردہ الا ہیچ عاقل را مجال آن ہست کہ شک کند در کفر عمرو کفر کسی کہ عمر را مسلمان داند۔

ترجمہ: اے عزیز اس حدیث کے بعد جسے سب نے روایت کیا ہے کیا کسی کی مجال ہے کہ عمر کے کفر میں اور عمر کو مسلمان سمجھنے والے کے کفر میں شک کرے۔ (جلال العیون فارسی علامہ محمد باقر مجلسی جلد اول صفحہ نمبر63)

ابوبکر صدیقؓ کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوا

13- ابوبکر ہنگام مرگ قدرتِ گفتند لا الٰہ الا اللہ را نداشت۔

ترجمہ: ابوبکر میں موت کے وقت لا الہ الا اللہ پڑھنے کی قدرت نہ رہی۔ (اسرارِ آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی 90ھ صفحہ نمبر211، مذہب مولائی کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب)

14- حضرت سلمان بیان کرتے ہیں، یعنی پیغمبر نے فرمایا ایک وقت آئے گا میرے بھائی علی مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوں گے کہ ایک جماعت دوزخ کے کتوں کی اس پر حملہ کرے گی اور اس کے دوستوں کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قتل کرنے کا ارادہ کرے گی۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ جہنمی لتے تم لوگ ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر اپنی تلوار کھینچ کر سلمان کے قتل کے ارادے سے جھپٹے۔ امیرالمومنین یہ دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھے اور عمر کا گلا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا..... الخ۔ (مناظرۂ حسینیہ مترجم مولوی سید بشارت حسین کامل مرزا پوری امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور صفحہ نمبر76)

۱۱۱ **عن ابی جعفر علیه السلام قال: ذکر الناصب فقال: لا تناکحهم و لا تاکل ذبیحتهم و لا تسکن معهم۔** ابو جعفر ناصبیوں (سنّیوں) کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ نکاح کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ رہنا حرام ہے۔ اسی صفحہ پر اس سے پہلے والی روایت میں سنّیوں کو کافر بھی کہا گیا ہے۔ (تہذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن طوسی المتوفی 420ھ طبع ایران صفحہ نمبر303)

محترم قارئین آپ نے حوالوں کا مطالعہ فرمایا۔ یہ حوالے اپنی تفسیر آپ ہیں۔ البتہ چند نکات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانے کی اجازت چاہتا ہوں۔

۱۔ اس کتاب میں جو حوالہ جات مذہب مولائی کی کتب سے آپ کے لئے درج کئے جا رہے ہیں۔ میں خود مولائی ہوتے ہوئے بھی ان میں سے بہت کم جانتا تھا البتہ میرا ایمان و اعتقاد وہی تھا جو مولائیوں کا ہے۔ جب علمائے دیوبند سے میرا مناظرہ ہوتا تھا تو ان شرمناک حوالوں کے سامنے آجانے پر تقیہ کا سہارا بھی نہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لے سکتا تھا۔ یہ کہہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ اگر کتاب میں لکھا ہوا بھی ہے تو میں اس کو نہیں مانتا کیونکہ (الف) تمام مولائی تو مانتے ہیں میں اکیلا کیسے نہیں مانتا۔ (ب) جب اچھے عقائد اپنی کتابوں سے لئے گئے ہیں تو برے عقائد جو انہی کتابوں میں درج ہیں کیوں قابل قبول نہیں۔ (ج) کتاب تو پہلے صفحے سے لے کر آخری صفحے تک میری ہے جس میں فلاں فلاں باتیں درج ہیں پھر کتاب کے کچھ حصے کو اپنا نہ مان کر فرار کی جگہ کہاں رہ جاتی ہے۔ (د) جب مولائی علماء و عوام ان عقائد بد کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں اور میں خود اس کا شاہد و گواہ و ناظر و عاقل ہوں تو زبانی انکار دروغ گوئی بھی ہے اور اپنے آپ کو تاحیات دھوکے میں رکھنے والی حرکت بھی ہے جو ایک بھاری چیز ہے جسے کوئی بھی نہیں اٹھا سکتا یا کم از کم یہ بندہ ناچیز تو نہیں اٹھا سکتا تھا لہٰذا ایسے عقائد سے تائب ہوا اور مذہب اہل سنت کو قبول کیا۔

2- کیا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مومنین کی جماعت جو کہ ان کی عین حیات میں لاکھوں کی تعداد میں تھی یہی تربیت کی تھی کہ دو چار کے سوا باقی تمام کافر و مرتد ہو گئے؟

3- کیا قرآن نے ایسے ہی گروہ کو خَیرِ اُمَّۃٍ کے عظیم لقب سے یاد کیا تھا۔ جن کے دلوں میں بقول مولائی کفر و منافقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جو پیغمبرؐ کے آنکھ بند کرتے ہی کھل کر سامنے آ گئی۔

4- کیا نبی اکرمؐ انہیں پہچان نہ سکے اور جنت کی بشارت دے دی اور ان کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فریبوں کے پل باندھ دیئے۔ حالانکہ قرآن میں لکھا ہے کہ اے پیغمبر تو منافقوں کو ان کے بات کرنے کے لہجے سے پہچان لے گا۔

ہم جانتے ہیں کہ قرآن میں سابقہ آسمانی کتب کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ کے ساتھی آپس میں نہایت نرم دل ایک دوسرے پر رحیم ہوں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے۔ اہل سنت والجماعت کے علمانے جو مجموعہ ہائے حدیث مرتب کئے ہیں ان میں بھی صحابہ کرام کی شان بیان ہوئی ہے بہت سے صحابہ بشمول ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ نام لے کر بھی تعریف بیان ہوئی ہے اور ان کے اعمال صالحہ کو سراہا گیا ہے۔ مگر جو حدیث کی کتابیں مولائیوں نے مرتب کی ہیں ان میں انہی حضرات کو جہنمی، مرتد، کافر اور دوزخ کے کتے وغیرہ بتایا گیا ہے۔ کیا یہ دونوں قسم کے بیانات اسی ایک پیغمبر کے ہیں جن کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

ایک بادشاہ کے پاس صبح صبح ایک ضرورتمند مسخرہ چلا گیا۔ بادشاہ سے کہا آج آپ کے پتا جی (والد بزرگوار) مجھے خواب میں ملے اور کہا کہ تم میرے بیٹے کے پاس چلے جانا اور کہنا کہ وہ تمہیں پانچ سو روپے دے۔ وہ دے گا۔

بادشاہ اس کی چال سمجھ گیا کہنے لگا کہ پتا جی آج مجھے بھی خواب میں ملے تھے انہوں نے فوراً بات کاٹ کر پوچھا کہ آپ کو کہا تھا نا کہ مجھے پانچ سو روپے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دے دیں۔ بادشاہ نے کہا نہیں۔ مجھے تو انہوں کہا تھا کہ فلاں مسخرہ آئے گا اسے پانچ سو جوتے مارنا۔ مسخرے نے کہا پھر تو آپ کا باپ بڑا ..... ہے۔ مجھ سے کچھ کہہ گیا ہے آپ کو کچھ کہہ گیا ہے۔

علماو عوام سے دست بستہ عرض کہ ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا ہم نے صرف آئینہ دکھایا برا نہ مانیئے گا۔ بلکہ تدبرو تفکر سے کام لیجئے گا۔

6- پیچھے حوالہ نمبر6 دوبارہ پڑھیں اور غور فرمائیں کہ خلفائے ثلاثہ کی خلافت جس کو حضرت علی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے بھی قبول کیا تھا اور دیگر صحابہ نے بھی قبول کیا تھا، مولائی حضرات رد کرتے ہوئے کتنے غیر مہذب اور غلیظ قسم کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ کیا ایسے الفاظ جنہیں ہم دوہرانا بھی پسند نہیں کرتے کیا دینی کتابوں میں لکھنے کے قابل ہیں؟

7- حوالہ نمبر15 کے مطابق سنی، مولائیوں کے نزدیک ایسے کافر ہیں کہ ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں، ان کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ میل جول رکھنا جائز ہے۔ ان کا کیا قصور ہے؟ یہی نا کہ انہوں نے حضرت علیؓ کی پیروی میں خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان کو جائز سمجھا اور حدیثوں میں بیان کئے گئے۔ فضائل کے معتقد ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی سمجھا جن کی صفت و ثنا آسمانی کتب نے بھی کی ہے اور حضرت محمدؐ کی رسالت کی صداقت کا نشان سمجھا۔ کیونکہ رسول اللہؐ کے ساتھیوں سے مراد وہی اولین مومنین ہو سکتے ہیں۔ اگر آج کے دور میں ہم یہ دعویٰ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لریں کہ ہم بھی رسول اللہ کے وہی ساتھی ہیں جن کا ذکر سابقہ کتب و
ا یہ میں آیا ہے تو یہ غلط ہو گا۔ کیونکہ اب ہم آپس میں رحم دل اور کفار
ؤ ت نہیں ہیں بلکہ ہمارے اعمال اس درجہ پر نہیں ہیں۔

اب ایک اختلافی مسئلہ حل طلب رہ جاتا ہے کہ ہمارے اس کہنے پر کہ
حضرت علیؓ اور ان کے دیگر عزیزوں اور ساتھیوں نے بھی خلفائے ثلاثہ کی بیعت
ل لی، مولائی حضرات کہہ دیتے ہیں کہ انہوں نے تو بیعت نہیں کی تھی۔ یہ
سئلہ بھی ہم انہی کی کتابوں سے حل کریں گے تب مولائیوں میں صاحب
حضرات غور فرمائیں گے۔

حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت کی

میں اپنے جاننے والے مولائی علما اور عوام سے اور خاص طور پر اپنے رشتہ
اں سے زیادہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ ضرور اس مسئلے کی روح اور اہمیت کو سمجھنے
ل کوشش کریں گے۔ اب چند حوالہ جات ملاحظہ فرمایئے:

امہ بن علی بن ابی طالب طبرسی لکھتا ہے۔

ثُمَّ تناوَلَ یَدَ اَبی بَکرٍ فَبایَعَهٗ

ترجمہ: پھر علیؓ نے ابوبکر کا دست مبارک پکڑ کر بیعت کی۔

(احتجاج طبرسی جلد 1 صفحہ 110 مطبوعہ نجف عراق)

قالَ اُسَامَةَ لَهٗ هَلْ بَایَعْتَهٗ قَالَ نَعَمْ یَا اُسَامَةُ۔ ترجمہ: حضرت
ا مہ نے حضرت علی سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے ابوبکر کی بیعت کی ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو حضرت علی نے فرمایا ہاں اے اسامہ (میں بیعت کر چکا ہوں) (احتجاج طبرسی جلد نمبر1 صفحہ نمبر110)

حضرت علیؓ نے تین خلفاء کی بیعت کی

3- حضرت علی نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

فَبَایَعْتُ اَبَابَکرٍ کَمَا بَایَعْتُمُوهُ ..... فَبَا یَعْتُ عُمَرَ کَمَا بَایُعْتمُوْهُ فَوَفَّیْتُ لَهُ بَیْعَتُهُ حَتّٰی لَمَّا قُتِلَ جَعَلَنِی سَادِسَ سِتَةٍ فَدَخَلْتُ حَیْثُ اَدْخَلَنِیْ وَ کَرِهْتُ اَنْ اُفرِّقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَشُقَّ عَصَالَهُمْ فَبَا یَعْتُمْ عُثْمَانَ فَبَا یَعْتُهُ

ترجمہ: میں نے ابوبکر کی بیعت کی جس طرح تم نے بیعت کی۔ پھر میں نے عمر کی اسی طرح بیعت کی جس طرح تم نے ان کی بیعت کی۔ پس میں نے عمر کی بیعت کا حق پوری طرح ادا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ شہید ہوئے تو انہوں نے مجلس شوریٰ کے چھ ارکان میں سے مجھے بھی اس کا رکن بنایا۔ میں نے اس مجلس کی رکنیت قبول کی اور مسلمانوں کی جماعت میں فرقہ بندی قبول نہ کی۔ پھر تم نے عثمان کی بیعت کی تو میں نے بھی ان کی بیعت کی۔ (امالی شیخ طوسی جلد نمبر2 صفحہ 121 طبع قم ایران)

4- مولائیوں کا مؤرخ شہیر مرزا محمد تقی سپہر المتوفی 1297ھ لکھتا ہے:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ام مدّیدہٗ فَبَایَعَ

... پھر حضرت علی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضرت عثمان کی
... ت کی۔ (تاریخ التواریخ جلد نمبر3 صفحہ نمبر87 باب تاریخ الخلفا ذکر
... ت علی باعثمان)

امام منتخب کرنے کا حق صرف شوریٰ کو ہے

حضرت علی نے امیر معاویہ کو خط لکھا جس میں حقیقت بیعت کا اظہار کیا
...۔

اِنَّهٗ یَا یَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَا یَعُوْا اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ
عَلٰی مَابَا یَعُوْهُمْ عَلَیْهِ فَلَمْ یَکُنْ لِلشَّاهِدِ اَنْ یَخْتَارَ وَ
لَا لِلْغَائِبِ اَنْ یَرُدَّ وَ اِنَمَا الشُّوْرٰی لِلْمُهَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ فَاِنْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَّ سَمُّوْهُ اِمَامًا
کَانَ ذٰلِکَ لِلّٰهِ رَضِیَ۔

... بیشک میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر، عمر،
...ں کی بیعت کی تھی۔ بیعت بھی اسی بات پر کی ہے جس پر ان
...وں کی بیعت کی تھی۔ اس لئے کسی بھی حاضر کو قبول کرنے یا رد
...نے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور غائب پر بھی واجب ہے کہ وہ بھی
...ار نہ کرے۔ شوریٰ کا حق صرف مہاجرین و انصار کو حاصل ہے۔
...وہ کسی شخص کے بارے میں اتفاق کریں اور اپنا امام تسلیم کرلیں تو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس میں اللہ تعالیٰ کی رضاو خوشنودی شامل ہے۔

(نہج البلاغہ جلد نمبر2 صفحہ نمبر1)

ان حوالوں سے بات بالکل صاف ہو گئی ہے اور جو جو اعتراضات مولوی حضرات بیعت خلفائے ثلاثہ پر کرتے ہیں ان کا جواب ان میں وضاحت اور صراحت سے آگیا ہے۔ مثلاً

1۔ حضرت علی نے خلفائے ثلاثہ کی بیعت نہیں کی تھی۔

2۔ تینوں خلفاء نے حضرت علی کا حق غصب کیا تھا جبکہ حضرت علی کے قول سے بیعت ثابت ہے۔

3۔ تینوں نے زبردستی لوگوں سے بیعت لی تھی۔

4۔ پہلے تینوں خلیفوں کا خلافت پر حق نہیں تھا یعنی وہ برحق نہیں تھے۔

5۔ حضرت علی انہیں برحق تسلیم نہیں کرتے تھے۔

6۔ حضرت علی خلیفہ بلافصل تھے۔ حالانکہ حضرت علی خود ترتیب بتا رہے ہیں۔

7۔ خلافت تو خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ جبکہ حضرت علی فرماتے ہیں جن پر مہاجرین و انصار اتفاق کرلیں وہ خلیفہ و امام برحق ہوتا ہے۔

اے گروہ علمائے مولائی! اب بتائیں آپ کی ان گالیوں بھری تحریروں اور تقریروں کا کیا کریں جن کی زد میں حضرت علی بھی آرہے ہیں۔ جنہوں نے ابوبکر و عمر و عثمان کو کافر نہیں سمجھا بلکہ برحق خلیفۃ المسلمین سمجھ رہے ہیں جبکہ آپ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انھیں کافر و مرتد اور جہنمی کتے بتا رہے ہیں۔

حضرت حسنؓ اور حسینؓ نے حضرت معاویہؓ کی بیعت کی

پس ثابت ہوا کہ مولائیوں کی بیان کردہ روایتوں اور حدیث میں کوئی مطابقت نہیں حدیث ہے کہ رسول اللہ کی زبانی صحابہ کو دوزخ کے کتے کہلوانے کا ارتکاب نہیں کیا۔ کتے تو جہنم میں نہیں جائیں گے کیونکہ ان پر کوئی خدائی گرفت لاگو نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے جو انہیں دوزخ کا حقدار ٹھہرائے۔ اگر دوزخ میں کتے ہوں گے تو لوگوں کو ان سے ملایا جائے گا۔ لا حضور کو علم نہ تھا کہ جہنم میں کتے نہیں ہوتے؟

جی تو چاہتا ہے کہ اب تمام گالیاں ایک ایک کر آپ لوگوں کی طرف لوٹا دوں مگر میں دلیل سے کام لینے کا قائل ہوں۔ عاجز آ کر بھی گالیں دینے کا قائل نہیں ہوں اور اپنی قلم کو آلودہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

بیعت کی بات چل رہی ہے تو یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت علی کے بعد امام حسن خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ مگر اسی قاعدہ کے مطابق جو پہلے خلفاء سے رائج چلا آ رہا تھا۔ مگر امام حسن لوگوں میں اختلافات دیکھ کر حضرت امیر معاویہ کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے اور حضرت امیر معاویہ کی بیعت کی تھی۔ اس مضمون کے بھی چند حوالے ملاحظہ فرمایئے۔

۱ فَقَالَ یَاحَسَنُ قُم فَبَایِعَ فَقَامَ فَبَایَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَینِ قُم فَبَایِعْ فَقَامَ فَبَایَعَ ثُمَّ قَالَ یَا قَیْسُ قُمْ فَبَایِعْ فَالْتَفَتَ اِلَی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اَلْحُسَیْنِ یَنْظُرُ مَا یَاْمُرُہٗ فَقَالَ یَا قَیْسُ اِنَّہٗ اِمَامِی لَہٗ اَلْحَسَنَ۔

ترجمہ: پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن سے فرمایا، حسن اٹھیں اور بیعت کریں پس حضرت حسنؑ اٹھے اور بیعت کی حضرت حسین سے فرمایا اے حسین اٹھیں اور بیعت کریں پس حضرت حسین اٹھے اور بیعت کی۔ پھر قیس سے فرمایا اے قیس اٹھ کر بیعت کر تو اس نے حضرت حسین کی طرف دیکھا کہ وہ کیا حکم کرتے ہیں۔ حضرت حسین نے فرمایا کہ حسنؑ میرا امام ہے جب وہ بیعت کر چکے تو تجھے بیعت کرنی چاہئے۔ (رجال کشی صفحہ نمبر110 ذکر قیس بن مسعود بن عمر مطبوعہ نجف)

2- مولائیوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی لکھتا ہے۔

عَنْ عَامِرٍ قَالَ بَایَعَ اَلْحَسَنُ بن عَلِي معاوية

ترجمہ: عامر سے روایت ہے کہ حسن بن علی نے معاویہ کی بیعت کی۔ (علی الشرائع صفحہ نمبر218 طبع ایران)

3- قَدْ بَایَعْتُہٗ.....

ترجمہ: تحقیق میں معاویہ کی بیعت کر چکا ہوں۔ (امام حسنؑ کا فرمان ہے) تاریخ الخوارج جلد اول صفحہ 571 فی کلام مواضعہ ایران، کشف الغمہ جلد اول صفحہ نمبر230 زندگانی امام حسن مجتبیٰ مطبوعہ ایرانی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حسنؓ کا قاتل کون

۹ وَاللّٰہُ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْ ھٰؤُلَاءِ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ لِیْ شِیْعَۃٌ اِبْتَغَوْا قَتْلِیْ وَ نَتَھَبُوْا ثَقَلِیْ وَ اَخَذُوْا مَالِیْ

ترجمہ: اللہ کی قسم معاویہؓ میرے لئے ان سے بہتر ہیں جو اپنے آپ کو میرے مولائی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ میرا سامان چھینا اور مال لوٹ لیا۔ (احتجاج طبرسی جلد دوم صفحہ نمبر 10 مطبوعہ نجف اشرف اور جلاء العیون جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 404 زندگانی امام حسن مجتبیٰ)

علی و معاویہ دونوں مومن ہیں

بسم اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم۔ ھٰذا مَا صَالَحَ عَلَیْہِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِی بْنِ اَبِی طَالِب مُعَاوِیَۃَ بْنِ ابی سُفیان صالَحَہٗ عَلٰی اَنْ یَّعْمَلَ فِیھِم بِکتاب اللّٰہِ و سنتہ رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہُ علیہ وسلم و سِیْرَۃِ خلفاء راشدین۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ وہ شرائط ہیں جن پر حسن بن علی بن ابی طالب نے معاویہ بن سفیان سے صلح کی۔ ان مسلمانوں کے معاملات میں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کی سیرت پر عمل کیا جائے گا۔ (ناسخ التواریخ جلد نمبر1 صفحہ نمبر224
زندگانی امام حسن کشف الغمہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر570)

6- كَانَ بَدْأُ أَمْرِنَا أَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَ ظَاهِرُ أَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَ نَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَ دَعْوَتَنَا فِي الْإِسْلَامِ وَاحِدَةٌ وَ لَا نَسْتَزِيدُهُمْ فِي الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَ تَصْدِيقِ بِرَسُولِهِ وَ لَا يَسْتَزِيدُونَنَا الْأَمْرُ وَاحِدٌ إِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَ نَحْنُ مِنْهُ بَرَآءٌ

ترجمہ: ہمارا معاملہ اس وقت شروع ہوا جب ہمارے اور اہل شام کے درمیان مقابلہ ہوا۔ بات یہ تھی ظاہر ہے کہ ہمارا رب ایک نبی ایک اسلام میں ہماری دعوت ایک، ہم ایمان باللہ اور تصدیق بالرسول میں ان سے زیادہ نہیں اور نہ ہی وہ ہم سے زیادہ ہیں۔ بات ایک ہی ہے ہمارا اختلاف خون عثمان کے خون میں تھا۔ حالانکہ ہم اس سے بری ہیں۔ (نہج البلاغہ جلد نمبر2 صفحہ نمبر118 مطبوعہ مصر)

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ خود مولائیوں کی کتابوں سے ظاہر ہے امام حسن نے امیر معاویہ کی بیعت کی اور انہیں ان لوگوں سے بہتر گردانا ہوا کے طرفدار کہلاتے تھے۔ ان طرفداروں یعنی ان کے مولائیوں نے ہی الل قتل عثمان کیا تھا اور ان کا ساتھ لوٹا تھا۔ امام حسن کے ساتھ ساتھ امام حسین نے بھی معاویہ کی بیعت کی تھی۔ (واضح رہے کہ ہم حضرت معاویہ کو خلفاء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الوہ میں شمار نہیں کرتے)

آپ لوگوں سے میرا یہ سوال ہے کہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ نے معاویہ کو مسلمان سمجھتے ہوئے بیعت کی تھی یا کافر سمجھ کر؟

اسی طرح حضرت علی نے امیر معاویہ کو اپنے جیسا مومن کہا تھا اور واضح کیا تھا کہ امیر معاویہ کے ساتھ ان کے اختلاف ایمان کی وجہ سے نہیں تھے بلکہ خون عثمان کی وجہ سے تھے۔

حضرت علی کے اس قول کے بعد ہم مسلمانوں کے پاس حضرت معاویہؓ کو مسلمان نہ ماننے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ کسی صاحب اقتدار سے اختلاف ہونا یا اس کے خلاف بغاوت کرنا بہرحال کفر کے زمرے میں نہیں آتا۔

اب یہ خاکسار مولائی حضرات کو بجا طور پر دعوت دے سکتا ہے کہ آؤ سب مل کر حضرت علی اور حسنین شریفین کی پیروی کرتے ہوئے چاروں خلفاء کو خلفاء راشدین مانیں اور ان کا ویسا ہی احترام کریں جیسا امام حسن نے کیا اور اس طرح سب محمد و آل محمد کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لیں اور تفرقہ بازی کو ختم کریں تاکہ بحکم قرآن محمد رسول اللہ یہ نہ کہہ دیں کہ تم سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صحاب رسول اور اہل بیت سے رشتے ناطے

حضرت ابو بکر صدیق اور اہل بیت

1- یہ بات مسلمہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ اس لئے حضرت ابو بکر صدیق حضورؐ کے سسر ہیں۔

حضور کو حضرت عائشہ سے بے حد محبت تھی۔ آخری ایام میں آپ انہی کے حجرہ میں مقیم تھے اور ان کی لحد مبارک بھی اسی حجرے میں بنائی گئی۔

2- ابو بکر صدیق حضرت امام جعفر صادق کے نانا ہیں۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ابو بکر صدیق میرے نانا ہیں کیا کوئی اپنے آباؤ اجداد کو گالی دینا پسند کرے گا اللہ تعالیٰ مجھے کوئی مرتبہ و عزت نہ بخشے اگر میں صدیق کو مقدم نہ سمجھوں۔ (احقاق الحق جلد نمبر1 صفحہ نمبر30 مطبوعہ ایران)

3- مولائیوں کا محدث سید نعمت اللہ جزائری متوفی 1112ھ لکھتا ہے بیشک آئمہ کرام علیہم السلام حضرت ابو بکر صدیق کی نسل سے ہیں کیوں حضرت صادق علیہ السلام کی والدہ ام فروہ قاسم بن محمد بن ابی بکر کی دختر ہیں۔ (انوار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نعمانیہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر60 مطبوعہ ایران)

۴ معلائیوں کا سکتہ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی المتوفی 328ھ لکھتا ہے حضرت جعفر صادق کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر ہیں اور ام فروہ کی والدہ اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ہیں۔ (اصول کافی جلد نمبر1 صفحہ نمبر472 کتاب الحجت)

یہی وجہ ہے کہ امام جعفر صادق فرمایا کرتے تھے وَلَدَنِیْ اَبُوْ بَکْرِنِ الصِّدِیق مرَّتین۔ یعنی ابوبکر صدیق نے دو طرف سے جنا۔ یعنی ان کے پوتے اور پوتی کی اولاد ہوں۔ (احقاق الحق جلد نمبر1 صفحہ نمبر29 طبع نجف اور تنقیح المقال فی علم الرجال جلد نمبر3 صفحہ نمبر73 من فصل النساء)

۵۔ اسماء بنت عمیس نے اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب حضرت علی کے بھائی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی وہاں حضرت جعفر سے عبداللہ اور محمد اور عون پیدا ہوئے۔ جب حضرت جعفر 8ھ میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے تو پھر اسماء سے (جو کہ حضرت علی کی بھابی تھیں) حضرت ابوبکر نے نکاح کیا۔ اسماء بنت عمیس سے حضرت ابوبکر کے ہاں محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے اور جب حضرت ابوبکر فوت ہوئے تو اسماء سے حضرت علی نے شادی کی جس سے آپ کو یحییٰ اور عون پیدا ہوئے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد نمبر4 صفحہ نمبر 28 طبع ایران)، (احتجاج طبرسی جلد نمبر1 صفحہ نمبر126)، (منتہی الامال جلد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نمبر1 صفحہ نمبر213 ذکر محمد بن ابی بکر بن ابی قحافہ)

6- حضرت ابو بکر کی پوتی یعنی عبدالرحمٰن کی بیٹی حفصہ کا نکاح مدائنی روایت کرتا ہے کہ حضرت حسن نے عبدالرحمٰن بن ابو بکر کی بیٹی حفصہ سے نکاح کیا۔ (ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ جلد نمبر4 صفحہ نمبر5 مطبوعہ بیروت، تاریخ التواریخ جلد نمبر2 صفحہ نمبر268 ذکر زوجات امام حسن طبع ایران)

7- زید امام حسن کے بیٹے ہیں۔ حضرت حسین کی شہادت کے بعد جب حضرت عبداللہ بن زبیر نے خلافت کا دعویٰ کیا تو زید نے فوراً ان کی بیعت کی چونکہ زید والدہ کی طرف سے بھی ام الحسن کے بھائی تھے۔ اس لئے انہوں نے ان کا نکاح عبداللہ بن زبیر کے ساتھ کر دیا۔ جب عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو زید اپنی ہمشیرہ کو مکہ سے مدینہ لے گئے۔ (تاریخ التواریخ جلد نمبر2 صفحہ نمبر271 زندگانی امام حسن طبع ایران، منتہی الاعمال جلد نمبر1 صفحہ نمبر243 ذکر اولاد امام حسن مطبوعہ ایران)

حضرت عمر اور اہل بیت

1- حضرت عمر کی دختر حضرت حفصہؓ 3ھ میں حضورؐ کے نکاح میں آئیں۔ اس طرح حضرت عمرؓ بھی حضورؐ کے سسر ہوئے۔

2- ام کلثوم بنت علی جو کہ حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں ان کا اور ان کے بیٹے زید دونوں کے جنازے ایک ساتھ رکھے گئے۔ (نسدائی شریف کتاب الجنائز باب اجتماع جنائز الرجال والنساء، فروع کافی جلد نمبر6 صفحہ نمبر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

115 کتاب الطلاق مطبوعہ ایران)

۱ سلطان بن خالد روایت کرتا ہے میں نے جعفر صادق سے ایک عورت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو وہ عورت عدت کہاں گزارے۔ اپنے شوہر کے گھر میں یا جہاں چاہے تو امام نے فرمایا۔ جہاں چاہے۔ اس کے بعد فرمایا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت علی ام کلثوم کے پاس آئے اور ان کو ہاتھ سے پکڑ کر عدت گزارنے کے لئے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے۔ (فروغ کافی جلد نمبر6 صفحہ نمبر115 مطبوعہ ایران، استبصار جلد نمبر3 صفحہ نمبر352 باب المتوفی عنہا زوجہا، تہذیب الاحکام جلد نمبر8 صفحہ نمبر161 فی عدد النسا)

۲ حضرت ام کلثوم جو کہ حضرت فاطمہؑ کے بطن مبارک سے تھیں حضرت عمر بن خطاب کے نکاح میں آئیں۔ جن سے زید پیدا ہوئے۔ (عمدۃ الطالب فی انتساب آل ابی طالب صفحہ نمبر63 عقب امیرالمومنین)

حضرت عثمان غنی اور اہل بیت

۱ حضرت عثمانؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں اور انہیں ذوالنورین کہتے ہیں یعنی دو نوروں والا۔ کیونکہ حضور اکرمؐ کی دو بیٹیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم یکے بعد دیگر حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں یہ وقت اور زمانہ نزول قرآن کا زمانہ تھا۔

مولائیوں کا محدث شیخ محمد مہدی الخیری لکھتا ہے حضرت رقیہ رسول اللہؐ کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بنی تھیں۔ دور جاہلیت میں حضرت عثمان کے ساتھ انکی شادی ہوئی تھی جن سے عبداللہ نامی ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے۔ رقیہ نے حضرت عثمان کے ساتھ پہلے حبشہ پھر مدینہ ہجرت کی۔ آپ 2ھ میں فوت ہوئیں۔ اس وقت رسول اللہؐ بدر کی لڑائی میں مشغول تھے۔ ان کا بیٹا عبداللہ چھ سال کی عمر میں 6ھ میں فوت ہوا۔ رقیہؓ کی وفات کے بعد 3ھ ہجری میں حضرت عثمان نے ام کلثوم کے ساتھ شادی کی جو ماہ شعبان 7ھ میں فوت ہوئی۔ (شجرہ طوبیٰ صفحہ 242، المجلس العاشر مطبوعہ نجف)

2- عبداللہ بن جعفر حمیری قمی المتوفی 282ھ امام حسن عسکری کا خاص شاگرد ہے جو ہارون بن مسلم سے روایت کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھ سے سعد بن صدقہ نے بیان کیا کہ حضرت جعفر صادق اپنے والد محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ کی زوجہ مطہرہ خدیجہ سے قاسم، طاہر، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ اور زینب پیدا ہوئیں۔ فاطمہ کی شادی حضرت علیؓ کے ساتھ ہوئی اور زینب کا نکاح حضرت ابوالعاص سے ہوا اور ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان بن عفان سے ہوا۔ رخصتی سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ پھر حضرت رسول اللہؐ نے رقیہ کا نکاح بھی حضرت عثمان کے ساتھ کر دیا۔ (قرب الاسناد صفحہ 706 مطبوعہ ایران، تنقیح المقال جلد نمبر3 صفحہ نمبر73 من فصل النسا)

3- حضرت علی مرتضیٰ نے حضرت عثمان سے فرمایا۔ اے عثمان آپ رشتے میں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رسول اللہؐ ان دونوں (ابوبکر و عمر) سے زیادہ قریب ہیں۔ تمہیں رسول اللہؐ سے دامادی کا شرف حاصل ہے جو کہ ان دونوں کو حاصل نہیں۔ (نہج البلاغہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر322 مطبوعہ مصر)

۹ حضرت عثمان کا نسبی تعلق نبی اکرمؐ اور حضرت علی سے تیسری پشت میں عبدالمناف سے ملتا ہے۔ حضورؐ کا سلسلہ نسب محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف۔ حضرت علی المرتضیٰ کا سلسلہ نسب علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف۔

حضرت عثمان بن عفان کا سلسلہ نسب عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امید بن عبدالشمس بن عبدالمناف۔ ان کا سلسلہ نسب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عبدالمناف سے ملتا ہے۔ (فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ صفحہ نمبر528 مطبوعہ ایران، ناسخ التواریخ جلد نمبر3 صفحہ نمبر88 مطبوعہ ایران)

۵- مولائیوں کا رکن السلام شیخ محمد ہاشم خراسانی شہدی المتوفی 1352ھ لکھتا ہے کتاب الانمانی سے نقل کیا گیا ہے کہ سکینہ کے پہلے شوہر حضرت عبداللہ بن حسن مجتبیٰ تھے۔ اس کے بعد لکھتا ہے۔ پس وہ شہید ہو گئے۔ بی بی سکینہ سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ جب وہ بزرگ عاشورہ کے دن شہید ہوئے تو مصعب بن زبیر بن عوام نے اس بی بی سے شادی کر لی۔ کتاب حبیب اسیر میں لکھا ہے کہ مصعب کے بعد یہ بھی بی بی حضرت عبداللہ بن عثمان بن عفان کے نکاح میں آئیں۔ (منتخب التواریخ صفحہ نمبر246 باب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پنجم در ذکر اولاد سید الشہداء)

ابن ابی الحدید متوفی 656ھ شرح نہج البلاغہ جلد نمبر15 صفحہ نمبر[illegible] مناکحات بنی ہاشم و بنی عبدالشمس مطبوعہ بیروت میں لکھتا ہے عبداللہ بن [illegible] بن عثمان حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کی صاحبزادی حضرت [illegible] بنت حسین سے شادی کی۔

7- حضرت عثمان کے پوتے مروان بن ابان نے حضرت امام حسن کی پوتی [illegible] شادی کی۔

کتاب النسب قریش جلد نمبر2 صفحہ نمبر53 تذکرہ ام کلثوم بحوالہ [illegible] جعفریہ جلد نمبر2 صفحہ نمبر208

8- ابان بن عثمانؓ کے نکاح میں ام کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر تھیں۔ (حضرت جعفر حضرت علیؓ کے بھائی ہیں)

(المعارف لابن قتیبہ صفحہ نمبر210 طبع دارالمعارف مصر بحوالہ تحفہ جعفریہ جلد نمبر2 صفحہ نمبر211)

9- مولائیوں کا محدث ابن شہر آشوب متوفی 588ھ لکھتا ہے حضرت حسینؓ نے عائشہ بنت عثمان کا رشتہ حضرت حسن کے لئے مانگا تو وہ رشتہ ہو گیا۔ حضرت امام حسن کی وفات کے بعد حضرت حسینؓ نے حضرت عائشہ سے شادی کر لی۔ (مناقب آل ابی طالب جلد نمبر4 صفحہ نمبر40-39 مطبوعہ قم ایران)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۱۔ یہ اور بنو ہاشم کے مزید رشتے

۱۔ زید بن حسنؓ کی ایک صاحبزادی جن کا نام نفیسہ تھا وہ ولید بن عبدالملک بن مروان کی زوجہ تھیں۔ ان کا انتقال مصر میں ہوا۔ وہیں ان کی قبر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے۔ (عمدۃ الطالب صفحہ نمبر 70 عقب زید بن حسنؓ منتہی الامال جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر 244 ذکر اولاد ابوالحسن زید بن حسن)

۲۔ حسن مثنیٰ کی دو بیٹیوں ام کلثوم اور رقیہ کے تفصیلی حالات تو معلوم نہیں ہیں۔ البتہ زینب کا نکاح عبدالملک بن مروان کے ساتھ ہوا تھا اور فاطمہ کا نکاح معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار کے ساتھ ہوا تھا۔ (منتہی الامال جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر 250 ذکر فرزندان حسن بن الحسن بن علی۔ ناسخ التواریخ جلد نمبر 2 صفحہ 336 زندگانی امام حسن مجتبیٰ طبع ایران)

۱۔ حضرت ام حبیبہ حضرت محمدؐ کی زوجہ تھیں وہ حضرت معاویہ کی بہن اور ابو سفیان کی دختر تھیں۔ (ناسخ التواریخ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 221 مطبوعہ ایران)

۱۔ حضرت معاویہؓ کا نسبی تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ کے تیسرے دادا عبدالمناف کے ساتھ ملتا ہے۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدالمناف۔ (ناسخ التواریخ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 127 ذکر معاویہ بن ابو سفیان مطبوعہ ایران)

۱۔ علی بن حسینؓ جو علی اکبر کے نام سے مشہور ہے ان کی کوئی بھی اولاد نہیں ہوئی۔ ان کی کنیت ابوالحسن تھی۔ ان کی والدہ لیلیٰ بنت مرۃ بن عروۃ بن مسعود

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھی ہیں اور لیلیٰ کی والدہ علی اکبر کی نانی میمونہ بنت ابو سفیان تھیں۔

(1)منتہی الامال جلد نمبر1 صفحہ نمبر424 در بیان ازواج طاہرات مطبوعہ ایران

(2)مقاتل طالبین صفحہ نمبر52 ذکر امام حسن

(3)ناسخ التواریخ جلد نمبر5 صفحہ 210 ذکر علی بن ابی طالب کتاب التالبین۔

6- لبابہ دختر عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کا نکاح زید بن حسن کی وفات کے بعد ولید بن عتبہ بن ابی سفیان کے ساتھ ہوا۔ یعنی حضرت معاویہ کے بھتیجے کے ساتھ ہوا جس سے قاسم پیدا ہوا۔ (عمدۃ الطالب صفحہ نمبر عقب جعفر طیار بن ابی طالب)

مقامِ حسرت

سطور بالا میں ہم نے مستند مولائی علماء کی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ وہ صحابہ کرام جن کا نام لے لے کر سب وشتم کیا جاتا ہے ان کی قریبی اور گہری رشتہ داریاں محمد و آل محمد کے ساتھ واقعہ صفین اور واقعہ کربلا سے پہلے بھی تھیں اور بعد میں نئی رشتہ داریاں بھی کیں۔

جن ہستیوں کا ذکر ہم کر رہے ہیں اسلام کے اولین مومنین ہونے کے باوجود ان شمار اکابرین دین میں بھی ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی محبت کا دم بھرتے تھے وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر بحوالہ قرآن اس طرح آیا ہے کہ آنے والے نبی (محمدؐ) کے ساتھی آپس میں رحم دل اور کافروں پر سخت ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ قرآن میں تورات کی پیشگوئی دہرانے کا مقصد محمد رسولؐ کی صداقت کا ثبوت دینا ہے۔ وہ نفوس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہو ایک پیغمبر کی صداقت کی دلیل بن کر ظاہر ہو اور خدا ان کی تعریف کرے۔ کیا ان کی شرافت و عظمت میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

مرتبہ و مقام میں ہم عام لوگوں کی ان سے کیا نسبت۔ مگر ہم بھی جب اپنے رشتہ داروں سے ناراض ہوتے ہیں اور ہمیں کوئی گلہ شکوہ پیدا ہوتا ہے تو ہم گالیاں نہیں دیتے کسی دوسرے کو انہیں گالیوں کی اجازت دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کجایہ کہ ہم خود بھی اپنے داماد، سسروں یا صدیوں کو گالیاں دیں اور گلی محلے والوں کو کہیں کہ آؤ ہمارے فلاں فلاں رشتہ دار کو گالیاں دو۔

کیا ہمارے اکابرین دین میں اتنا بھی عقل و شعور نہیں تھا اور اتنی بھی غیرت نہیں تھی کہ ان رشتے داروں کو گالیاں دیتے اور دلواتے جن کی شرافت و عظمت کی گواہی خدا اور خدا کے عظیم المرتبت رسول نے بھی دی ہو؟ نہیں، نہیں ایسا خیال کرنا ان سے تعلق ختم کرنے کے برابر ہے۔

وہ کتابیں جن میں یہ سب لغویات درج ہیں ان میں سے بہت سی میں نے پڑھی ہیں۔ ان سب کو پڑھنے کے بعد میرا یہ موقف پختہ ہو گیا ہے کہ ایسی روایات جن میں آئمہ طاہرین کے حوالے سے لوگوں کو صحابہ کرام سے نفرت دلائی جا رہی ہے سراسر جعلی اور خلاف عقل و دین واقعات سے بھرپور ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت علی اور ان کی اولاد جن کا گاہے بگاہے اس کتاب میں ذکر آیا ہے شرافت کا کامل نمونہ تھے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ حضرت علی تو اپنے رشتہ داروں کی تحریری اور تقریری طور پر ایسی تعریف کریں کہ اپنے برابر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سمجھیں۔ ایمان کے لحاظ سے بھی اور خلافت کے جائز ہونے کے اعتبار سے ا
ان میں اور اپنے آپ میں ذرہ بھر بھی فرق نہ کریں مگر ان کی اولاد اپنے بزرگ
رشتہ داروں کو گالیاں دے، لعنت بھیجے اور کفر و ارتداد کے فتوے لگائے۔

آپس کی محبت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اپنی بیٹیاں
ایک دوسرے کے نکاح میں دی جائیں۔

مندرجہ بالا شادیوں کے حوالے سے ایک مسئلہ جو اس دور میں کھڑا کیا
ہے حل ہو گیا کہ سید زادیوں کی شادیاں غیر سیدوں سے ہو سکتی ہیں۔ اگر صرف
ادب و احترام کا تقاضا بیچ میں لایا جائے تو یہی عرض کروں گا کہ ادب و احترام
معیار بھی وہی درست ہے جو محمدؐ اور آل محمدؐ نے ہمیں عملاً بتا دیا ہے۔ جو دین
میں بھی منع نہ تھا اگر آج کل سیدوں کی غیر سیدوں سے شادی منع قرار دی جائے
گی تو یہ بدعت ہو گی۔

لہٰذا یہ بندۂ ناچیز عامتہ المسلمین سے یہ اپیل کرنے میں حق بجانب ہے کہ ایسی لا
روایات سے منہ موڑ لیں اور خلاف عقل و دین عقائد سے توبہ کریں۔ وَمَا
عَلَینَا الا البلاغ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن پاک اور سنت رسول پر چلنے کی
توفیق دے اور نیکی کرنے، نیکی کو پھیلانے، بدی سے بچنے اور بدی سے روکنے کی
ہمت و طاقت عنایت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صحابہ کرام اور اہل بیت کا باہمی سلوک

صحابہ اور اہل بیت کے آپس میں روابط اور سلوک بہت اچھا تھا۔ مولائی ٹولہ و پراپیگنڈہ بھی کرتے رہتے ہیں کہ بعض صحابہ نے اہل بیت کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس موضوع پر بھی ہم مولائیوں کی مستند کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

ا اپنی مشہور تاریخ میں مولائی لکھتے ہیں کہ حضرت علی کی دس بیویاں تھیں اور ان کے 18 لڑکے اور 14 لڑکیاں تھیں۔ ان میں تین بیویوں کی اولاد میں لڑکوں کے نام ابو بکر، عمر اور عثمان تھے۔ ابو بکر کی والدہ لیلیٰ، عمر کی والدہ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عثمان کی والدہ کا نام ام البنین تھا جن کا دوسرا بھائی عباس تھا جن کو غازی عباس بھی کہا جاتا ہے اور وہ دونوں کربلا میں شہید ہوئے۔

(1) مناقب آل ابی طالب جلد 4 صفحہ 112۔

(2) عمدۃ الطالب صفحہ نمبر 56

(3) منتہی الامال جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 187

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

2- حضرت حسنؓ کے دو فرزندوں کے نام ابوبکر و عمر تھے۔ (جلاء العیون صفحہ نمبر572، کشف الغمہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر575)

3- حضرت سیدنا حسینؓ کے دو فرزندوں کے نام ابوبکر اور عمر تھے۔ (مناقب آل ابی طالب جلد نمبر4 صفحہ نمبر113)

4- امام زین العابدین کے ایک بیٹے کا نام عمر تھا۔ حضرت سیدنا امام باقر کے ایک فرزند کا نام عمر تھا۔ امام موسیٰ کاظم کے ایک فرزند کا نام عمر اور ایک دختر کا نام عائشہ تھا۔

(1) مناقب آل ابی طالب جلد نمبر4 صفحہ نمبر176

(2) کشف الغمہ جلد نمبر2 صفحہ نمبر216

(3) عمدۃ الطالب صفحہ نمبر64 قالب سید جمال الدین۔

(4) تذکرۃ الائمہ صفحہ نمبر110

(5) انوار نعمانیہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر380

5- حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اے انس! کیا تو جانتا ہے کہ جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا حکم لائے ہیں تو میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فاطمة مِنْ عَلِیٍ فَانْطَلِقْ فَادْعُ لِیْ ابابکرٍ و عُمَرَ و عُثْمَانَ وَ عَلِیًّ وَّ طَلْحَةَ وَ زُبَیْرَ وَ بَعْدَدِهِمْ مِنَ الْاَنْصَارِ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں فاطمہ کا نکاح علی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے ساتھ کر دوں پس تو جا کر ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور اتنے ہی انصار کو بلا کر لے آ۔ (کشف الغمہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر348، بحارالانوار جلد نمبر43 صفحہ نمبر119)

- ب حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور سعد بن معاذ نے مسجد نبوی میں اس نکاح کی بات سنی تو یہ تینوں حضرات علی کو خوشخبری دینے کے لئے مسجد سے نکلے اور حضرت علی کو تلاش کرنے لگے۔ حضرت علی کو گھر پر نہ پایا تو ایک باغ میں پہنچے جہاں حضرت علی موجود تھے۔ حضرت علی نے ان سے آنے کا سبب پوچھا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ رسول اللہؐ آپ سے اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور ان کو یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے۔ جب حضرت علی نے یہ بات سنی تو بے حد خوش ہوئے اور حضرت علی نے خود ابو بکر و عمر کی خوشی کا بیان ان الفاظ میں فرمایا۔ فَفَرِحَا بِذَالِكَ فَرَحًا شَدِيْداً وَّ رَحَقَ مَعِيَ اِلَى الْمَسْجِدِ ترجمہ: پس ابو بکر، عمر دونوں اس بات پر بے حد خوش ہوئے میرے ساتھ مسجد میں آئے۔ (جلاء العیون صفحہ نمبر169 جلد نمبر1 زندگانی فاطمۃ الزہراؑ بحار الانوار جلد نمبر43 صفحہ نمبر129)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوالحسن ابھی ابھی جا اپنی زرہ فروخت کر کے اس کی رقم میرے پاس لے آ تاکہ میں تیرے لئے اپنی لخت جگر فاطمہ کے لئے ایسی چیز تیار کروں جو تم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دونوں کو مناسب ہو۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے جا کر زرہ چار سو کالے حجری درہموں میں حضرت عثمان کے ہاتھ فروخت کی۔ یہ درہم بہترین قسم کے تھے جو قبیلہ حجر کی طرف منسوب ہیں۔ جب میں نے ان سے درہم لئے اور حضرت عثمان نے مجھ سے زرہ لی تو حضرت عثمان نے فرمایا اے ابوالحسن کیا میں اس زرہ کا تجھ سے زیادہ حقدار نہیں ہوں اور کیا تو ان درہموں کا مجھ سے زیادہ حقدار نہیں ہے؟ تو میں نے کہا ہاں تو عثمانؓ نے کہا کہ یہ زرہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں زرہ اور درہم لے کر حضرت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دونوں چیزیں خدمت اقدس میں پیش کیں اور حضرت عثمان کی بات بھی عرض کی تو رسول اللہؐ نے حضرت عثمان کے حق میں دعائے خیر کی۔ حضرت رسول اللہؐ نے ان درہموں سے ایک مٹھی بھر کر حضرت ابوبکرؓ کو دیا کر دی اور فرمایا کہ اے ابوبکر ان سے میری بیٹی کے لئے ایسا سامان یعنی جہیز خرید لا جو اس کے لئے گھر میں مناسب ہو۔ ان کے ساتھ نبی اکرمؐ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت بلال کو بھیجا تاکہ سامان اٹھانے میں ابوبکر کی مدد کر سکیں۔ (کشف الغمہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر359، بحارالانوار جلد نمبر 43 صفحہ نمبر130)

تمام صحابہ شامل تھے جنازہ رسول میں

8- زوجہ حضرت ابوبکر صدیق جس کا نام اسماء بنت عمیس جس نے حضرت علی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بی فاطمہ کے ایام مرض میں ان کی خدمت کی اور حضرت فاطمہ کی رحلت کے بعد ان کو غسل بھی دیا۔

در کشف الغمہ و غیر آن روایت کردہ آن کہ چوں وفات فاطمہ نزدیک شد اسماء بنت عمیس را گفت کہ آبی بیار کہ من وضو بسازم پس وضو ساختہ۔

ترجمہ: کشف الغمہ اور دیگر کتب میں روایت ہے۔ حضرت فاطمہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اسماء بنت عمیس کو کہا کہ پانی لے آؤ تاکہ میں وضو کروں۔ پھر وضو کیا۔ (جلاء العیون جلد نمبر1 صفحہ نمبر235 زندگانی فاطمہ زہرہ، کشف الغمہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر500 فاطمۃ علیہ السلام)

موالائیوں کا محدث سلیم بن قیس ہلالی کتب سلیم بن قیس صفحہ نمبر79 مطبوعہ قم ایران اور احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی جلد نمبر1 صفحہ نمبر106 میں لکھتے ہیں:

پھر حضرت علی نے داخل کیا دس مہاجرین میں سے اور دس انصار میں سے۔ وہ نماز پڑھ کر نکل جاتے یہاں تک کہ مہاجرین و انصار میں سے کوئی بھی ایسا باقی نہیں رہا جس نے نماز جنازہ نہ پڑھی ہو۔ (جلاء العیون اور حیات القلوب میں بھی اسی طرح مرقوم ہے)

حضرت حسنؑ کو ان کے بھائیوں حضرت حسینؑ، عباسؑ اور محمدؑ نے غسل دیا اور نماز جنازہ سعد بن العاص نے پڑھائی۔ ان کی وفات 49 ہجری میں ہوئی۔ (کشف الغمہ جلد نمبر1 صفحہ نمبر573 مطبوعہ نجف عراق)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت فاطمہ کا نماز جنازہ ابو بکر صدیق نے پڑھایا

11- عن جعفر بن محمدٍ عن ابیہ قالَ ماتت فاطمةُ بنتُ رسول اللّٰہ فجاء ابوبکرٍ و عُمر لیصلوا فقال ابو بکر لعلی ابن طالب لقدم فقال ما کنت لأتقدم و انت خلیفہ الرسول اللہ فتقدم ابوبکر و صلی علیھا۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق اپنے والد محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ دختر رسول خداؐ فوت ہوئیں تو حضرت ابو بکر اور عمر دونوں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر نے حضرت علی مرتضیٰ کو نماز پڑھانے کے لئے کہا۔ آگے تشریف لائیں تو حضرت علی نے جواب دیا کہ آپ خلیفہ رسول ہیں۔ آپ سے پیش قدمی نہیں کر سکتا۔ پس ابو بکر نے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ (کنزالعمال جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 515 باب فضائل صحابہ حدیث)

12- شعبی سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہؓ فوت ہوئیں تو حضرت علی نے ان کو رات میں دفن کیا اور جنازے کے موقع پر حضرت علی نے حضرت ابو بکر کے دونوں بازو پکڑ کر جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھایا۔ (بیہقی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 29 کتاب الجنائز)

حضرت ابو بکر صدیق اس وقت خلیفہ تھے۔ اسی طرح جب حضرت حسنؓ فوت ہوئے تو امام حسینؓ نے سعید بن العاص کو جنازہ پڑھانے کے لئے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ یہ سنت طریقہ ہے کہ حاکم وقت نماز پڑھائے۔ (ناسخ التواریخ جلد نمبر2 صفحہ نمبر155)

میرے دو وزیر ہیں

۱۱ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ یعنی ایک طرف ابوبکر اور دوسری طرف عمر ہوں گے۔

وَاَمَّا وَزِيْرَىَّ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ۔

ترجمہ: (میرے دو وزیر آسمانوں پر جبرئیل اور میکائیل ہیں) اور میرے دو وزیر زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر ہیں۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، مناقب ابوبکر و عمر)

مَابَيْنَ بَيْتِىْ، مِمبرِىْ، رَوضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّه

ترجمہ: حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ حضورؐ ارشاد فرمایا میرا گھر، میرے ممبر کے درمیان والا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ راوی نے امام سے پوچھا هِيَ رَوضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ لَوْكُشِفَ الْغِطَآءُ لَرَاَيْتُمْ ترجمہ: کیا یہ روضہ اطہر آج بھی جنت کا باغ ہے امام نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر پردہ کھول دیا جائے تو تم دیکھ لو۔ (فروع کافی جلد نمبر4 صفحہ 554 کتاب الحج مطبوعہ ایران)

کثیر حوالوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اصحاب رسول اور آل رسولؐ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں کمال محبت تھی۔ آل محمد نے اصحاب رسول کے نام پر نام رکھتے تھے جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ حالانکہ کسی برے شخص کے نام دانستہ طور پر کوئی بھی نہیں رکھتا۔ آج کے مولائی اصحابہ کرام کے نام پر نام نہیں رکھتے۔ حضرت رسول اکرمؐ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے جہیز کا سامان خریدنے کی ڈیوٹی حضرت ابوبکر کو سونپی۔

حضرت عثمان نے حضرت علی کی زرہ خریدی اور پھر تحفتاً انہیں واپس کر دی۔ ان کی شادی کی خوشی منائی۔

حضرت فاطمہ کا جنازہ ابوبکر صدیق نے پڑھایا۔ غسل ان کی بیوی نے دیا۔ حضرت امام حسنؑ کا جنازہ سعد بن العاص نے پڑھایا۔

یعنی سب ایک دوسرے کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتے تھے ایک دوسرے سے بہترین گفتگو کرتے تھے۔ پورے آداب کے ساتھ اور اچھے القابات کے ساتھ پکارتے تھے۔ کیوں نہ ہو وہ سب نبیؐ کی صحبت میں رہے اور قرآن پہ یکساں ایمان رکھتے تھے اور آپس میں قریبی رشتہ دار بھی تھے۔

قارئین کرام ہماری سب دلیلیں اور حوالے ایک طرف رکھتے ہوئے صرف اس بات پر غور کریں کہ بیٹیوں کا رشتہ دینا یا لینا صرف اسی صورت میں ممکن ہوتا ہے جب دونوں طرف سے رضامندی ہو۔ رضامندی تبھی ممکن ہے جب فریقین میں گہرے اختلافات نہ ہوں اور ایک دوسرے پر کامل اعتماد ہو۔

لوگ اپنے دشمنوں کو بیٹیاں نہیں دیتے بلکہ لیتے بھی نہیں جب کہ موجودہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صورت حال یہ ہے کہ لوگوں نے ان بزرگ ہستیوں کے ایمان و کفر کا مسئلہ بھی
بنایا ہوا ہے۔

کیا آپ غور فرمائیں گے کہ آل رسول نے اصحاب رسول کو اپنی بیٹیاں
ایمان کی بنیاد پر دی تھیں یا کفر کی بنیاد پر اور دوسری طرف ان کی بیٹیاں انہیں
مومن سمجھتے ہوئے قبول کی تھیں یا کافر سمجھتے ہوئے؟

کیا آپ غور فرمائیں گے کہ محبت کا درس دینے والے پیغمبر کی امت نفرت
کیوں سیکھے اور نفرت کیوں سکھائے؟

یقین جانیئے کہ ہمارا مقصد اس کتاب کے لکھنے سے یہی ہے کہ محمد رسول
اللہؐ کے اصحاب اور ان کی آل میں بنیادی طور پر کوئی دشمنی نہیں تھی۔ ہم لوگ
اور ان کے ماننے والے ہیں قریب آ جائیں اور آپس میں نفرت نہیں محبت کریں۔
نفرت سکھانے والوں کی باتوں میں نہ آئیں لگتا ہے کہیں کوئی دشمن چھپا ہوا
معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ امت محمدیہ تو ایسی باتیں سیکھی ہی نہیں تھی جو ہم نے
بعض کتابوں میں پڑھی ہیں اور اس کتاب میں نقل کی ہیں۔

آیئے سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ وہ ہمیں اتحاد اتفاق سے
ان تین کی ترویج میں مشغول ہونے کی توفیق دے اور منکرین اسلام کو اپنے
خیرَ اُمَّۃٍ ہونے کا ثبوت دے سکیں۔ "آمین ثم آمین"

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سبائی ٹریننگ دفتر لکھنؤ

قارئین کرام! آپ انصاف کریں کہ ان روایات سے کیا ثابت ہوتا ہے یہ تو کوئی پہلی معلوم ہوتی ہے۔ بوجھو تو جانیں یہ تو کوئی گورکھ دھندا ہے اس گورکھ دندھے سے گمراہ نہ ہونا یہاں بڑے بڑوں کی کشتیاں ڈوب گئی ہیں۔ حضرت علیؓ کیا ہیں، خدا رب خالق یا رازق یا حاکم یا مالک ہیں یا بندہ خدا ہیں یہ عقیدہ کس نے ایجاد کیا مسلمانوں نے یا یہودیت۔ یہ وہی سازش ہے جو پوری دنیا میں رنگ لائی۔ کوئی ملک مسلمانوں کا اس سازش سے بچ نہ سکا یعنی عرب، عراق، شام، اردن، لیبیا، لبنان، مصر، ترکی، انڈونیشیا، روس، چین، افغانستان، پاکستان، ہندوستان۔ پاکستان اور ہندوستان میں عبداللہ بن سبا کا مرکز لکھنؤ ہے۔ جہاں سے عبداللہ بن سبا کی سازش پروان چڑھتی ہے۔ اپنے باطل فرقہ کو مشہور کرنے کے لئے ایک بڑی جماعت علما کی لکھنؤ میں عقیدہ تیار کرتی ہے ان سب کا عقیدہ عبداللہ بن سبا کے عقیدہ سے ماخوذ ہے۔ جن مولائی علما کا عقیدہ یہ ہے ان کے نام یہ ہیں۔ مولانا بشیر نیکسلا، مرزا یوسف حسین میانوالی، مولانا جواد حسین پشاور، اظہر حسن زیدی لاہور، مفتی جعفر حسین گوجرانوالہ، مفتی جعفر لاہور، مترجم از

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے ابلاغ، مولانا مقبول احمد مقبول ترجمہ قرآن سید فرمان علی کوئٹہ، مصنف ایمان علی ترجمہ، مجم اے حسن کراروی پشاور، مولانا اسمٰعیل گوجروی، ادیب اعظم سید ظفر حسن صاحب کراچی، جناب مفتی سید احمد علی مجتہد العصر، جناب مفتی سید محمد عباس، مفتی سید کلب حسین مجتہد العصر، حجۃ الاسلام آقای علی سیلانی، مولانا ضمیرالحسن گڑھ مہاراجہ جھنگ، حاجی آغا نثار احمد کربلائی، سید ہدایت حسین مرزا پوری، مولوی سید مجتبیٰ حسین جائس لاہور، مولانا طالب حسین کرپالوی لاہور، مولانا سید ظہورالحسن کوثر بھروی، مولانا غلام حیدر صاحب کلو، ملک محمد شریف شاہ رسولی، علی اکبر شاہ، محمد ماہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ، مولوی سید شریف حسین بھروی، مولانا سید محمد باقی شاہ باقری ضلع بارہ بانکی، علامہ سید عبدالحسین شاہ، مولانا سید صفدر حسین نجفی لاہور، سید اولاد حیدر فوق، مولانا محمد حسین حضوری فاضل لکھنؤ، مولانا زوار حسین ہمدانی، مولوی اشتیاق کاظمی، خان بہادر مولوی سید خیرات احمد صاحب، مولوی گلفام، علامہ حسین کمل جائسی لاہور، مولوی قیامت بلوچ، عاشق حسین، حافظ کفایت حسین محروم، حافظ ذوالفقار علی شاہ جلالپوری، نصیر ملت اجتہاد، رشید ترابی کراچی، عرفان حیدر عابدی کراچی، مقبول حسین ڈکھو، مفتی عنایت شاہ ملتان، سید نسیم عباس۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گھر سے نکلنا

عقرب لگ جائے تو گھر سے نہ نکلنا، شادی نہ کرنا، نیا مکان تعمیر نہ کرنا، سفر نہ کرنا، کوئی نیا کام نہ کرنا وغیرہ۔ تقیہ کرنا، متعہ کرنا، 14 میل کے سفر پر روزہ نہ رکھنا، غصہ میں بیوی کو طلاق دینا، پھر گھر میں بٹھا دینا بیوی بنا لینا، ماتم کرنا، پانچوں وقت باڑے جانا، امام باڑا کی مٹی کو چومنا، کربلا کی مٹی کو خاک شفا ماننا، علیؑ عباس و حسینؑ کی منت ماننا، دس بیون کے پیالے بھرنا، لکڑہارے کی کہانی سننا، تابوت چومنا، علم عباس چومنا، علی اصغر کا پنگھوڑا بنانا اور چومنا، گھر گھر نیازیں پکانا، نعرات کو حدیث پڑھوانا، تابوت میں پیسے رکھنا، بارہ امام پڑھنا، آگ پر ماتم کرنا، پہلی محرم سے لے کر 10 محرم تک زمین پر سونا، چارپائی الٹی کرنا۔ نجف پہننا، تین پتھر اور انگوٹھیاں دو چاندی پیتل تانبا پہننا ثواب سمجھنے، علم عباس کا تابوت، عورتوں میں مہندی قاسم کو تقسیم کرنا، منت ماننا علم تابوت کو حاجت روا سمجھنے، تابوت اور علم عباس کے سامنے گڑگڑانا اور فریاد کرنا، عورتوں بچوں سمیت امام باڑا جا کر علم تابوت چومنا علی اصغر کا سکینہ غازقہ کے برقعہ دوپٹہ چومنا، چالیس دن تک سوگ منانا، چالیسویں کی مجلس کرنا، ان کے منت ماننا، ذوالجناح یعنی گھوڑا حسینؑ پوجنا چومنا منت ماننا، اسے حسین کا گھوڑا سمجھنا، اس سے مسائب بخل کہنا اور دو زانو ہو کر ماتم کرنا تابوت ثواب سمجھا گھوڑے کی زیارت کرنا تابوت کی زیارت کرنا دس دن محرم غسل نہ کرنا دس دن محرم کے سر میں خاک ڈالنا عورتوں کے پاس نہ جانا دس دن سوگ منانا کالے کپڑے گڈائی والے پہننا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[illegible] سوگ منانا ماتم کرنا یہ سب جنت جانے کا پروگرام ہے۔ یہ سب رسمیں اور [illegible] کے ایجاد کرنے والے وہ مولوی صاحبان جن کا میں اوپر ذکر کیا ہے ان [illegible] کی فہرست میں جن کے میں نے نام دیئے ہیں ان میں چار عالم میرے [illegible] ہیں۔ ان کا نام نامی سید محمد یار شاہ سید گلاب شاہ مفتی جعفر حسین گوجرانوالہ [illegible] حسین شاہ عبداللہ بن سبا یہودی کا پروگرام جو تھا۔ وہ ان مولویوں نے [illegible] میں کامیاب کر دکھایا جو میں نے رسمیں اور بدعت اوپر نشان دہی کی ہے [illegible] کی تبلیغ کرنے والے جید علماء ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریریں کر کے بڑا [illegible] بڑی جاگیریں بنائیں بڑے کھوتیاں بنائیں اور بینک بھرے اور یہ نہ سمجھا [illegible] ہم نے کل کو اللہ کے سامنے حساب دینا ہے۔ ان کی آنکھوں پر شیطان نے [illegible] کا پردہ ڈال دیا۔ خود بھی گمراہ ہوئے اور ہزاروں انسانوں کو گمراہ کیا۔ جب [illegible] مولوی جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے یہ سب پاکستان بننے سے پہلے بھوکے ننگے [illegible]۔ ان کے پاس ایک پیسہ کوڑی نہیں تھی جب یہ اپنی شرارت میں کامیاب ہو [illegible] تو مجلسوں میں اپنی تقریریں اپنا فن، اپنے مصائب فضائل منگے داموں پر بیچنے [illegible] لاکھوں روپے دس دن محرم کے ان کی فیس جو بے چارے ان کے جال [illegible] پھنسے ہوئے مولائی حضرات ادا کرتے ہیں ان مولائیوں کو بتایا گیا ہے تبلیغ میں [illegible] ہیں اگر جنت جانا ہے تو ہماری فیس بڑھا دو اور بغیر فیس کے یہ مجالس نہیں [illegible] تھے۔ اب بھی یہی حال ہے۔

[illegible] کرام غور فرمائیں کہ کبھی ان مولویوں نے اپنی مجلسوں میں قرآن

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مجید اللہ کی کتاب الفاتحہ سے لے کر والناس تک نہیں پڑھائی اور نہ ہی لوگوں کو قرآن مجید سے روشناس کیا گیا جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی عظمت بڑھائی حاجت روائی ہے۔ اٹلکل سے صرف ایک چھوٹی سی آیت قرآن مجید کی تلاوت کر کے اور اس کا ترجمہ مروڑ کے بیان کرنا اور اپنی مرضی کی تقریر کرنا اور اس میں نقطے نکالنا ہیرا پھیری کرنا الفاظ کو بدلنا اشارتاً اشارے کرنا مصائب پڑھنا صحابہ اکرام کی توہین کرنا حضرت علی کی فضیلت کو بڑھانا صحابہ اکرام کی فضیلت گھٹانا ان کا پیشہ اور فن ہے اور اس فن میں یہ تمام ماہر تھے اور ہیں۔ قرآن اور حدیث کی بات پر ہیرا پھیری کرنا یہ سب فن ان علماء میں پائے جاتے ہیں اور سکھائے جاتے ہیں۔ بڑے سے بڑا فقی اہل سنت کا ان سے بات تک نہیں کر سکتا۔ یہ بڑے چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں ان تمام ظلموں کا دارومدار روایات پر ہوتا کیونکہ قرآن حکیم اور حدیث مولائی کا ساتھ نہیں دیتے اس لئے مولائی علماء مجبور ہیں وہ روایات پڑھیں لوگوں کو جھوٹی روایات بیان کر کے گمراہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی گمراہی اور اس کتاب کو ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین ثم آمین)

میرا دعویٰ ہے کہ اگر مولائی فرقہ کی بنیاد قرآن اور حدیث پر ہوتی تو نہ دلہا میں مولائی ہوتا اور نہ رسمیں اور نہ بدعت ہوتیں، تمام ختم ہو جاتیں۔

سوز خوانی، مرثیہ و قصیدہ ربائی کس نے ایجاد کی

عبداللہ بن سباء کے ٹولے نے ایک اور گمراہ کن بدعت و رسم ایجاد کی ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سب سے زیادہ کامیاب ہوئی۔ سوز خانی منصبحاہ خانی قصیدہ خانی نوحہ خانی سُر اور لال خانی راگ رنگ تھاپ تال موسیقی میں تمام مصائب و قصیدہ و حزا رو بائی بیت لا کئے گئے جو اپنی مجلسوں میں پڑھا کرتے ہیں۔ جو ان کو پڑھنے والے ہیں ان کو ا ر اور مداحخان کہا جاتا ہے۔ یہ بہت بڑا ٹولہ ہے۔ اس کی حیثیت مولائی فرقہ ا ریڑھ کی ہڈی سمجھی جاتی ہے۔ ہندوستان میں آج سے 50 سال پہلے دو ایسے مشہور شاعر پیدا ہوئے جو اپنی مثال آپ تھے یہ سوز خانی میں قصیدہ خانی اور رو بائی ں ان کا کوئی مقابلہ کرنے والا نہیں تھا۔ یہ دو آپس میں بھائی تھے۔ ایک کا نام رلا دبیر اور دوسرے کا نام مرزا انیس تھا انہوں نے مرثیوں اور رو ہزاروں کتابیں لکھ کیں اور سارے ہندوستان اور پاکستان میں پھیلائی ان کی شاعری سے ا خانی کو اور نوحہ خانی قصیدہ خانی بہت بڑا فروغ ملا اس سے مصائب ذاکرین پیدا ئے جو ایک ایک ذاکر سے ساتھ آٹھ آٹھ سوز خان جن کو سوزی کہا جاتا ہے۔ اور ان کو ذاکروں کا شاگرد بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مولویوں اور عالموں سے زیادہ منگے ئے ہیں۔ ان کی فیس بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب میں ضلع میانوالی، لیہ کوٹ ادو، بکھر، ڈیرہ غازی خان، ملتان مظفرگڑھ، خانیوال، ھنگ، سرگودھا لاہور، اٹک میں پائے جاتے ہیں۔ ان ذاکروں کا مرکز ضلع ملتان میں ہے۔ ملتان شہر میں باقاعدہ ذاکروں کی یکم محرم میں منڈی لگتی ہے اور یہ لمی روز تک ذاکر حضرات بکتے رہتے ہیں۔ جس کو زیادہ سوز خان سر میں قصیدہ صائب پڑھنے والا پسند ہوتا ہے وہ رقم طے کر کے لے جاتے ہیں۔ اس منڈی کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

40 سال ہو چکے ہیں۔ اس منڈی میں میں بھی بکتا رہا اور منہ مانگی فیس لیتا رہا۔ جن ذاکرین نے اس بدعت میں حصہ لیا ان کے نام یہ ہیں۔ گل محمد عرف گلو کنجر، احمد بخش بھٹی، شیر شاہ شمسی، مہر شاہ شمسی، ذاکر فوق حسین فوق، کاشف حسین، آصف حسین آصفی، غلام قنبر منظور حسین، ذاکر مداح حسین، کوثر حسین کوثر، ریاض حسین شاہ، محسن نقوی، غلام حسین ماچھی، غلام حیدر ملو آغا حسین شاہ شبیر حسین قریشی غلام شبیر تنوی، سید طالب حسین شاہ، عاشق حسین، انگ عاشق، بی اے الطاف حسین شاہ، سید زوار حسین شاہ، محمد علی شاہ، غلام حسین ہجانڑا، ضمیر حسین شاہ، منظور حسین سونگی، ذاکر عطاء حسین شاہ، سید نور محمد شاہ، غلام عباس شاہ، بھٹہ والہ ضیغم عباس شاہ، ذاکر محمد علی بھٹی ذاکر عاکر حسین گاگری گھاگھری، سید فضل حسین شاہ، ذاکر فدا حسین، ذاکر گدا حسین شاہ سید صلح حسین شاہ، آغا علی حسین ذاکر خدا بخش قیصر، علم داد شاہ، ناصر حسین مانگوال ناصر نوکی، خادم حسین چک 38، نبی بخش جویا حافظ محمد علی بلوچ، ریاض حسین رقمال مختیار حسین کھوکھر، غلام عباس فرید کے خورشید پھوڑ نیاز حسین شاہ، ڈاکٹر سلیم رکن، غلام عباس نوشقی، اعجاز باقی، اعجاز منڈوی، طالب حسین ترکہ، سید مزمل حسین۔

یہ وہ ذاکرین حضرات ہیں جن کا شمار مولائیوں میں صف اول میں شمار ہوتا ہے۔ انہی لوگوں کا بہت بڑا شیعیت پھیلانے میں ہاتھ ہے مگر قارئین کرام ذرا غور فرمائیں علم عربی سے یہ تمام کے تمام جاہل ہیں اور تمام کے تمام روایات اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اوٹے قصیدے بنانا یا سحر خیال اور عقل سے تراشا لفظ بنانا جملہ بنا شاعری کرنا
اہلی بنانا مسدس بنانا قصیدے بنانا پڑھنا رونا رونا، مصائب پڑھانا، ان کا پیشہ
ہے۔ جیسے کہ میں نے اوپر لکھا کہ یہ لوگ مولائی فرقے کی ریڑھ کی ہڈی سمجھتے
جاتے ہیں ان میں کوئی ایسا نہیں جو نیک بخت ہو۔ نمازی ہو، روزے دار ہو،
ملی ہو، قاری ہو، یا حافظ قرآن یا عالم ہو۔ ان سب ذاکرین کا کردار فقہ جعفریہ
ے مطابق بھی نہیں تھا اور نہیں ہے۔ جن کو میں جانتا ہوں اکثر میں نے دیکھا کہ
ہ لوار، لونڈے بازی کرنا، زنا کرنا، شادیاں زیادہ کرنا، متعے کرنا، ککڑ لڑانا، شرطیں
لگانا، شراب پینا، تاش اور کنجریوں کا راگ سننا، آزاد زندگی گذارنا، فیس مجلسوں
ں لینا، رقم طے کرنا، لاکھوں روپے پر محرم کے دس دن پڑھنا اور اتنی بڑی رقم
ا حرام کاموں پر خرچ کرنا، ان کا پیشہ تھا اور پیشہ ہے۔ ان ذاکرین حضرات حقہ
ا، سگریٹ پینا، چرس پینا، بھنگ پینا، پھر سٹیج پر چڑھ جانا اور قصیدے پڑھنا،
رے لگانا، ان کا شیوا ہے جو مبلغ اپنے دین پر قائم نہ ہو وہ گمراہی کے سوا اور کیا
لائے گے ان کا کام ہے کہ پیسہ بٹورنا اور لوگوں کو گمراہ کرنا، ان کی تبلیغ سے
ا ہیں میں بڑے بڑے خاندان سنی سے مولائی ہو گئے کیونکہ ظاہر میں اہل بیت
ا حب کہلوانا جس طرح کسی بوتل میں زہر بھر دے اور اس پر لیبل جام شیریں کا
گا دیں تو کیا وہ میٹھا شربت بن جائے گا کبھی نہیں۔ ان کی تبلیغ سے جو لوگ
الل ہوئے وہ بڑی تعداد میں ہوئے جتنے جرائم پیش لوگ تھے وہ سب کے سب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ذاکری تبلیغ میں کس پر اثر پڑا

ان ذاکرین حضرات کی تبلیغ سے بڑا اثر پڑا خاص کر سندھ اور پنجاب میں انکی دعوت تبلیغ پر سب سے پہلے مولائی ہوئے وہ سید فیملی سے تعلق رکھتے تھے کیونکہ اس فرقہ میں سیدوں کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اتنی قرآن کی عزت نہیں کی جاتی جتنی شاہ صاحب کی عزت کی جاتی ہے کیونکہ سید حضرت علی اور فاطمہ کی اولاد ہیں یہ سب جنتی ہیں ہم بھی جنت میں جائیں گے ان کی عزت سے کیونکہ جنت حسن حسین کی ہے ان کے نانے کا فرمان ہے اس لئے سید کالا یا گورا یا زانی چاہے چور ہو بدکردار ہو بے نمازی ہو شرابی ہو یعنی کہ کتنا بھی کیوں نہ بڑا ہو سید تو ہے۔ جب سید اور ذاکر ملیں گے راستہ اسلام کا صاف ہو گا۔ اب اسلام بھی سیدوں کا قرآن بھی سیدوں کا رسول بھی نانا سید کا علی باپ سیدوں کا ماں فاطمہ یعنی سیدوں کی پھر دونوں نے مل کر تبلیغ شروع کی، سونے پہ سہاگہ ہو گا اب کوئی روکے اور نہ ٹوکے اب تو سارا دین گھر کا ہو گیا دونوں نے مل کر شہادتیں پڑھنی شروع کیں کسی جگہ علی کی شہادت کسی جگہ فاطمہ کی شہادت اور کسی جگہ حسن کی شہادت اور کسی جگہ حسین کی شہادت اور کہیں عباس کی شہادت کہیں علی اکبر کی شہادت کہیں پر علی کی شہادت۔ گاؤں گاؤں، گوٹھ گوٹھ، شہر شہر، ذاکر اور سید نے مل کر تبلیغ شروع کی واردات کا طریقہ کار یہ تھا کہ ایک ذاکر اور سید گاؤں گئے ایک مولائی کا گھر تھا اس گھر میں مجلس عزا شروع ہو گئی۔ چارپائیاں اٹھالیں اور زمین پر بیٹھ گئے۔ سروں سے پگڑیاں اتار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اہل۔

آج تک ہم نے ایسا سریلا ذاکر نہیں سنا

ذاکر صاحب نے اپنے سریلے سوزوں کے ساتھ سر میں قصیدے شروع کیے۔ جب آواز گونجی تو سارا گاؤں اکٹھا ہو گیا۔ کیونکہ فطرت کا تقاضا ہے کہ انسان راگ رنگ پسند کرتا ہے خاص کر مولائی کے ذاکر تو بڑے سریلے ہوتے ہیں۔ سر میں دو تین قصیدے فضائل کے پڑھے پھر شہادت کا مصائب شروع کیا تو سارے مومنین رونے لگے کیونکہ مصائب بڑے دردناک تھے۔ گاؤں کے جو لوگ اکٹھے ہوئے تھے ان میں گاؤں کا زمیندار نہیں آیا وہ لوگ آئے جو کمی کمین (نچلے درجے) کے تھے جیسے کمہار، موچی، پاؤلی، نٹ، میراثی وغیرہ۔ اب یہ کمی کمین لوگ جال میں پھنس گئے اب بانی مجلس نے ان کمیوں سے پوچھا کہ مجلس کیسی تھی؟ ذاکر سریلے تھا یا نہیں؟ تو آگے سے موچی، پائیولی، کمہار بولنے لگے کہ آج تک ہم نے ایسا سریلا ذاکر نہیں سنا۔ یہ لوگ واپسی پر اپنے گھروں میں، گلیوں میں، چوکوں میں اذکر کا چرچا کرتے تھے کیونکہ یہ خود تو ان پڑھ ہوتے ہیں لہٰذا جب ڈیرے پر حقہ بھرنے کے لئے چوہدری صاحب کے پاس جاتے ہیں تو چوہدری صاحب پوچھتے ہیں اپنے کمی سے کہ اے "ولی داد" سنا ہے کہ "خدا بخش چلا گئے" کے گھر کوئی مجلس وجلس تھی اور کوئی ذاکر واکر آئے ہوئے تھے۔ یہ سننا تھا کہ وہ موچی ذاکر صاحب کی تعریفوں کے پل باندھنے لگے کیونکہ یہ چوہدری صاحب بھی اپنے مسلک یعنی اہل سنن سے جاہل ہوتے ہیں۔ چوہدری صاحب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نے کہا" او ولیا ہن مڑ کدوں مجلس ہوئی اے۔ ولی داد بولا۔ چوہدری صاحب! شما صفر دی 20 تاریخ نوں میری بھرجائی "رسولاں" نے منت منی ہوئی سی۔ ذاکر صاحب نے دعوت دتی ہوئی اے۔ تو چوہدری صاحب بولے، جب ذاکر آئے تو مجھے اطلاع کر دینا کہ میں بھی ان ذاکروں کو سنوں کیونکہ سنا ہے کہ ذاکر بڑے مزے میں قصیدے پڑھتے ہیں اور جب صفر کی بیس تاریخ کو صبح کی نماز کے وقت میراثی نے ڈھول بجانا شروع کیا جسے پنجابی زبان میں "ماردو" کہتے ہیں یعنی "مجلس عزا دا بلاوا" اور اس ڈھول نے پورے علاقے میں اعلان کر دیا کہ آج مجلس عزا ہونے والی ہے کیونکہ "مائی رسولاں" کے خاوند نے دو تین ذاکر بلوائے تھے۔ ایک مولوی ٹوٹا پھوٹا۔ دس بارہ مرغیاں پکڑ کر ذاکروں کی دعوت کے لئے تیار کیں اور مومنین کے لئے چھوٹے یا بڑے گوشت کے چاولوں کے نیاز کی دو چار دیگیں اتروائیں۔ اب مجلس کا وقت ہوا۔ سٹیج سجایا گیا۔ پھوں بچھائے گئے۔ چارپائیاں اٹھا دی گئیں۔ ایک طرف مردوں کا انتظام اور دوسری طرف عورتوں کا انتظام۔ لوگ آنا شروع ہو گئے۔ چوہدری صاحب بھی لاچہ باندھ کر پگڑی پہن کر تشریف لے آئے جیسے اور لوگ زمین پر بیٹھے تھے ویسے ہی چوہدری صاحب بیٹھ گئے۔ ذاکر صاحب نے فلمی طرزوں پر قصیدے شروع کئے جب چوہدری صاحب نے یہ قصیدے سنے۔ اس ساری مجلس کا دارومدار ان قصیدوں اور دوہڑوں پر تھا جس میں پیغام تھا کہ "علی" دا کوئی ثانی نئیں۔ حسن، حسین، جنت دے سردار، قرآن ایناں دی شان دا قصیدہ وے۔ ان کا جو دشمن ہے وہ دوزخی ہے۔ خلیفہ بنا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لعل علی ہے اور کوئی خلیفہ نہیں اور جنہوں نے ان کا حق غصب کیا وہ جہنمی
ہیں۔" چوہدری صاحب سمیت سارے لوگوں نے نعرے لگائے اور بڑے خوش
ہوئے۔ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں آئیں۔ بھولے سے چوہدری صاحب
نے ذاکر صاحب سے سوال کر لیا کہ حق کس نے کھایا؟ اور خلافت کس نے
غصب کی؟ تو فوراً چوہدری جال میں آگیا تو ذاکر صاحب نے بڑے انداز کے ساتھ
جواب دیا۔ "چوہدری صاحب یہ سوال اپنے گاؤں کی مسجد کے مولوی سے
پوچھیں، ہم کہتے ہیں کہ اس وقت کی حکومت جن کے ہاتھ میں تھی تو فوراً
چوہدری بولا، میں اپنے مولوی سے پوچھوں گا۔ چوہدری صاحب جب مڑنے لگے
تو ذاکر صاحب غمگین شکل کر کے کہنے لگے۔ "چوہدری صاحب آپ کے خاندان
کی اگر کوئی بیٹی کسی کمی کے پاس اس کے گھر جا کر کسی چیز کا سوال کرے اور وہ کمی
اس چیز کے ہوتے ہوئے بھی خالی لوٹا دے تو کیا آپ اس پر راضی ہوں گے یا
ناراض؟ تو چوہدری صاحب نے فوراً کہا کہ "اس نوں میں پنڈ وچ رہن نہیں
دیاں۔ ذاکر فوراً بولا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو رسول کی بیٹی کو اپنے دربار سے خالی
لوٹائے اور فدک نہ دے وہ کون ہے؟ تو چوہدری صاحب جھل بولنے لگا "ہم تو
اس کو نہیں مانیں گے" اور لعن طعن کرنے لگا تو ذاکر بولا کہ جناب آپ اہل
سنت والجماعت کے پہلے خلیفے ابو بکر صدیق نے حضرت بی بی فاطمہ کو خالی لوٹایا۔
یہ سنا چوہدری ان پڑھ تھا وہ آگ بگولا ہو کر سنی مذہب پر سیدھا گاؤں کی مسجد
میں آیا۔ حافظ صاحب بچوں کو قرآن کا درس دے رہا تھا۔ چوہدری صاحب نے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اپنے انداز میں کہا "میاں صاحب! یہ بتاؤ کہ بی بی فاطمہؑ کا حق کس نے کھایا" کیونکہ مولوی صاحب کو قرآن کے سوا کچھ آتا جاتا نہیں تھا، اپنی کتابوں سے ناواقف تھا۔ مولائی کتابوں سے ناواقف، بیچارہ کیا جواب دیتا۔ ادھر ادھر کی گول باتیں کرتا رہا۔ چوہدری آگ بگولا ہوتا رہا۔ چوہدری باتیں کرتا ہوا گھر روانہ ہوا تیسری بار جب مجلس عزاء منعقد ہوئی چوہدری صاحب نے اس میں چندہ بھی دیا اور مجلس بھی خوب بیٹھ کر سنی اور اب تو وہ پگڑی اتار کر کیسوں کے ساتھ رومال بھی لگا۔ اس طرح آہستہ آہستہ چوہدری بھی جال میں پھنستا چلا گیا اور بغیر تحقیق کے مولائی ہو گیا۔ کیونکہ جب چوہدری گاؤں کا مولائی ہو گیا تو کی جو پہلے ہی اس بات کے منتظر تھے سب مولائی ہو گئے اور اس جگہ پر چوہدری صاحب نے "امام بارگاہ" تعمیر کروائی اور بڑے بڑے ذاکروں کو بلا کر مجالس عزا کروائیں۔ اس طرح شیعت کو فروغ ملا۔

قارئین حضرات! ذرا غور کریں، کس طرح واردات کامیاب ہو گئی۔ اسی طرح سارے پاکستان میں گاؤں کی سطح پر ایسی وارداتیں ہوئیں اور ہوتی ہیں، نہ قرآن سنا، نہ رسول اللہ کا فرمان سنا، نہ کوئی تحقیق کی، بغیر تحقیق کی ہوئی بات پر اپنا دین چھوڑ کر چوہدری صاحب کیسوں سمیت گمراہ ہو گئے۔ یہ واردات گاؤں کی سطح پر عام تھیں اور ہیں۔

دوسری واردات

قارئین کرام! اس فرقے کو عام کرنے کے لئے جیسا کہ میں نے اوپر لکھا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ مولائی فرقے میں شامل ہوئے وہ سیدوں کے
ملازمین تھے۔ یہ سید اس لئے مولائی ہوئے کہ مولائی فرقے میں سب سے زیادہ
پیروں کا ذکر ہے اور اس فرقے میں یہ بات بنیادی طور پر شامل حال ہے کہ بغیر
پیروں کے فرقہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سیدوں کا بڑا احترام، بڑی
عزت، اتنی عزت کرنا کسی اور مذہب میں نہیں ہے کیونکہ مولائی فرقے کا ظاہری
تعلق اہل بیت سے ہے اور اہل بیت ہیں مولائی کے نزدیک۔ بارہ امام اور چودہ
معصومین۔ اب آپ پوچھیں گے کہ چودہ معصومین کون ہیں؟ تو حضرت محمد
مصطفیٰؐ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ چودہ
معصومین میں باقی امام بھی شامل ہیں تو مولائی فرقے کا دارومدار امامت پر ہے اور
امامت انہی بزرگوں کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ سیدوں نے دیکھا کہ یہ
مولوی، ذاکر، مداح خان ہمارے گھر کی تعریفیں کر رہے ہیں تو ہم کیوں نہ اس
تعریف کو تبلیغی حوالے سے پھیلائیں۔ اس میں ہماری بھی عزت ہے اور ہمارے
خاندان کی بھی، اس لئے اب سیدوں نے بھی تبلیغ شروع کر دی۔ اس لئے آج
سے ڈیڑھ سو سال پہلے ان سیدوں کے آباؤاجداد اہل سنت والجماعت تھے تو ان
کے مریدین بھی اہل سنت والجماعت تھے کیونکہ پیروں کا کام گنڈہ تعویذ، پھونک
مارنا، مرید بنانا، بیعت کرنا، یہ پرانا طریقہ کار ہے اور آج بھی موجود ہے کیونکہ پیر
اب مولائی ہو گئے لہٰذا مریدوں کو بھی مولائی ہونا پڑا۔ پنجاب میں سات بڑے
ادارہ ہیں سیدوں کے۔ جن کو سات "اچے" کہا جاتا ہے۔ سب سے بڑی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

"اوچ" ضلع بہاولپور میں ہے اس کا اُچ کا جو گدی نشین تھا اس کا نام "شیر شاہ جلال" تھا کیونکہ "شیر شاہ جلال" خود تو اہل سنت والجماعت تھا مگر اس کی اولاد میں سے تمام مولائی ہو گئے۔ اب ان سات گدیوں پر جو تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے وہ سیدوں کے ہاتھ میں ہے۔ جب یہ پیر کسی گاؤں میں جاتے تھے وہ گاؤں بھلے اہل سنت والجماعت کا ہی ہو اس میں ایک مرید کے گھر پیر کا ڈیرہ لگتا تھا۔ پیر صاحب کے لئے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔ اس پر گدے رکھے جاتے تھے۔ باقی مریدین آنے والے یا ساتھ والے سب نیچے بیٹھتے تھے۔ پیر صاحبان مریدوں کو مخاطب کرتے تھے اور ذکر کراتے تھے۔ ذکر کیا کہ صلوٰۃ پڑھو، مرید بیچارے صلوٰۃ پڑھتے تھے اب جو یہ مرید پیر صاحب کے پاس آتے ہیں یہ سب مریض ہیں ہر کسی کی الگ الگ آرزو ہے یہ سب پیر صاحب سے دعا کرانے آتے ہیں۔ اب کوئی کہتا ہے "پیر سائیں! میرا بچہ قید میں ہے۔" تو پیر سائیں کے منہ سے نکلتا ہے کہ "علی رحم کرے گا، پنج تن پاک مدد کریں گے، مرید گھبراؤ نہیں، مولا علی مدد کریں گے، تیرا بچہ رہا ہو جائے گا اور منت مانو کہ میں مجلس حسین پاک کا اپنے گھر میں ذکر کراؤں گا۔" اور پھر وہ بچہ رہا ہو جاتا ہے۔ اب اس مرید جو جاہل سنی ہے اور پیر کے جال میں پھنسا ہوا ہے اب اس کے گلے میں مجلس عزا کا طوق پھنس گیا اور اس نے اگلے سال مجلس کرالی۔ اب یہ منت ہر سال مرید کو پیر کے حکم پر کرانی پڑتی ہے اس طرح وہ پکا مولائی بھی ہو گیا اور ماتم بھی مجلس بھی کراتا رہتا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دوسرا مرید کہتا ہے "پیر سائیں دعا کرو میرے گھر میں بچہ نہیں، پیر سائیں نے دعا کی۔ کچھ عرصہ بعد بچہ پیدا ہوا۔ اب میاں بیوی پیر کے پاس خوش خوش جا رہے ہیں۔ ساتھ میں نیازیں نظر لی ہوئی ہیں۔ اب پیر سے دعا بھی کرانی ہے اور نام بھی رکھانا ہے۔ جب یہ دوسری دفعہ اپنے پیر سے ملتے ہیں تو مریدنی کی گود میں بچہ ہے۔ مریدنی کہتی ہیں "پیر سائیں یہ آپ کی دین ہے ہم آپ کے غلام ہیں۔ آپ کے تابدار ہیں اب بچے کا نام بھی آپ نے رکھنا ہے تو پیر صاحب نے سید بادشاہ نے اس بچہ کا نام "حسین بخش" رکھ دیا اور مولا حسین کی آپ نے جو منت مانی تھی، اب پوری کرو اور گھر میں مجلس عزا کرواؤ اور یہ مرید حضرات جو پیروں کی تعویذ گنڈوں سے مولائی مذہب میں داخل ہوئے پھر انہوں نے اپنے اپنے خاندانوں میں پیر صاحب کی کرامتیں بیان کیں تو لوگ جوق در جوق سیدوں کے جال میں پھنستے گئے اور مولائی بن گئے۔ اسی طرح جو مہاجرین پاکستان بننے کے بعد یہاں آئے انہوں نے دیکھا کہ پاکستان میں سیدوں کی مولائی فرقے میں بڑی عزت اور احترام ہے تو ان میں جو بھی موچی، کمہار، میراثی وغیرہ سب سید بنتے گئے اور میراثی ہوتے گئے اب تو یہ ہیزہ (کھچڑی) چوں چوں کا مربہ بن گیا۔ ہر طرف سید ہی سید نظر آنے لگے اور اس وقت پاکستان میں ننانوے فیصد سید مولائی ہیں اور جو چھوٹی چھوٹی قومیں وہ سب ان کی تبلیغ سے مولائی بن گئیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایسی گمراہی اور کفر سے پناہ میں رکھے اور اس کتاب کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہدایت کا ذریعہ بنائے (آمین ثم آمین)

تیسرا طریقہ واردات

وہ تین سید کون تھے

اس فرقے کو آگے بڑھانے کے لئے، ترقی دینے کے لئے سیدوں میں سے تین ایسے مبلغ سید پیدا ہوئے جنہوں نے مولائی فرقے کو بہت زیادہ فروغ دیا۔ ایک کے نام "صدا حسین" جو "پھلروان پنجاب" کا رہنے والا ہے اور دوسرا "سید ریحل شاہ" صوبہ سندھ ضلع خیرپور کا رہنے والا ہے۔ تیسرا بھی صوبہ سندھ میں پیدا ہوا اس کا نام "محمدی شاہ شاہ پور جہانیہ والے" ان تینوں کا مولائی فرقہ کو گلی گلی، کوچی کوچہ پھیلانے کا رنگ نرالا ہی ہے، ان تینوں "بزرگوں" نے ایک فوج تیار کی۔ اس فوج کا نام رکھا۔ "علی دا ملنگ" اور "حیدری ملنگ" اور "قلندری ملنگ" کسی کا نام "میدان علی" کسی کا نام "چرنگ علی" کسی کا "گل علی" کسی کا "باغ علی" کسی کا "دیدار علی" کسی کا نام "چمن علی" کسی کا "بہار علی" کسی کا "غلام علی" کسی کا "حسین بخش" کسی کا "حسن بخش" کسی کا "غلام حیدر" کسی کا "حجت علی" کسی کا "محبت علی" ساتھ میں ان کا اسلحہ بھی تیار کیا گیا۔ اس اسلحے میں لوہے کی "بیراگن" (سلاخ)، اور لوہے کا چمٹا، سینگ، یہ سینگ نیل گائے کا ہوتا ہے اس کو "ناد علی" کہتے ہیں یعنی علی کا ناد۔ ایک کشتہ ہوتا ہے۔ یہ سمندر میں پایا جاتا ہے۔ اس کو "کشتہ حیدری" کہتے ہیں اور لوہے کی زنجیر اس ملنگ کو پہنائی جاتی ہے اس کو ملنگی زبان میں "قیدی امام زین

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

العابدین" کا کہتے ہیں یا "سید سجاد" کا اور ہاتھ میں رنگ برنگے دھاگے جو گلے میں ڈالے جاتے ہیں ملنگ کے، اس کو "حبل وصال" کہا جاتا ہے، ایک کپڑے کی جھولی بنی ہوتی ہے۔ اس کو کشکول سید یہ" کہتے ہیں۔ ایک بہت بڑا الفا (جبہ) نیلا یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے یہ بھی ملنگ کو پہنایا جاتا ہے اور بازوؤں میں کچھ لوہے اور پیتل کے اور کچھ کچ کے شیشے کے کنگن پہنائے جاتے ہیں ان کو "کولاب قلندری" کہا جاتا ہے۔ سر، داڑھی، مونچھیں ملنگ کی روزانہ شیو کر دی جاتی ہے۔ اب یہ مبلغ مولائی فرقہ کا تیار ہے اور جو اس کو تبلیغ کی جو تربیت دی جاتی ہے وہ ہے "تبرا اور تولا" اب آپ پوچھیں گے کہ "تبرا اور تولا" کیا ہے۔

تبرا کا معنی ہے کہ اہل بیت کے دشمنوں سے عداوت رکھنا، بغض رکھنا، نفرت کرنا، ان کے نقائص پیش کرنا، ان کی برائیوں کی تشہیر کرنا اور اہل بیت کے دشمنوں پر لعنت کرنا اور تولا کا مطلب یہ ہے کہ اہل بیت سے محبت رکھنا اور ان سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت رکھنا، اہل بیت کے فضائل ان کی تعریف و توصیف کرنا، حضرت علیؓ کو تمام کائنات سے افضل ماننا، اللہ کا منتخب امام ماننا، خلیفہ بلا فصل ماننا، حاجت روا ماننا، مشکل کشا ماننا، ہر زمانے کا مددگار ماننا، حاضر و ناظر ماننا، آدم سے پہلے ماننا اول و آخر ماننا، دست خدا ماننا، وجیہہ اللہ ماننا، لسان اللہ ماننا، کلیم اللہ ماننا، ید اللہ ماننا، علی کو خدا ماننا، خود کو مولائی نصیری کہلوانا۔

اوپر جن تین سیدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان تینوں نے اس ملنگ فوج کو جو تبلیغ کا طریقہ کار سکھلایا، وہ یہ تھا کہ اپنے روزانہ بازاروں، محلوں اور گلیوں میں جا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کر چمٹا بجاتا ہے۔ تبلیغ گھر سنی کا، در سنی کا۔ گلی محلہ سنی کا اور دروازہ
صدا دے رہا ہے۔ نیاز حسین، نیاز علی، بابا علی اکبر کا تم پر رحم کرتے۔ مولا
تینوں پتر دیوے مولا علی تینوں اہل دولما بناوے، مولا علی تیرا گھر آباد کرے
دے مائی پنج تن پاک دے صدقے، دے بھائی پنج تن پاک دے صدقے اور
بجاتے بجاتے یہ کہتا کہ دما دم مست قلندر، علی دا پہلا نمبر، ان تینوں حضرات نے
ملنگ فوج کو تین حصوں میں تقسیم کیا یعنی پنجاب، سندھ اور بلوچستان۔ ان کے
مراکز ان جگہوں پر ہیں۔ (1) دربار سیمون شریف، (2) اوچ شریف، (3) اور
صدا حسین لاہور اب ان تربیت یافتہ ملنگوں کو حکم دیا گیا کہ صوبہ پنجاب اور صوبہ
سندھ میں پھیل جاؤ۔ کسی گاؤں کے اندر نہ جانا۔ دستوں میں چوہراہوں پر
ویران سڑکوں پر ویران قبرستانوں میں اور پرانے سے درخت جیسے پیپل
آموں کے درخت جہاں کیکروں جھمٹا وہاں جا کر آپ نے ایک ایک نے یا دو دو
تین تین نے ڈیرہ لگانا ہے اور دھواں لگانا ہے۔ نشہ آور چیزیں بھنگ چرس ڈوڈے کی
بیڑی سگریٹ وغیرہ خود بھی پینی ہے اور جو آپ کے جال میں آ کر پھنسیں ان کو
بھی پلانا ہے۔ اور دما دم مست قلندر علی دا پہلا نمبر اور صحابہ اکرامؓ کے نقائص اور
عیب نکال کر جاہل لوگوں کو بتانا اور صحابہ اکرام پر لعن طعن سر عام کرنا۔ ان میں
سے جو تیسرا سید جو مہدی شاہ سندھ کا رہنے والا یہ ملنگوں کا قائد ہے۔ اس کا
تبلیغ کا طریقہ کار بڑا عجیب ہے۔ وہ یہ کہ یہ خود پاؤں میں گھنگرو باندھ کر اپنی
مریدنی گانے والی طوائفوں کے ساتھ خود بھی ناچتا تھا۔ دما دم مست قلندر علی دا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پہلا نمبر۔ یہ تبلیغ شاہ صاحب کی اتنی مؤثر ہوئی کہ جتنی بھی پاکستان میں طوائفیں تھیں وہ سب کی سب ان کی مرید نیہ ہو گئیں اور اب یہ بھی ایک بڑی طوائفوں کی فوج ہے جو پاکستان میں اپنے مخصوص اڈوں پر تبلیغ کرتی اور کرواتی ہیں۔ جتنے بھی پاکستان میں بازار حسن ہیں ان میں جو امام بارگاہ ہیں وہ ان تین سیدیوں کی تبلیغ کی بدولت ہیں۔ اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ میں نے تحریر میں یا دعوے میں غلط لکھا ہے تو میرا چیلنج قبول کریں جا کر خود اپنی آنکھوں سے بازار حسن دیکھیں اس جگہ کی نشاندہی کریں جہاں پر یہ امام باڑے تعمیر کئے گئے ہیں۔ امام باڑہ نزد گھنٹہ گھر فیصل آباد، نزد بادشاہی مسجد لاہور، حیدر آباد بازار حسن، کراچی، بازار حسن، جھونا مارکیٹ۔ میں نے اوپر لکھا ہے کہ جتنے مذہب سے آزاد جرائم پیشہ لوگ تھے وہ مولویوں ذاکرین مداح خانوں اور ان شاہ صاحبوں کی تبلیغ سے آہستہ آہستہ بڑھتے گئے۔ پاکستان کے جتنے فلمساز، موسیقار یا گلوکار ہدایت کار، ڈرامہ نگار جاگیردار، زمیندار، ان کی تقریباً 60 فیصد اکثریت مولائی ہو گئی۔ صرف اس لئے کہ اس مذہب میں کوئی قائد نہیں ہے۔ اور ہر بات آزادی کے ساتھ ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ لوگوں کی اکثریت آزادی پسند ہے اور قرآن پاک نے بھی فرمایا ہے کہ اکثر لوگ جاہل فاسق فاجر غافل گمراہ اور آزادی نفس پرست ہیں اور اسلام ایک ضابطہ حیات ہے اور مسلمان قرآن و حدیث کا مکلف ہے۔ اپنی من مانی یا اپنی مرضی یا عقل لڑانا یا قیاس آرائیاں اسلام میں ناجائز ہیں۔ مگر مولائی فرقے میں پوری آزادی ہے نماز روزہ زکوۃ حج قرآن حدیث زبان سے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ضروری ہیں مگر عمل میں صفر، ہاں محبت اہل بیت ضروری مجلس عزا ضروری ۹
ضروری، علم ضروری، مصائب ضروری، قصیدہ ضروری، حدیث کشاء ضروری
10 محرم جگرا ضروری، یکم محرم سے لے کر 13 محرم یا حسین کہنا ضروری، ا
ضروری تابوت، ضروری نیاز حسین ضروری، حاضری عباس علمدار ضروری
کونڈے امام جعفر صادق کے ضروری، بیبیوں کے دس پیالے ضروری
لکڑہارے کی لمانی ضروری، مہندی قاسم کی ضروری، کپڑے ضروری، زنجیر
ضروری، سینہ کا ماتم ضروری، خون نکلنا ضروری، سر میں خاک ڈالنا ضروری
ایک جگہ دوسری جگہ جلوس ماتمیوں کا لے جانا ضروری، مرد عورتوں کا ماتم
میں جانا ضروری، تبرا کرنا کروانا ضروری، منت عباس، حسین علی اور علی اکبر
اصغر، بی بی زینب، کلثوم اور سکینہ کو ضروری جھولا، علی اصغر کا ضروری یا علی
کرنا ضروری، علی علی حسین حسین پکارنا ضروری حضرت حسین کا گھوڑا
ضروری عقرب لگے جاتے تو گھر باہر نہ نکلنا، نیا کام نہ کرشادی نہ نکاح نہ کرنا
مکان تعمیر نہ کرنا ضروری، علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفہ بلافصل پڑھنا
ضروری دس دن محرم کے زمین پر سونا ضروری، اس دن محرم میں غسل نہ کرنا
ضروری عورتوں کے پاس دس دن محرم میں نہ جانا ضروری کربلا کو زیارت کرنا
ضروری زوار بننا غم غدیر 13 رجب نو روز تین 3 شعبان حضرت ابوبکر وفات
حضرت عمر اور حضرت عثمان حضرت امیر معاویہ وفات کی اور وفات پر جشن منانا
ضروری، جھنڈے تین کونوں والے سبز سواری اور ضریح تول دف فقاے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اولاد تو تزیاں شہنائیاں سبیل شربت حسین چنا بی بی صغرا قاصد اونٹوں پر
لانا بنانا چند قیدی بنانا حضرت علی کا جنازہ اور حضرت حسن کا جنازہ نکالنا
وغیرہ۔

یہ سب رسموں اور بدعتوں کا مجموعہ ہے جس کا قرآن اور حدیث سے دور کا
بھی واسطہ نہیں۔

معزز سامعین کرام! اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو نظر آتا ہے کہ احکام
الٰہی پر یہ رسمیں اور بدعتیں مقدم سمجھی جاتی ہیں۔ سنتوں اور فرضوں کو
ترک کیا جاتا ہے اور رسمیں اور بدعتیں بڑے اہتمام سے ادا کی جاتی ہیں۔ اگر
ان بدعتوں کو ترک کر دیا جائے جو کہ کرنی چاہئیں تو مولائی فرقہ یکسر ختم ہو جائے
بلکہ اس کا تشخص باقی نہ رہے۔

اسلام سے پہلے کی کئی قومیں مختلف بتوں اور خداؤں کی پوجا کرتی تھیں۔
مثلاً لات و منات و عزیٰ کی پوجا کرنا۔ سورج چاند اور ستاروں کی پرستش کرنا۔
آگ، پانی، لکڑی جانور کی وغیرہ۔ اسلام نے ان سب چیزوں سے منع فرمادیا تھا۔
مگر مولائی حضرات نے پھر سے کئی چیزوں کی پوجا شروع کر رکھی ہے۔ جیسے پچھلے
صفحات میں بہت سے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو
بدعت رسموں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین!

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رسم عزاداری

گھوڑا

ہندوستان اور پاکستان میں گھوڑے کی رسم کو کامیابی کے ساتھ ہر سا
دس محرم کو بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت حسینؓ دس ا
اونٹنی پر سوار تھے یعنی حضرت حسینؓ کی آخری سواری جس پر سوار ہو کر
ہوئے اونٹنی تھی، گھوڑا نہیں تھا۔ کیونکہ مولائی اس رسم کو اس لئے ادا
ہیں کہ حضرت حسینؓ کا جو گھوڑا تھا جس کا نام مرتجز تھا، وہ گھوڑا مولائی
کے مطابق آخری وقت بی بی شہربانو کو لے کر ایران روانہ ہو گیا تھا۔ آگے ا
ثبوت نہیں۔ مگر مولائی حضرات اس رسم کو ثواب سمجھ کر گھوڑا نکالتے ہیں
لوگوں کو یہ تلقین کرتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کا گھوڑا نکالنا ثواب ہے مگر
کے ثواب ہونے کا ثبوت قرآن و حدیث و آئمہ اطہار سے کسی طرح نہیں
نبی پاک نے اونٹوں اور گھوڑوں پر سواری کی ہے مگر صحابہ اور اہل بیت نے
نبی کریمؐ کا اور حضرت علیؓ کا کوئی گھوڑا نہیں نکالا۔ حضرت علیؓ کا گھوڑا
حسنؓ نے نہیں نکالا اور حضرت حسن کا حضرت حسین نے گھوڑا نہیں نکالا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہ ' ھن کا حضرت زین العابدین نے اور زین العابدین کا محمد باقر نے اور محمد
ا لعلم صادق نے گھوڑا نہیں نکالا اور جعفر صادق کا موسیٰ کاظم نے اور موسیٰ کا
ا، ا ا ا

ہو کر نکلتی تھیں اور بچپن ہی سے میں ان کو دیکھتا آ رہا تھا۔ میرے والد صاحب بہت بڑے مولائی عزادار تھے۔ میری والدہ اور بہنیں اور بھائی ان سب رسموں کو ادا کرتے تھے جو دس دن محرم میں ادا کی جاتی ہیں۔ ادھر چاند محرم کا نظر آتا ادھر ہمارے گھر رونے کی آوازیں شروع ہو جاتیں۔ سب سے پہلے تمام گھر کے افراد کے لئے سیاہ کپڑے پہننے کو حکم دیتے اور اگر نئے نہ ہوتے تو پرانے کپڑوں کو سیاہ رنگ دے کر اس میں شلوار قمیض، دوپٹہ اور پگڑی یہ معلوم نہ تھا کہ فقہ جعفریہ کے نزدیک بقول ائمہ کالا کپڑا پہننا حرام ہے۔

بسند معتبر از حضرت صادق علیہ السلام پرسید کہ در کلاہ سیاہ نماز بکنم فرمودہ کہ در آن نماز مکن کہ لباس اہل جہنم است۔

حلیۃ الیقین تالیف عالم ربانی ملا باقی مجلسی صفحہ 8 طبع ایران

تہذیب الاحکام صفحہ چار پر کالا کپڑا پہننا حرام ہے کیونکہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے اور حضرت علیؑ فرماتے ہیں و قال امیرالمومنین علیہ السلام فیما علمناہ لبسوالسواد خلنہ لباس فرعون من لا یحضر لا (الفقہ جلد 1 صفحہ 143) کالا لباس فرعون کا لباس ہے۔

مگر کیونکہ یہ رسم ہے اس لئے ہمارے بزرگ اس کو ثواب سمجھ کر چلتے تھے اور امام کے فرمان کی نافرمانی کرتے تھے۔

ہاں تو میں بات کر رہا تھا ہمارے گھر میں سب سے پہلے سیاہ لباس پہننے کو حکم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یکم محرم سے لے کر 13 محرم تک زمین پر سونا کوئی سیدھی چارپائی پر نہیں سوتا تھا۔ یہ رسم بھی مومنین میں عام ہے۔ یعنی کوئی مولائی دس دن چارپائی پر نہیں سوتا۔ سوائے مولوی اور ذاکر کے علاوہ باقی سب مومنین زمین پر سونا ثواب سمجھتے تھے اور دس دن عورتوں اور مردوں یعنی دس راتوں کا جگراتا کرنا ثواب سمجھا جاتا ہے۔ ماتم کرنا، سینہ زنی، زنجیر زنی، گرز زنی اور نوحہ خوانی ثواب سمجھا جاتا تھا۔ اٹھتے بیٹھتے یا حسین والی حسین یعنی سلام کی جگہ یہی جملے کہتے تھے۔

آیئے آپ کو بتاؤں کہ گھوڑا کی رسم کس طرح ادا کی جاتی تھی۔ سب سے پہلے تو گھوڑا خرید کر امام حسین کے نام پر کھڑا کر دیا جاتا اس کو خوب کھلایا پلایا جاتا اور اس کو نامزد کیا جاتا ہے۔ یا پھر گھوڑی خریدی جاتی ہے۔ اب یہ نامزد ہو گیا۔ یہ ہر سال امام حسین کا گھوڑا بنے گا۔ تو اس کی خوب خدمت کی جاتی ہے۔ ۱۸ سال یہ بچنے اور اچھی اچھی خوراکیں، منت کی خوراکیں کھاتا رہتا ہے۔ جو ۱۸ سال ختم نہیں ہوتی ایسا ہی گھوڑا ہمارے والد صاحب کے پاس بھی تھا۔ سو والد صاحب کے سوا کوئی اس پر سوار نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ ہم گاؤں میں رہتے تھے۔ جب یہ گھوڑا اصطبل سے نکلتا تھا، ہمارے والد صاحب اس کی لگام پکڑ کر اس کو گلیوں میں لے کر چلتے تھے تو گاؤں کے مرد اور عورتیں امام حسین کا گھوڑا دیکھتے تو سب سلام کرتے۔ جب دس محرم کا دن آیا تو میرے والد صاحب نے میرے بڑے بھائیوں کو کہا کہ ذوالجناح کو لے جاؤ۔ ٹیوب ویل پر اس کو خوب نہلا کر لے آؤ۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ میں بھی چلا گیا۔ اس وقت میں چھوٹا تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جب ٹیوب ویل پر پہنچے تو مولا کو خوب چار چکی صابن لگا کر خوب مولا کی دھلائی کی۔ جب مولا صاف ہو گیا تو بہت بڑا تولیہ جو نیا تھا مولا کو خشک کیا گیا۔ اب مولا کو لے کر حویلی پر آ گئے۔ اس حویلی کے اندر ایک بڑا حال تھا، اس حال میں مولا کے پاؤں صاف کئے پکا رنگ سرخ لے کر مولا کے پاؤں پر سرخ رنگ لگایا گیا۔ گھر کے اندر سے ایک صندوق لایا گیا۔ اس میں مولا کی پوشاک یعنی بہت بڑی چادر پہنے کا تھی مولا پر سجائی گئی پھر اس پر زین کے سرے پر سفید پگڑی جو امام حسینؑ کے نامزد کی گئی اس پگڑی پر میرے والد صاحب نے وہی رنگ اٹھا کر لگا دیا۔ اب اس کے گلے میں کچھ رنگین دوپٹے رنگ برنگے دوپٹے ڈال دیئے۔ تلوار ساتھ لٹکا دی اب یہ امام حسینؑ کا ذوالجناح بن گیا۔ ادھر آخری ذاکر حضرت حسینؑ کی شہادت پڑھنے والا اس گھوڑے کا انتظار کر رہا ہے۔ اب یہ گھوڑا پورا ذوالجناح بن گیا ہے۔ مولائی مردوں عورتوں کا تصور یہ ہے کہ یہ خالص گھوڑا ابھی ابھی کربلا سے آیا ہے اور یہ اپنی شان و شوکت سے نکلا تو مولائی مرد اور عورتیں ٹوٹ پڑے کوئی چادر چوم رہا ہے، کوئی منہ چوم رہا ہے، کوئی ٹانگ چوم رہا ہے، کوئی گھوڑے کا پوچھل چوم رہا ہے اور چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی ہیں۔ روتی ہوئی عورتیں اور مرد پکار پکار کر یہ کہہ رہے ہیں کہ اے گھوڑے تم نے ہمارے آقا حسینؑ کو کس جگہ کربلا میں اتارا جیسے جیسے یہ گھوڑا امام باڑے کی طرف جاتا ہے عزاداری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پس اچانک یہ گھوڑا امام باڑے پہنچ جاتا ہے۔ تو ذاکر یا مولوی کی نظر جب گھوڑے پر پڑتی ہے تو سُر میں پکار کر کہتا ہے کہ دیکھو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گھوڑا حسین کو اتار کر ابھی ابھی آیا ہے۔ یہ حسین کا گواہ ہے۔ گھوڑے کی طرف اشارہ کر کر ذاکر کہتا ہے اے حسین کا گھوڑا تو حسین کا گھوڑا ہے تو نے حسین کو اس طرح اتارا ہے۔ اور بی بی زینب اور سکینہ نے تجھے جاتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ اس پر ہر طرف چیخ و پکار کی آوازیں شروع ہو جاتی ہیں اور ذاکر سٹیج سے اتر کر گم ہو جاتا ہے اور سب لوگ ذوالجناح پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور سب چومنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہی گھوڑا جب مردوں کی حدود سے نکل کر عورتوں کی طرف جاتا ہے تو عورتیں ویسے ٹوٹ پڑتیں اور یہ پوچھتیں تو نے علی اکبر کو کہاں چھوڑا۔ عباس کو کہاں چھوڑا۔ ہر طرف رونے کی اور چیخنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ میں اس طرح یہ گھوڑے کی رسم ہر جگہ، ہر گاؤں یعنی سارے پاکستان میں ادا ہوتی پائی۔

1971ء کا واقعہ ہے جب میں مولائیوں کا امام تھا یہ ضلع ملتان کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ نو محرم کو ہماری مونث یعنی گھوڑی وہ مر گئی تھی۔ ادھر ایک دن رہ گیا تھا۔ ذوالجناح نکالنے کے لئے کوئی گھوڑی نہیں تھی اب مجبوراً ہمیں زمینداروں کا مست گھوڑا لانا پڑا اسے ہم نے ذوالجناح بنایا جب یہ ذوالجناح تو دو ملنگ ہٹے کٹے سیاہ الفے پہنے ہوئے تھے، ان کو میں نے کہا تھا کہ ذوالجناح کو یعنی مولا کو پکڑ کر یہ گیارہ مہینے تو گھوڑا ہوتا ہے، دس محرم کو منت والا بن جاتا ہے اور حاجت روا بن جاتا ہے۔ اور مولا بن جاتا ہے۔ اب ان ملنگوں نے اس مولا کو پکڑ کر جلوس کے آگے آگے پکڑ کر چل رہے تھے۔ پیچھے ذکر مونث چل رہے تھے۔ جو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس کا ماتم نوحہ خوانی اور ملتان اور سندھ کی طرف ماتم میں ڈھول بجایا کرتے اچانک دوسری طرف گلی کے سرے سے مولا زادی آ رہی تھی یعنی گھوڑی آ رہی تھی۔ ادھر مولا کی جب نظر پڑی تو مولا کے چھکے چھوٹ گئے۔ جنس کو جنس نے دیکھا تو مولا تو دو لاتوں پر کھڑا ہو گیا اور تمام کی توجہ مولا کی طرف ہو گئی اور جنہوں نے مولا کو پکڑا ہوا تھا مولا ایک طرف اور ملنگ دوسری طرف تو جو پیچھے ماننے والے تھے انہوں نے جب مولا کی حالت دیکھی تو نوحہ خوانی بھول گئے اور سب نے دیکھ کر کہا صبر مولا مولا ہو تو صبر کرے۔ وہ تو تھا گھوڑا عزادار کہنے لگے مولا آج مہربانی کرو یہ ٹائم مصائب کا ہے۔ یہ وقت ہماری عبادت کا ہے اور ہماری عزاداری کی عزت کا سوال ہے۔ مگر گھوڑے نے کہا میری غیرت کا سوال ہے۔ حضرت علی کا فرمان ہے کتاب کا نام من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ 290۔ ترجمہ جو کوئی قبر کی تجدید کرے یا اصل کی نقل بنائے وہ اسلام سے خارج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان رسموں اور بدعتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

کونڈے

کونڈے بھی ایک منت کی رسم ہے جو بڑے اہتمام سے مولائی فرقے میں منائی جاتی ہے۔ بظاہر اس کی پبلسٹی حضرت امام جعفر صادق نام پر کی جاتی ہے سب سے پہلے ہندوستان میں اس کی ایجاد ہوئی جو مہاجرین مولائی آئے انہوں نے پاکستان میں اس منت کو عام کرنے کی تبلیغ شروع کی اور اس کا نام رکھا کونڈے امام جعفر کے اور لکڑہارے کی کہانی جو کسی مستند کتاب میں نہیں ملتی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

"پھر یہ ہوا کہ یہ ختم امام جعفر کا ہے۔ جب اس کا ختم نام رکھا گیا تو پاکستان میں امام نماز اس ختم میں شامل ہو گئے۔ آہستہ آہستہ نام نماد سنی بھی اس کو جائز قرار دینے لگے۔ اب پاکستان میں مولائی نام نماد سنی مل کر پکاتے اور اور دونوں کھاتے ہیں۔ حالانکہ امام جعفر صادق کا اس ختم یعنی کونڈے سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

22 رجب کو نہ حضرت امام جعفر کی ولادت ہے نہ وفات ہے۔ اس لئے اصل ماجرا اس ختم کا حضرت امیر معاویہ ہے۔ 22 رجب کو حضرت امیر معاویہ کی وفات کا دن ہے اور مولائی حضرات حضرت امام امیر معاویہ کو اپنا ازلی دشمن ظاہر دیتے ہیں اور حضرت امیر معاویہ کی وفات کی خوشی میں کونڈے پکائے جاتے ہیں۔ مگر سنی بے چارہ بے خبر تبرہ بازی میں شامل ہو جاتا ہے اور اس خوش فہمی میں ہوتا ہے کہ میں ختم امام جعفر صادق کا پکا رہا ہوں اور خود بھی کھا رہا ہوں اور لوگوں کو بھی کھلا رہا ہوں اور مجھے بہت بڑا ثواب ملے گا۔ کیونکہ یہ ایجاد مولائی کی ہے لہٰذا اس کا ثواب سنی کو ملنا نہ ممکن ہے، نہ فرض ہے، نہ واجب ہے، نہ سنت ہے بلکہ یہ رسم بدعت ہے اور بدعت کا کوئی ثواب نہیں ہوتا۔

آیئے اب میں آپ کو بتاؤں کہ اس کی کیا شرائط ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کس طرح کھلائے جاتے ہیں اور کس طرح پکائے جاتے ہیں۔ شروع شروع میں تو وہ مولائی جو کٹر قسم کے اس رسم کو ادا کرتے تھے اور یہ چھپ کر رات کے اندھیرے میں پکاتے بھی تھے اور کھلاتے بھی تھے۔ جب 22 رجب کی شام ترازو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آٹا یا معدہ تول کر منت کا تول کر ٹکڑیوں کے لئے اور سوجی تول کر ایک طرف رکھ دیتے اور دودھ خالص دیسی گھی اور اگر خالص گھی نہ ہو تو ڈالڈے میں پکایا جاتا ہے۔ سب سے پہلے پورے گاؤں میں گھر کو صاف کیا جاتا ہے یعنی اس گھر گھر میں عورتیں صاف ہوتی ہیں اور کپڑے صاف پہنتی ہے اور جس جگہ یہ منت منائی جاتی ہے اس جگہ کو صاف کیا جاتا ہے اور اس منت میں نئے برتن استعمال کئے جاتے ہیں اور جو حلوہ پکانے والی عورتیں ہوتی ہیں تو ان کا غسل کرنا اور وضو کرنا ضروری ہے اور اگر عورت سید زادی مل جائے تو سونے پہ سہاگہ ہے کیونکہ کونڈے پکانے میں سید زادی زیادہ ثواب ملتا ہے۔ یہ رات کو ہی کونڈوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ ابھی آسمان پر ستارے ہوتے ہیں۔ کونڈے کھانے والے ولائی نوجوان، بوڑھے، عورتیں، بچوں کی ٹولیاں گھروں میں روانہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ کونڈوں میں شرط ہے کہ یہ نیاز باہر نہیں لے جا سکتا تقسیم نہیں کر سکتا، نہ پلیٹ میں، نہ ہاتھ میں اور جو کھانے والے جب منت والے گھر جاتے ہیں تو پہلے وضو کرنا پڑتا ہے۔ ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ ایک آدمی کرسی پر دروازے پر بیٹھا ہوتا ہے اور وہ ہر ایک سے چند سوال کرتا ہے یعنی کھانے والے سے۔

(1) پہلا سوال: اصول دین کتنے ہیں وہ جواب دے گا پانچ ہیں۔ وہ سوال کرے گا کہ فروع دین کتنے ہیں۔ وہ پوچھے گا کتنے ہیں وہ کہے گا دس۔ وہ کہے گا کہ فروع دین میں ساتواں توللہ آٹھواں تبرہ وہ کرسی والا جوان کہے گا کہ توللہ کا کیا مطلب ہے۔ وہ کہے گا آل محمد کے ساتھ محبت رکھنا اور آل محمد کے دوستوں سے محبت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رکھنا۔ علی اور حسن اور حسین، فاطمہ، زہرہ اور بارہ امام کو حاجت روا ماننا مشکل کشا ماننا اپنا شافعی اور رازق ماننا۔ رہبر و ہادی ماننا، کائنات کا مقصد ماننا کل مختار ماننا، غیب کا جاننے والا ماننا اور حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل ماننا اور وہ پوچھے گا کہ تبرہ کا کیا معنی ہے۔ وہ منت کھانے والا کہے گا چاہے وہ بچہ ہے یا بوڑھا ہے یا نوجوان ہو یا عورت کہ تبرا کا معنی اہل بیت کے دشمنوں پر لعنت کرنا۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت معاویہ پر لعنت کی۔ بیزار کرنا، نفرت کرنا، دشمنی کرنا، ان کے نقائص بیان کرنا، اس کے بعد پھر علی ولی اللہ وصی رسول اللہ پڑھتے رہنا۔ کیونکہ آج 22 رجب ہے۔ حضرت امیر معاویہ کی وفات کا دن ہے یہ حلوہ پوری کھیر دودھ کی اور خوشی کا جشن منایا جائے۔ عورتیں مرد مل کر لعنت کرتے ہیں اس کے بعد کڑا سفید جو اس منت یعنی پکی چیزوں پر ڈالا جاتا تو اس کو ہٹایا جاتا ہے۔ پھر ساتھ ساتھ تبرا بھی کرتے ہیں اور لقمہ بھی اٹھا اٹھا کر کھاتے ہیں۔ یہ تو تھی اصل رسم جو میں نے قارئین حضرات کو آگاہ کیا مگر اب سنی نام نہاد پکانے شروع کئے تو مولائیوں نے تبرہ چھوڑ دیا۔ یعنی تبرہ میں نام فاطمہ کو چھوڑ دیا اور صرف باقی یہ کہنا اہل بیت کے دشمن پر لعنت ہے ابھی کہتے ہیں اور نام نہاد سنی بھی اس کو منت بڑے اہتمام سے پکاتے ہیں۔

میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں قارئین حضرات یہ بدعت ہے اس کا کوئی ثواب نہیں ہے اور نہ کسی مستند کتاب میں ان کونڈوں کا ذکر ہے کیونکہ میں خود 27 سال مولائی فرقے کا عالم رہا اور یہ خود گھر میں رسم ادا کرتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رسموں اور بدعتوں سے محفوظ فرمائے اور اللہ کی کتاب قرآن مجید اور سنت پیغمبر پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

تابوت کا نکالنا

قارئین کرام گذارش یہ ہے کہ جہاں گھوڑے اور کونڈوں کا ذکر اوپر تفصیل سے آچکا ہے وہاں پر یہ رسم یعنی تابوت نکالنا، اس کو زری بھی کہا جاتا ہے، یہ بھی بڑے اہتمام سے پاکستان میں منائی جاتی ہے۔ یہ حضرت امام حسین کے روضہ کی نقل ہوتی ہے۔ چار مستری کم از کم اس پر کام کرتے ہیں اور چاروں باوضو ہوتے ہیں اور جو بانی تابوت ہوتا ہے اس کو بھی وضو کرنا پڑتا ہے۔ یہ مستری زیادہ سے زیادہ شہر ملتان میں پائے جاتے ہیں اور اس میں لکڑی کی گلکاری اور شیشے کی گلکاری اور چمکنے والا کاغذ اس تابوت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تابوت لکڑ، گتے کا کاغذ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے اندر چھوٹی سی قبر گتے اور کاغذ کی بنائی جاتی ہے۔ یہ قبر تصور میں لی جاتی ہے یہ حضرت حسین کی قبر ہے۔ اور ساتھ میں چھوٹی سی قبر علی اصغر یعنی حضرت امام حسین کے بیٹے کی ہے۔ جس کی عمر چھ مہینے کی ہے اور یہ اپنے باپ کی گود میں تیر کھا کر شہید ہو گئے۔ تابوت جب تیار ہو جاتا ہے تو دسویں محرم کو اس کو زیارت کے لئے چوراہوں پر یا امام باڑوں پر گھروں میں زیارت کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ اور مشہور کر دیا ہے کہ یہ تابوت یہ روضہ حضرت امام حسین کا ہے۔ اب ٹولیوں کی ٹولیاں جتھوں کے جتھے زیارت کے لئے آتے ہیں اور ہاتھ اور منہ خوب چومتے اور سلام کرتے ہیں اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہو بھی رکھتے ہیں۔ اور عورتیں اور مرد منت بھی مانتے ہیں۔ پیسے بھی رکھتے ہیں۔ کسی کے پاس دس روپے کسی کے پاس 20 روپے کسی کے پاس سو روپیہ اس تابوت میں ڈال دیتے ہیں۔ قارئین کرام اس رسم کو نکھانے والا خرچہ سال بھر کا نکل آتا ہے۔ اور ہر سال وہ مولائی اس رسم کو بڑے اہتمام کے ساتھ مناتے ہیں۔ حالانکہ یہ رسم بدعت ہے اس کا اسلام کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسم بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تین کونے والا جھنڈا (جسے الم کہا جاتا ہے)

یہ الم غازی عباس کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کربلا کے میدان میں حضرت امام حسین کی فوج کا جو سپہ سالار عباس ابن علی تھے۔ اس الم کی رسم ہندوستان اور پاکستان میں بڑے اہتمام کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ ہر گھر سے حضرت عباس کے جھنڈے اور الم نکالے جاتے ہیں۔ اس رسم کو سندھ میں بھی بڑے بڑے الموں سے سجایا اور منایا جاتا ہے۔ سندھ میں بڑی بڑی چالیس پچاس فٹ کی لکڑیاں لے کر غازی عباس کا الم بنایا جاتا ہے۔ پچاس ساٹھ فٹ لمبی لکڑیا لوہے کا پائپ لے کر رنگ چڑھایا جاتا ہے۔ الم بنانے میں جو لکڑی استعمال کی جاتی ہے وہ شیشم یا کیکر یا سفیدہ یا بانس یا لوہے کا پائپ استعمال کیا جاتا ہے۔ اتنا لمبے قد والا الم پہلے اس کو اچھی طرح رندہ لگا کر اس کو صاف کیا جاتا ہے پھر پکا رنگ بھی اس کو لگایا جاتا ہے یہ لکڑی ساری سبز ہو جاتی ہے۔ پھر لکڑی کا یہ پنجرہ اس کو بھی رنگا جاتا ہے اور چاروں طرف رسیاں باندھ دی جاتی ہیں۔ اب اس امام کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خود تو کھڑا نہیں ہو سکتا کوئی ساٹھ پچاس آدمی اس کو کھڑا کرنے کے لئے نعرے لگاتے ہیں۔ اب یہ پچاس ساٹھ آدمیوں کے بغیر سیدھا نہیں ہو سکتا تو یہ کس کی حاجت روائی کرے گا۔ کیونکہ الم سے مولائی عورتیں مرد مانگتے ہیں اور چوتے اور الم کی پوجا کرتے ہیں اور الم کی پوجا کرتے ہیں یعنی لکڑی کی پوجا کرنے والی ہے اور جو مسلمان اپنی پارٹیوں کے جھنڈے بناتے ہیں ان کو نہ ہی پوجتے اور نہ چومتے ہیں مگر مولائی گھر والے جھنڈے کو یعنی الم چومتے بھی ہیں منت بھی مانتے ہیں اور میں خود بھی چومتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم اور بدعت سے تمام مسلمانوں کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

منت حضرت عباس ناظرین اس منت کا طریقہ کار بتانے سے پہلے معلوم ہونا چاہیئے کہ مولائی مذہب میں یہ نیاز بڑے اہتمام اور انوکھے طریقے سے پکائی جاتی ہے کیونکہ اس نیاز کا تعلق حضرت عباسؓ سے ہے۔ اور حضرت عباسؓ حضرت عثمانؓ کے بھائی ہیں جنکی والدہ ماجدہ کا نام اُم البنین ہے جو حضرت علیؓ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ اگر کوئی مولائی ڈرتا ہے تو وہ حضرت عباسؓ کے نام سے۔ جب کوئی مولائی چوری یا کوئی اور جرم کرے تو وہ حضرت عباس کی قسم کے علاوہ نہیں مانے گا۔

طریقہ نیاز: ۔ پکانے والا غسل کرے گا وضو کریگا۔ نئے کپڑے پہنے گا جس نئے اور صاف برتن میں یہ نیاز (حلوہ) پکائی جاتی ہے وہ پاک ہونا چاہیئے۔ دیسی گھی کا کلونجی دیگ اور سوجی بادام پستہ چینی ہموزن۔ پھر خاص مولائیوں کو کھلائی جاتی ہے اور ساتھ میں صحابہ کرام پر تبرہ بھی کیا جاتا ہے۔ ساتھ میں کہتے ہیں کہ ہم دشمنِ اہلبیت پر تبرہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اس بدعت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہدیہ صدیق اکبر

صدیق کی صداقت سے چمن میں پھول کھلتے ہیں
انہی کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں
تو مجھ سے قصر صداقت کی منزلت مت پوچھ
انہی کے گھر سے تو دولہا رسول بنتے ہیں
وہ بندہ بندہ نہیں اور بندوں میں شمار نہیں
جس بندے کو صحابہ سے کوئی پیار نہیں
باغ فردوس میں اللہ نبی لکھا ہے
ڈالی ڈالی پہ ابوبکر و عمر لکھا ہے
سبز پتیوں پہ عثمان اور کلی پہ علی
سرخ پھولوں پہ شبیر و شبر لکھا ہے
اقلیم معرفت کا سکندر صدیق ہے
کشتی نجات کا لنگر صدیق ہے
صبر و رضائے حق میں گھر سر فدا کرے
جنت میں جو پہلے جائے وہ تونگر صدیق ہے
کوثر ہے نبی کا تو ساغر ہے سبھی کا
ساغر کے تلے ہاتھ ہے یارانِ نبی کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہدیہ صحابہ کرام

tit نے عالمین کی رحمت خرید لی
بابا نے ضرب بدلے عبادت خرید لی
پردہ میں ماں نے عصمت و عظمت خرید لی
ہمشیر نے جہاں کی شرافت خرید لی
محسن تیرے پیر نے ایک سجدہ کے عوض
خالق کے پاس تھی جو جنت خرید لی

خالق کی مشیت کا شناسا ایسا
پاؤں کے تلے کوثر وہ پیاسا ایسا
کیوں نہ فخر سے کہیں اے رسول عربی
قسمت سے تو ملتا ہے نواسا ایسا

دشت بلا کو عرش کا زینہ بنا دیا
جنگل کو مصطفیٰ کا مدینہ بنا دیا
کنکر جو گرے گود میں اسے در بنا دیا
عاصی جو پہلے آئے اسے حر بنا دیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حسینؑ تو نے مرنے کو جینا سکھا دیا
اس راز سے واقف ہیں زمانے والے
زندہ ہیں محمدؐ کے گھرانے والے
کچھ مٹ گئے کچھ مٹ جائیں گے
صحابہ تیرا نام منانے والے

یہ ارض و سما کس کے قرینے سے بنے ہیں
محمدؐ کے جو نائب ہیں مدینے سے بنے ہیں
محسن کرے تعریف کیا ان کی کہ سب مرسل
جام ان کی محبت کا ہی پینے سے بنے ہیں

دیکھے جو تیرا جلوہ تڑپ جائے نظر بھی
روشن ہی تیرے نام سے صدیق و عمر بھی
وفا کی راہ میں نواسہ رسول بھی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دوہڑہ

گئے موسم بدل عداوت دے یک لخت صداقت ہا
میں آیا سمجھاون سنیاں کوں میں کوں غیرت دل وچ کا
جیہڑے بہن دشمن اصحابہ دے انہاندے سر تے قیامت ا
ایہہ روندے پٹدے محسن مرسن تقدیر اینویں سمجھا

مرض عصیاں دی تنگ آ گیا ٹرپیا علما دے در
از غیب وچوں آواز آئی ہے نجات صحابہ دے در
وچ ہدایت کرو ایتھاں بندیاں کوں میرے صحابہ قدر شناس ا
آیا محسن در صدیق اتے حاضل تے ہو گیا پاس ا

ہر تاریخ گواہی دیندی تے رسول دے چار اصحاب ا
پہلا صدیق اکبر ہے اتے دوجا عمر خطاب ا
غنیاں وچوں عثمان غنی چوتھا حیدر پاک نواب ا
ایتھاں چوہاں دا جیہڑا محسن دشمن ہے اوں تے لعنت کرن ثواب ا

صدیق عمر دے دشمناں کوں رب آپ سزاواں دیتھا
جیہڑے سنے بغض عداوت دے ہتھاں اپنے کھ کھوندے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۔ عقل عقل دانا اک نکتے توں پر کیہندائے
۲۔ خدائے کون لہائے محسن جنہاں رب ہی صبر مریندائے

۱۔ چاردیواری دے جد آ بیٹھی بارات اے
۲۔ پہوڑ مقام دتے آہی برکت والی رات اے
۳۔ ال تے میکائیل پئے آکھن ایسہ جو رحمت لائی برسات اے
۴۔ صدیق دھی اے صدیق جدا شوہر ایدی ذات اے

۱۔ ہکا صداقت دی تے صدیق دی صاحبزادی
۲۔ پاک رسول دے گھر اے آئی ایسہ پاک رسول دے دادی
۳۔ گھر جنہی ایسہ کر سکیا ایہ ٹولی ایں سبا دی
۴۔ محسن پتر ہلالی نہیں جیہڑا قدر کرے نہ مادی

۱۔ پرواہ دی قدرت دے ہن عجب نرالے رنگ اے
۲۔ یارسول اللہ دے بیٹھے دشمن کڈھن مندے
۳۔ کڈھنا کم کم ظرفاں دا جہڑے ہوون عقل دے اندھے
۴۔ سب خلقت توں افضل جہڑے آپ رسول نے منگے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مینڈے دل دی ہے تسکین علی سن نام علی دل
اوندی تاب تے طاقت پچھ مرحب توں جیں پٹیا در خ
اسلام دا شیر دلیر علی نہیں ہرگز تقیہ
اوہدی زوجہ کوں دربار پھراویں بے شرما بڈنیں

تہیں دا جوہر اصول بن دائے خدادا بھیجا رسول بن
رسول جس کوں نیا کے زلفاں کھڈاوے ابن بتول بنا

صدیق صداقت دا انمول نگینہ
شک ہووے اگر کیں کوں ونج ڈیکھے مدینہ
صدیق رسالت دی سیرت دا آئینہ
توں کھٹل بھلا کیا سمجھیں جیہڑا دل دا نابینا

اسلام والے بازار دے وچ ہن مرجل بحرین دے
کئی موتی دی قدقامت آہی کئی موتی دی قد
واکھوں تسبیح رحما دے صدیق علی وچ
ڈیکھ تو کل اصحابہ دی تقدیر حیران

لہ میداں دی برسات دے وچ بیٹھا سبق نماز دا دیندائے
ے کے پچڑا اولی الامر دا ہر تیر سلام کریندائے
ر لگن ڈھکے میمیاں دو شاہ بھین کوں ایہہ فرماندا اے
اہ نہ آویں مہری اماں جائی پیا ویرانجدہ دیندائے

اہ وچہ خنجر دے کروٹ بدلی پچھیا شمر نے راز اے
صہ خنجر تلے تیرا گل پھر دا تیری کن تبدیل نگاہ اے
ہ فرمایا شمر کمینہ گیا درد نماموس دا کھا اے
ں بھین کوں آہندا توں باہر نہ آویں تیرے ویر دا آخری ساہ اے

دوہڑہ

ہم جاں ویر دی لاش اتے آبند کفن دے کھولے
تم پیارے ویرن دا منہ انا للہ بولے
اہ کنوں والناس تائیں بی بی ورق قرآن دے کھولے
ہا کون ہے جیہڑا فردوسی سادات دے صبر کوں تولے

ل قضا دے کربل وچ ایہو کیتا ہے اعلان
ہ کون جیہڑا اسلام اتوں جند جان کرے قربان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں ابن رسول جو حاضریاں میڈا حاضر ہے
شالا دین دا بوٹا پھلدا رے فردوسی ہر ہر

رہی بارش وسدی تیراں دی
رہیا سید نماز کوں پڑھدا
اس بلدی ریت اتے رکھ
رہیا رب نوں سجدہ
دیدار شوق وچ عاشق رب دا
رہیا عشق دی منزلاں چڑھدا
آکھے راضی ہو کائنات دا
کھن ترقا سارا گھر
دربار صدیقی وچ جیکر ہوندی نہدا دی تو ہیں
ویندا بچ کرام مدینے وچ پھٹ ویندی پاک زمین
منگے چند کھجیاں جنت دی ملکہ نہیں آندا طاہر یقین
بس ہے بہتں ملکاں دا جیڑے بن بے دین لعین

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1